جواز نکاح متعہ
اور
صحابہ کرام
ہمارے شعبہ تبلیغ کی
19
انیسویں پیش کش

فہرست مطالب

غرض تالیف رسالہ ہذا

مذہب شیعہ خیر البریہ وہ کھرا مذہب ہے کہ جس کی سچائی کا ڈنکا پورے عالم اسلام میں بج رہا ہے اور اعتقادی مسائل میں وکلائے ثلاثہ کی مجال ہی نہیں ہے کہ وہ شیعوں کے سامنے بات کر سکیں اور جب بھی خلافت ثلاثہ پر شیعوں سے بات کی ہے تو پھر دم دبا کر بھاگنے کے علاوہ ان کو کوئی راستہ ہی نظر نہیں آیا۔ اور پھر ہار جانے کی رسوائی کا داغ مٹانے کی خاطر اعتقادی مسائل کی توپ کو چھوڑ کر فقہی مسائل کے میزائل مارتے ہیں

خلافت کی چھتری کو متعہ کے ستون کا سہارا

ارباب ثلاثہ فقہی مسائل میں اہلبیت دوستوں کا خود اپنا اتنا اختلاف ہے کہ اسلام کو انہوں نے قیل و قال کا اچار بنا دیا ہے۔ اور ارکان اسلام مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں ان کا بہت ہی اختلاف ہے نیز نکاح کے مسائل میں ان کے چار اماموں کا خوب جھگڑا ہے۔ اور مسئلہ متعہ جو کہ نکاح کی ایک قسم ہے اس میں بھی ان کے ہاں اختلاف رکھتے ہیں مثلاً حضرت امام مالک سنیوں کے چار اماموں میں سے ایک ہے اور متعہ کو حلال جانتا ہے اور صحابہ کرام اور تابعین میں سے مثلاً جناب عبداللہ بن عباس اور جابر ابن عبد

جابر ابن عبداللہ اور ابو سعید خدری، عمران بن حصین اور عطا ابن رباح
اور سعید ابن جبیر متعہ کو حلال جانتے تھے اور فقہائے مکہ اور بعض علمائے
اہلحدیث اور امام احمد وغیرہ بھی متعہ کو حلال جانتے تھے۔ اور
علماء اہلسنت میں سے ابن جریج عالم نے نوے عورت سے خود
متعہ فرمایا ہے اور جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے بھی خود متعہ
کیا ہے اور زندگی بھر اس کو حلال سمجھا ہے اور ابوبکر کی دوسری
بیٹی حضرت عائشہ نے بھی متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے
اور معاویہ بھی متعہ کو حلال جانتا تھا۔ ارباب انصاف جب اتنے
لوگ خود اہلسنت میں متعہ کو حلال جانتے ہیں تو پھر اگر شیعہ خیر البریہ بھی
متعہ کے حلال ہونے کا نظریہ رکھ لیں تو کیا حرج ہے۔

متعہ کے خلاف واویلا کی ایک خاص وجہ

ارباب انصاف عرض کر چکا ہوں کہ متعہ فقہ کا مسئلہ ہے اور فقہیہ مسائل
میں اہل اسلام کا آپس میں بہت زیادہ اختلاف ہے نکاح حلالہ
اور نکاح متعہ علمائیں عرصہ دراز سے میدان جنگ بنے ہوئے ہیں اور
نکاح متعہ کے اختلاف کو سنی علماء صرف اس لیئے اچھالتے ہیں تاکہ
شیعہ علماء اس طرف مصروف رہیں اور خلافت ثلاثہ پر تنقید نہ کر سکیں
اور جن سنی علماء نے مسئلہ متعہ کے بارے مذہب شیعہ خیر البریہ پر
کیچڑ اچھالا وہ ہیں تو بے شمار مگر نمونہ کے طور پر ہم ان میں سے
بعض کا ذکر کر دیتے ہیں تاکہ ہماری کتب پڑھنے والوں کا دل مطمئن ہو جا

مسئلہ متعہ کے بارے شیعوں پر کیچڑ اچھالنے والے سنی علماء میں سے بعض کا ذکر

۱۔ حرمت متعہ، از محمد علی جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ علیہ ما علیہ
۲۔ تحقیق حلال و حرام در جواب متعہ اور اسلام از مولانا اللہ یار خان علیہ ما علیہ
۳۔ کیا متعہ حلال ہے، از قاری حبیب الرحمٰن صدیقی علیہ ما علیہ
۴۔ حرمت متعہ از حسن الدین سہروردی علیہ ما علیہ
۵۔ تحقیق متعہ از مفتی بشیر احمد پسروری علیہ ما علیہ
۶۔ متعہ یا زنا از فیض احمد اویسی علیہ ما علیہ
۷۔ ہم سنی کیوں ہیں! از مہر محمد میانوالی۔ علیہ ما علیہ
۸۔ کیا شیعہ مسلمان ہیں، از قاری اظہر ندیم۔ علیہ ما علیہ
۹۔ آفتاب ہدایت۔ ملاں کرم دین۔ علیہ ما علیہ
۱۰۔ تحفہ اثنا عشریہ، از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ ما علیہ

مذکورہ علماء نے اپنی اپنی کتاب اور رسالہ میں مذہب شیعہ
خیر البریہ کے خلاف بہت سی جھوٹ بولے ہیں، اور جتنا کیچڑ وہ
شیعوں کے خلاف اچھال سکتے تھے وہ اچھالا ہے۔ اور حد درد
انصاف کی جتنی وہ خلاف ورزی فرما سکتے تھے انہوں نے
فرمائی ہے۔ چونکہ انہوں نے ہمارے مذہب کو رسوا کرنے
کے لئے اپنے رسالوں میں ہمارے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ
فرمایا۔ اور دفاع کا حق ہر انسان کو ہوتا ہے۔ بس یہیں مسئلہ

متعہ میں اپنے مخالف کے اعتراضات اور شکوک وشبہات
کے دفاع کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے دفاع کی خاطر
قلم اٹھایا ہے اور راہِ انصاف کو ملحوظ رکھا اور قدم قدم
پر قرآنی آیات اور احادیث رسولؐ اللہ کو اور اقوالِ صحابہ
اور فرامین علماء کو پیش کیا ہے اور اس رسالہ کی تالیف میں
ہم نے کتاب تنزیہہ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ
جلد ۹ ۔ باب متعہ اور کتاب تشیید المطاعن جواب باب دہم
تحفہ اثنا عشریہ سے مدد لی ہے ۔ یہ دونوں کتابیں ناصبیت
کے تابوت میں آخری میخ ہے ۔ حق تعالیٰ ان کے مؤلفین
کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے ۔ ہم نے اپنی تحریر میں
رواداری اور محبت کی فضا کو مکدر نہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی
ہے ۔ اور رب تعالیٰ سے ہماری یہ عاجزانہ التجا و دعا ہے کہ
اس رسالہ کو رب پاک اپنی مخلوق کے لئے ذریعہ ہدایت بنا دے

اور مذہب اہلبیتؑ پر مخالفین کے حملوں کا اور شیعہ مذہب کے
خلاف زہریلے پراپیگنڈے کا میں مقدور بھر دفاع کر رہا ہوں
اور اللہ پاک سے اور خاندان نبوت سے اپنی اس قلیل خدمت
کے صلہ اور انعام کی دنیا اور آخرت میں امیدوار رہتا ہوں ۔ میں نے
اپنے اس مشن کو ہتھیلی پر رکھ کر موت اور زندگی کو برابر سمجھ کر
چلایا ہے اور یہ مشن اللہ کی خاص رحمت اور مولا علیؑ کی
نظر کرم سے چل رہا ہے اور اللہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے

متعہ کیا چیز ہے ؟

متعہ بھی شریعت پاک میں نکاح ہے اور جس طرح نکاح دائم سے بعض
عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اسی طرح نکاح متعہ سے بھی
بعض عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اور تمام امتِ محمدیہ
کا اس بات میں اتفاق ہے کہ نبی پاکؐ کے زمانہ میں نکاح متعہ
حلال ہوا تھا اور بعد میں اس متعہ کی بابت اہلِ اسلام میں اختلاف
ہے ۔ اہلسنت علماء میں سے زیادہ تعداد علماء کی یہ فرماتی ہے کہ متعہ
ابتدائے اسلام میں حلال ہوا تھا اور بعد میں اس نکاح متعہ کو منع کر دیا
گیا ہے ۔ اور شیعہ خیر البریہ اور کچھ عدد علماء اہلسنت فرماتے ہیں کہ جس
طرح نکاح متعہ زمانہ رسالت میں حلال ہوا تھا اب بھی وہ نکاح
متعہ حلال ہے اور شریعت پاک نے اس کو نسخ اور منع نہیں کیا
قرآن پاک میں حلیت متعہ کی صراحت ہے اور منسوخیت متعہ کی
ثابت نہیں ہے اور جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا یہ تشریع اور بدعت
ہے اور خود ان کا اس متعہ کو منع کرنا یہ فعلِ حرام ہے ۔

متعہ کس طرح کیا جاتا ہے ؟

متعہ مثل نکاح ہے جس طرح نکاح میں ایجاب و قبول کے صیغے ہیں
اسی طرح متعہ میں ایجاب و قبول کے صیغے ہیں ۔ جس طرح
نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اسی طرح نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اور

نکاح دائم میں نکاح کی مدت معین نہیں کی جاتی اور نکاح متعہ میں مدت معین کرنا ضروری ہے، صیغہ متعہ حق مہر متعہ مدت متعہ کے بارے بہت مسائل ہیں پس علمائے کرام اور شیعہ فقہ کی کتابوں کی طرف مزید معلومات کے لئے رجوع کیا جائے۔

متعہ کس قسم کی عورت سے جائز ہے

متعہ مثلِ نکاح ہے اور جن عورتوں سے نکاح حلال ہے اور جن شرائط کے ساتھ حلال ہے متعہ بھی انہیں عورتوں سے کرنا حلال اور جائز ہے مثال کے طور پر شادی شدہ عورت سے نکاح کرنا سخت گناہ ہے اسی طرح اس کے ساتھ متعہ کرنا بھی گناہ ہے، اور اس بابت بہت سے مسائل ہیں۔ تفصیلات کے لئے شیعہ علماء کرام اور شیعوں کی کتب فقہیہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

اولادِ متعہ کس کی شمار ہو گی؟

اولادِ متعہ اور اولادِ نکاح میں کوئی فرق نہیں ہے چونکہ نکاح دائمی اور نکاحِ متعہ دونوں شرعاً عورت کے حلال ہونے کا سبب بنتے ہیں پس نکاح دائم یا نکاح متعہ سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ اس مرد اور عورت کی صحیح اور جائز اولاد ہو گی، والدین اس اولاد کے اور وہ بچے ان والدین کے وارث ہوں گے

ممتوعہ عورت پر کیا نکاح کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں

جواب۔ جی ہاں ممتوعہ عورت پر نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں مثال کے طور پر منکوحہ عورت سے دوسرا مرد نکاح نہیں کر سکتا اسی طرح ممتوعہ سے دوسرا مرد متعہ نہیں کر سکتا اور جس طرح منکوحہ کے لئے مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے اسی طرح ممتوعہ عورت کے لئے بھی مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے نکاح دائم والی عورت اور نکاح متعہ والی عورت کے بعض احکام میں اسی طرح اختلاف ہے جس طرح نکاح دائم والی عورتوں کے احکام میں اختلاف ہے مثال طور نکاحِ دائم والی عورت بالغہ ہے یا نابالغہ ہے یا غیر مدخولہ ناشزہ ہے یا غیر ناشزہ ہے اپنے شوہر کی قاتلہ ہے یا غیر قاتلہ ہے آزاد ہے یا کسی کی کنیز ہے، ان اقسام میں نکاح دائم والی عورت کے احکام میں اختلاف ہے اسی طرح نکاح متعہ والی عورت کے احکام میں بھی اختلاف ہے اور یہ سب فقہ کے احکام ہیں اور احکام فقہیہ میں شیعہ سنی علماء کا چودہ سو سال سے اختلاف ہے کئی چیزیں ایسی ہیں کہ اہلسنت کے ایک امام کے نزدیک وہ حلال ہیں اور دوسرے کے نزدیک حرام ہیں، مثال طور، مور اور ہد ہد سنیوں کی فقہ حنفیہ میں حلال ہیں اور ان کی فقہ شافعیہ میں حرام ہیں لومڑ فقہ حنفیہ میں حرام ہے اور فقہ شافعیہ میں اور مالکیہ میں حلال ہے۔ کتا فقہ حنفیہ میں حرام ہے مالکی میں حلال ہے۔ گیدڑ حنفیہ

حنفیہ میں حرام اور مالکی اور حنبلی میں حلال کتاب فقہ علی مذاہب الاربعہ میں مسائل نکاح پڑھیں اور فقہی مسائل میں سنی علماء کا اختلاف دیکھیں پس جب سنی علماء کو اسلام کی خاطر بڑے بڑے اختلاف ہضم ہیں تو مسئلہ متعہ میں شیعوں سے اختلاف بھی ہضم ہونا چاہیئے جبکہ خود اہلسنت کا ایک امام مالک صاحب بھی شیعوں کی طرح متعہ کو حلال جانتے ہیں۔ اہلِ سنت نے مسئلہ متعہ کو عرصہ دراز سے محاذ جنگ بنایا ہوا ہے اور مذہب شیعہ خیر البریہ پر طنز و تشنیع کی گولہ باری فرما رہے ہیں، اور مرچ مصالحہ لگا کر مسئلہ متعہ کا تمسخر اور مذاق اڑاتے ہیں۔ کبھی فرماتے ہیں یہ متعہ رنڈی بازی ہے یہ چکلہ ہے، یہ زنا ہے۔ یہ بے غیرتی ہے، یہ بے حیائی ہے۔

جاہل ملاں کے منہ میں جو آتا ہے وہ فرماتا ہے ہمارا مقصد اس رسالہ سے یہ ہے کہ اپنے سنی بھائیوں کو دعوت دی جائے کہ بھائی جان بقول آپ کے متعہ ایک خراب شے ہے جب یہ ایک بے غیرتی تھی تو ہمارا یہ سوال ہے کہ یہ بے غیرتی اللہ پاک نے ابتداء اسلام میں صحابہ کرام کی ماں بہن کے لئے حلال اور جائز کیوں فرمائی تھی اور ہم ہرگز یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ اس وقت خواتین جناب اسماء بنت ابی بکر کی سنت پر عمل کر کے متعہ کریں بلکہ اس مسئلہ میں جھگڑا اتفرق اس

بات کا ہے اگر کوئی شخص بوقت ضرورت متعہ کرے تو اس نے زنا نہیں کیا اور اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ اور شیعوں پر جو متعہ بازی کے بارے کیچڑ اچھالا جاتا ہے۔ وہ سب ہمارے سنی بھائیوں کے خرافات ہیں۔

سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کے واسطے دعوت فکر

ارباب انصاف مولانا محمد علی جانباز جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ والے اور مولوی محمد عسلی جامعہ رضویہ لائلپور والے ہمارے معاصر ہیں۔ اور اختلافی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مسائل متعہ پر دونوں بزرگوں نے اپنے اپنے خوب علمی جوہر دکھائے ہیں۔ اور ان دونوں کو بمعہ دیگر سنی علماء کے دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں۔ کہ شیعہ مسلک میں متعہ مثل نکاح ہے۔ اور مباح ہے اور قرآن پاک اور فرمان رسول اللہ اور اقوال صحابہ کرام کی روشنی میں ہم نے مسئلہ متعہ کی اباحت کی وضاحت کی ہے اور اپنے ہر دعویٰ کو سنی کتب کے حوالہ جات سے مضبوط کیا ہے لہذا متعہ کو زنا کہنا اور اس پر روغن لگا کر اور نمک مرچ لگا کر شیعوں پر کیچڑ اچھالنا اور فقہ جعفریہ والوں کو برا بھلا کہنا یہ ہمارے سنی بھائیوں کی بہت بڑی بے انصافی ہے اور اسمیں صحابہ کرام اور انکی خواتین یعنی انکی ماں بہن کی سخت توہین ہے کیونکہ متعہ اگر زنا ہے۔ تو ابتدائے اسلام میں یہ زنا صحابہ کرام اور انکی مستورات کیلئے خدا اور رسولؐ نے حلال اور مباح کس طرح فرمایا تھا۔

متعہ کے حلال ہونے کی پہلی دلیل قرآن پاک سے

فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم فيما تراضيتم به من بعد الفريضة ان الله كان عليما حكيما ۔ سورۃ النساء آیہ ۲۴

ترجمہ: ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو تو انہیں جو مہر معین کیا ہے دیدو اور مہر کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیش پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے، اور مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے،

نوٹ: ارباب انصاف جس طرح صوم اور صلوٰۃ حج اور زکوٰۃ کلام شارع میں اپنے معانی شرعیہ میں استعمال ہوتے ہیں، اسی طرح لفظ استمتاع بھی کلام خدا میں اپنے معنی شرعی میں استعمال ہوا ہے اور اس کا معنی شرعی ہے متعہ کرنا ہے،

اور اس کا موید یہ امر بھی ہے کہ جب اصحاب نے اپنی ازواج سے زیادہ دور رہنے کی شکایت کی تو سنن ابن ماجہ اور صحیح مسلم میں لکھا ہے، کہ نبی پاک کے پاکیزہ دہن سے یہ الفاظ نکلے۔ فاستمتعوا من هذه النساء، کہ تم ان عورتوں سے متعہ کرو۔ اور ۱۹ عدد علماء اہل سنت و کبار صحابہ کی گواہی بھی موجود ہے کہ مذکورہ آیت سے مراد نکاح متعہ ہے،

پس اگر کوئی مولانا فرمائے کہ متعہ کا قرآن میں ثبوت نہیں ہے، تو مولانا اپنے ہی مذہب کے ۱۹ علماء کو جھٹلا رہا ہے، جیسے ان کے سارے مذہب کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گا۔

علماء اہل سنت کی گواہی کہ آیت مذکورہ متعہ کے جواز کے بارے میں نازل ہوئی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۳۶۰ ج ۱ آیہ ۲۴، النساء
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۴ ج ۱ آیت ۲۴، النساء
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۹، پ ۵،
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۴۱۴ ج ۱،
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۲، پ ۵
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۰ ج ۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۴۲۳ ج ۱ بر حاشیہ خازن۔
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۴۲۳ ج ۱، آیت متعہ
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۳ ص ۱۹۵، النساء ۲۴،
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۴۰ ج ۲ آیت متعہ
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۷۴ ج ۲ آیت ۲۴، النساء
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۵۴ ج ۲ آیت ۲۴، النساء
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ص ۱۴۵ ج ۲، آیت متعہ
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۹ ج ۲ آیت متعہ
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص ۶ ج ۲ مؤلف شیخ عبدالحق حقانی
۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احمدی ص ۳۰ ج ۱ مؤلف۔۔ ملا جیون
۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص ۱۲۲ ج ۱ معین الدین محمد شافعی

تفسیر ابن کثیر کی عبارت: عن مجاهد قال نزلت فی المتعة، امام اہل سنت مجاہد فرماتے ہیں کہ آیت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،

فتح القدیر اور قرطبی کی عبارت ملاحظہ ہو: قال الجمهور ان المراد بهذه الآية نكاح المتعة الذی كان فی صدر الاسلام، جمہور اہل سنت کی تحقیق ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،

خازن کی عبارت: المراد من حكم الآية هو نكاح المتعة، سنیوں کے امام خازن کی تحقیق ہے کہ یہ آیت متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،

معالم التنزیل کی عبارت: هو المتعة وهو ان ينكح امرأة الى مدة، اس آیت سے مراد نکاح متعہ ہے جو مدت معین تک ہوتا ہے

درمنثور کی عبارت: علامہ سیوطی نے بسند عالی نو عدد روایات صحابہ اور تابعین سے نقل کی ہیں کہ مراد آیت سے متعہ ہے،

تفسیر حقانی کی عبارت: آیت سے متعہ مراد ہے جو ابتداء اسلام میں جائز تھا اس کو رنڈی بازی کہنا فضول ہے،

تفسیر کبیر کی عبارت: واما عمران بن الحصين فانه قال نزلت آية المتعة فی كتاب الله ولم تنزل آية بعدها تنسخها وامرنا رسول الله و تمتعنا بها و مات ولم ينهنا عنه ثم قال رجل برأيه ما شاء يريد ان عمر نهى عنها،

اور صحابی رسول اللہ عمران بن حصین فرماتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی ہے، اور اس کی ناسخ آیت نازل نہیں ہوئی ہے اور متعہ کرنے کا نبی پاک نے ہمیں حکم دیا ہے، اور ہم نے متعہ کیا ہے اور رسول پاک نے اپنی وفات سے پہلے متعہ کرنے سے منع بھی نہیں کیا، پھر ایک مرد نے اپنی ذاتی رائے سے جو اس کی مرضی تھی کہا

اور عمران کی مراد اس مرد سے حضرت عمر ہے،

وکلاء صحابہ کا اعتراض: عمران بن حصین صحابی کی مراد آیہ متعہ سے متعہ الحج ہے نہ کہ متعۃ النساء،

وکیل آل محمد کا جواب: امام رازی نے آیت فما استمتعتم کی تفسیر میں عمران بن حصین کے قول کو ذکر فرمایا ہے پس مراد عمران کی آیت متعہ سے متعۃ النساء ہے،

سنیو! تمہیں اسماء بنت ابی بکر کے متعہ کا واسطہ انصاف کرو

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اقرار العقلاء علی انفسهم مقبول کہ جب کوئی عقل مند بغیر کسی مجبوری کے کسی مقدمہ میں اپنے مخالف کے سامنے اقرار کرتا ہے تو اس کو پکڑا جاتا ہے، اور اگر ہزار مرتبہ وہ بعد میں انکار کرے اور اپنے اکھر جھوٹ سے تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے ہم کہتے ہیں، انیس ۱۹ عدد وکلاء صحابہ نے یہ اقرار کیا ہے کہ قرآن پاک میں آیت فما استمتعتم، سے مراد متعۃ النساء ہے، اور یہ اقرار علماء اہل سنت کا مخالف متعہ کو ذلیل کرنے کیلئے کافی، اور جو سنی مولانا فرماتا ہے کہ متعہ تو زنا ہے، متعہ کا ثبوت قرآن پاک میں نہیں ہے،

مذکورہ ۱۹ عدد علماء اہل سنت کا اقرار اس مولانا کو جھوٹا کرنے کیلئے بھی وافی ہے اور اگر بعد میں وہ انیس ۱۹ عدد علماء اس اقرار سے انکاری ہیں اور اپنے اکھر جھٹلاتے ہیں تو پھر ان کذابین کے کسی بھی قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے،

وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ ابتداء اسلام میں متعہ جائز تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۱۹۵ ج۳ آیت متعہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص۴۷۴ ج۱ ، النساء آیت ۲۰
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۵ پارہ ۵
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۱۶ پارہ ۵
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص۴۶۰ ج۱ ، النساء
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن ص۳۶۰ ج۱ ، النساء
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر محاسن التاویل ص النساء ، قاسمی
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص۹ ج۵ م احمد مصطفیٰ مراغی
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ مولانا عبدالحی ص۲۶۰

تفسیر کبیر کی عبارت: واتفقوا علی ان المتعۃ کانت مباحۃ فی ابتداء الاسلام
سنی علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ ابتداء اسلام میں جائز تھا،

عبارۃ اخریٰ: والذی یجب ان یعتمد علیہ فی ھذا الباب ان نقول انا لا ننکر ان المتعۃ کانت مباحۃ ، امام رازی نے یہ بھی لکھا ہے کہ متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے،

ابن کثیر کی عبارت: لا شک ان المتعۃ کانت مشروعا فی ابتداء الاسلام
اس میں شک نہیں ہے کہ متعہ ابتداء اسلام میں حلال تھا

تفسیر مراغی کی عبارت: کان مرخصا فی ابتداء الاسلام، کہ متعہ ابتداء اسلام میں جائز تھا،

قاسمی کی عبارت: کانت مشروعا فی ابتداء الاسلام

وکلاء صحابہ کا اپنا اقرار کہ متعہ بھی نکاح ہے،

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۳۲ ج۵ ، النساء آیت ۲۴
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص۹۰ ج۲ النساء
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص۱۳۲ ج۱
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص۱۱ پارہ ۵۔

قرطبی کی عبارت: وقال الجمہور المراد نکاح المتعۃ الذی کان فی صدر الاسلام
سنیوں کا امام فرماتا ہے کہ جمہور اہل سنت کے نزدیک آیت فاستمتعتم سے مراد نکاح متعہ ہے جو ابتداء اسلام میں جائز تھا،

تفسیر بیضاوی کی عبارت: نزلت الآیۃ فی المتعۃ وھی النکاح الموقت بوقت المعلوم
متعہ نکاح موقت ہے۔

وکلاء صحابہ کو دیانت کا واسطہ دیکر دعوت فکر

علماء اہل سنت سے ۱۹ عدد علماء کی گواہی پیش کی ہے، کہ آیت فما استمتعتم متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے، اور نو ۹ عدد علماء کی گواہی ذکر کی ہے، کہ متعہ ابتداء اسلام میں حلال تھا اور ۵ عدد علماء کی گواہی ذکر کی ہے کہ متعہ بھی نکاح ہے، ہم شیعہ خیر البریہ اپنے سنی بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر متعہ زنا اور بے غیرتی ہے تو کیا نبی کریم کے زمانہ میں یہ بے غیرتی حلال تھی! کیا آنجناب نے اس زنا کی اپنے اصحاب کو اجازت دے رکھی تھی! کیا سنی علماء نے زنا کے حلال ہونے کی گواہی دی ہے!،

وکلا صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۴۱۲ ج۱ آیت متعہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص۴۲۳ ج۱ ، النساء ۲۴
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص۴۲۳ ج۱ برحاشیہ خازن
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص۵ پ ۵
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص۵۶ ج۱ آیت متعہ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۱۵ پ۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۱۹۵ ج۳ آیت متعہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منار ص۱۵ ج۵ م رشید منار

فتح القدیر کی عبارت: وقد روی عن ابن عباس انہ قال وانہا باقیۃ لم تنسخ ، ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ وہ آیت متعہ یعنی اس کا حکم باقی ہے نسخ اور کینسل نہیں ہوا۔

معالم کی عبارت: وکان ابن عباس یذھب الی ان الآیۃ محکمۃ ویرخص فی نکاح المتعۃ۔ ابن عباس کا مذہب یہ ہے کہ آیت متعہ محکم ہے اور متعہ حلال ہے۔

تفسیر کبیر کی عبارت ہے: نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدھا آیۃ تنسخہا۔ آیت متعہ ہی قرآن میں آئی ہے اور اس کی ناسخ آیت نہیں آئی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ آیت فما استمتعتم بقول وکلا صحابہ متعہ کے بارے آئی ہے اور متعہ ابتداء اسلام میں حلال تھا اور متعہ بھی ایک نکاح ہے ، اور آیت متعہ

آیت متعہ میں صحابہ نے الیٰ اجل مسمّٰی پڑھ کر متعہ کے حلال ہونے کی گواہی دی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص۱۴۰ ج۲ النساء آیت ۲۴
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص۹ ج۵ النساء
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۱۹۴ ج۳ النساء آیت
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۴۱۴ ج۱ النساء آیت
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص۴۷۴ ج۱ النساء
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۵ ج۵ النساء
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص۳۶۰ النساء
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۷۴ ج۲ النساء
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن جصاص ص۱۴۷ ج۲ النساء
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص۴۲۳ برحاشیہ خازن
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم ص۳۰۵ ج۲
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف لابی بکر سجستانی ص۹۳
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مواہب الرحمٰن ص۳ پارہ ۵
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص۲ ج۲
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع البیان ص۱۲۴ ج۱
۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر القرآن الثعالبی
۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۵۴ ج۶ کتاب النکاح
۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۳۰ ج۵

عبداللہ بن مسعود نے آیت متعہ فما استمتعتم میں الی اجل مسمیٰ پڑھکر متعہ کے حلال ہونے کا اور عثمان کے قرآن میں کمی کرنے کا اعلان کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منار ج ۵ صفحہ ۱۵ مؤلف رشید منار ،
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ج ۲ صفحہ ۹ حاشیہ نمبر ۵
اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ج ۱ صفحہ ۴۵

کتاب النکاح وفی قرائۃ عبد اللہ بن مسعود فما استمتعتم الی اجل مسمیٰ

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود نے آیت فما استمتعتم میں الی اجل مسمیٰ، پڑھا ہے،

نوٹ: ارباب انصاف ہم عنقریب ہی تحریک کے حساب سے حوالہ جات پیش کریں گے کہ ابن عباس اور ابی بن کعب بھی الی اجل مسمیٰ آیت متعہ میں پڑھتے تھے، اور الی اجل مسمیٰ، کو ملا کر آیت کا ترجمہ یہ بنتا ہے، کہ جن عورتوں سے تم نے مدت معین تک متعہ کیا ہے، انکو ان کی اجرت دے دو اور یہ صاف نکاح متعہ کی حلیت اور جواز کا بیان ہے۔

پس شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ آیت میں نازل نہیں ہوئے تھے تو ابن مسعود اور ابن عباس اور ابی بن کعب کو بلا تقیہ اور اجبار اگیا مصیبت پڑی تھی کہ انہوں نے الی اجل مسمیٰ والا جھوٹ بولا ہے، اور کبار صحابہ کو کیا مجبوری تھی کہ جب ان کے مذہب میں تقیہ نہیں ہے، تو بلا کسی مجبوری کے صحابہ کے اس جھوٹ کو اپنی کتابوں کی زینت بنا رکھا ہے، اور عثمان کے قرآن میں کمی کرنے کے جرم کو فاش کر کے مذہب اصحاب کو شیعوں کے سامنے رسوا کیا ہے

نماز تراویح کے پہلے امام ابی ابن کعب کی گواہی کہ قرآن میں آیت متعہ میں الی اجل مسمیٰ نازل ہوا ہے، اور صحابہ ابن کعب کے اس اعلان پر خاموش رہے

تفسیر کبیر کی عبارت } الطریق الثانی ان تقول ہذہ الآیۃ مقصورۃ علی بیان نکاح المتعۃ وبیانہ من وجوہ الاول ما روی ان ابی بن کعب کان یقرأ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمیٰ فآتوہن اجورہن وہذا ہو قراءۃ ابن عباس والامۃ ما انکروا علیہما فی ہذہ القراءۃ فصار ذالک اجماعا من الامۃ علی صحۃ ہذہ القراءۃ وتقریرہ ما ذکرتموہ فی ان عمر لما منع من المتعۃ والصحابۃ ما انکروا علیہ کان ذالک اجماعا علی صحۃ ما ذکر فکذا ہہنا فاذا ثبت بالاجماع صحۃ ہذہ القراءۃ ثبت المطلوب ؛

ترجمہ: طریق ثانی یہ ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ ہی کے لئے آئی ہے اور اس کے بیان میں پہلی وجہ یہ ہے کہ ابی بن کعب آیہ متعہ میں الی اجل مسمیٰ پڑھتا تھا اور ابن عباس بھی اسی طرح پڑھتا تھا اور امت نے انکو اس طرح پڑھنے سے روکا نہیں ہے ،

پس الی اجل مسمیٰ، پر امت کا اجماع ہو گیا، کہ یہ صحیح ہے، پس دلیل یوں بنے گی کہ عمر نے متعہ سے روکا اور اصحاب نے اس پر نکیر نہیں کی، تم نے کہا کہ یہ قول عمر اجماعی ہے، اسی طرح اصحاب نے ابن عباس اور ابی بن کعب کو الی اجل مسمیٰ سے روکا نہیں ہے، پس اس قرائت کی صحت پر اجماع ہو گیا، اور اسی سے متعہ کا حلال اور جائز ہونا ثابت ہو گیا،

اہل سنت علماء کا خدا تعالیٰ سے مقابلہ اور آیت جواز متعہ کے رد کے بارے بھانت بھانت کے اقوال، اور وکیل آل محمدؐ کے دندان شکن جواب

وکلاء صحابہ کا اعتراض: آیت متعہ کے نزول میں دو قول ہیں، پہلا یہ آیت متعہ کے بارے نازل ہوئی، اور دوسرا کہ یہ آیت نکاح کے بارے نازل ہوئی ہے۔

وکیل آل محمدؐ کا جواب: بھائی اگر آیت متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے تو بھی متعہ مراد ہے اور اگر نکاح کے بارے نازل ہوئی ہے تو حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ متعہ بھی نکاح ہے، اور یوں سمجھیں کہ نکاح کی ایک قسم ہے متعہ۔

وکلاء صحابہ کا اعتراض: آیت کا متعہ کے بارے نازل ہونا قول مرجوح اور قول شاذ ہے اور نکاح کے بارے نازل ہونا یہ قول اصح اور مشہور ہے۔

وکیل آل محمدؐ کا جواب: ۱۔ ہر جگہ قول مشہور نہیں لیا جاتا، حضرت عمر اور انکے بارے بھی ایک قول مشہور ہے مگر اہل سنت اس کو نہیں لیتے۔

۲۔ اگر وکلاء صحابہ کا مقصد مرجوح اور شاذ سے یہ ہے کہ متعہ بحکم خدا کبھی بھی حلال نہیں ہوا تو پھر ۲۳ سال زمانہ رسالت میں صحابہ کرام اور ابوبکر کی بیٹی اسماء یہ سب متعہ کرتے رہے ہیں، کیا یہ معاذ اللہ سب زنا ہوتا رہا، یہ جہالت اور بے شرمی کا دور رہا؟ معاذ اللہ۔

جواب ۳۔ تفاسیر میں قول مشہور یہ ہے کہ آیت فما استمتعتم، متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے، تو

جواب ۴۔ اقرار العقلاء علی انفسہم مقبول، اہل سنت کا اپنی کتابوں میں یہ لکھنا کہ یہ آیت متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے، انکو الزام دینے کے لیے کافی ہے اور اگر بعد میں وہ منکر ہو گئے ہیں تو سچ سچ کہہ کر منکر ہونا ان کی پرانی عادت ہے۔

وکلاء صحابہ کا اعتراض: علماء اہل سنت کا متعہ کے جواز اور عدم کے بارے دونوں قولوں کو لکھنا یہ انکی دیانت داری ہے۔

وکیل آل محمدؐ کا جواب: سنی علماء کا کچھ باتیں اپنی کتابوں میں شیعوں کے موافق لکھنا اور کچھ باتیں سنیوں کے مخالف لکھنا تاکہ دونوں مذہب قیامت تک آپس میں لڑتے رہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے والی اس سازش کو دیانت داری سمجھنا نادانی ہے، البتہ ان علماء کا ہمارے سامنے متعہ کے جواز کا اقرار کرنا یہ ہم شیعوں کی فتح مبین ہے اور ہمارے مولا علیؑ کی کرامت ہے۔

اعتراض وکلاء صحابہ کا: اقوال شاذہ اور مرجوحہ شیعہ کتب میں بھی آتے ہیں، پس اگر کتب اہل سنت میں بھی یہ آئے ہیں تو کیا حرج ہے؟

جواب وکیل آل محمدؐ کا: ۱۔ قرآن پاک میں متعہ حلال لکھا ہے اس کے خلاف لکھنا یہ قول شاذ نہیں ہے، بلکہ مخالفت قرآن اور فعل حرام ہے، اہل سنت علماء نے حرمت متعہ کا قول اختیار کرکے فعل حرام کیا ہے

جواب ۲۔ شیعوں پر تو اہل سنت کے امام اور بادشاہ ہر زمانہ میں ظلم کرتے رہتے ہیں، اور شیعوں کی تعلیمات اور تبلیغات میں رکاوٹ پیدا کرتے رہے ہیں اور شیعوں میں جواز تقیہ کا مسئلہ ہے اور ہر زمانہ میں انہوں نے اسی کے ذریعہ اپنی جان بچائی ہے، پس

پس اگر قول شاذ اور مرجوح شیعہ کتب میں آ جانے تو کیا حرج ہے ان کی مجبوری واضح ہے اور اہل سنت میں تقیہ حرام ہے، پس ان کے علماء کو کیا مصیبت تھی کہ انہوں اپنے مذہب کے خلاف جھوٹی باتوں سے اپنے مذہب کی کتابوں کو بھر دیا ہے۔

اعتراض وکلاء صحابہ | اگر کسی مذہب کی کتاب میں صرف ایک روایت یا کوئی قول آجائے تو جب تک اس مذہب والے اس پر عمل نہ کریں اور اس کے صحیح ہونے کا اقرار نہ کریں تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعہ کتب میں کئی روایات ہیں اور وہ ان کے صحیح ہونے کا اقرار نہیں کرتے اسی طرح ہم سنی بھی ہماری کتابوں میں حلیت متعہ کی جو روایات ہیں ہم ان کو درست نہیں مانتے۔

وکیل آل محمدؑ کا جواب | بات کسی عام کتاب کی نہیں ہے بلکہ کتاب خدا قرآن پاک میں متعہ حلال لکھا ہے اور ۱۸ سال تک زمانہ رسالت میں صحابہ کرام نے اور جناب ابو بکر کی بیٹی اسماء نے متعہ کیا ہے اگر متعہ زنا ہے تو کیا زمانہ رسالت میں ۱۸ سال تک صحابہ کو حضور پاک نے زنا کی اجازت دے رکھی تھی۔

۲۔ شیعہ کتابوں میں جو روایات اور اقوال شاذہ ہیں تو شیعہ لوگ انکو تقیہ پر حمل کر کے ٹھکرا دیتے ہیں، اور اہل سنت کے مذہب میں اکراہ تقیہ نہیں ہے، پس انکے علماء کو کیا مصیبت اور مجبوری تھی کہ انہوں نے اپنی کتابوں کو بھانت بھانت کے اقوال اور جھوٹ سے بھر دیا ہے۔

وکلاء صحابہ کا اعتراض | ہم اہل سنت میں متعہ حرام ہے اور یہی قول مشہور ہے پس ہم قول مشہور کو چھوڑ کر غیر مشہور پر کس طرح عمل کریں۔

وکیل آل محمدؑ کا جواب | حرمت متعہ کو قول مشہور کہنا غلط ہے کیونکہ رب مشہور لا اصل لہ، بات دراصل یہ ہے کہ الناس علیٰ دین ملوکہم مسئلہ متعہ میں بادشاہ سلامت حضرت عمر نے خدا سے اختلاف کیا ہے، اہل سنت نے عمر کا ساتھ دیا ہے اور بیچارے شیعوں نے اللہ کا ساتھ دیا ہے۔

ابن عباس نے آیت متعہ میں الیٰ اجل مسمّیٰ پڑھ کر متعہ کے جائز ہونے کا اعلان کر دیا

معالم التنزیل کی عبارت | روی عن ابی نضرۃ قال سئلت ابن عباس عن المتعۃ فقال اما تقرأ فی السورۃ النساء فما استمتعتم بہ منھن الیٰ اجل مسمّیٰ قلت لا اقرأھا ھکذا قال ابن عباس ھکذا انزل اللہ ثلاث مرات۔

ابن عباس سے ابی نضرہ نے متعہ کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سورہ نسأ کی آیت تو نہیں پڑھتا فما استمتعتم بہ منھن الیٰ اجل مسمّیٰ، کہ تم مدت معین تک جن عورتوں سے متعہ کرو ان کا اجر ان کو دے دو، ابی نضرہ نے کہا کہ میں اس طرح اس آیت کو نہیں پڑھتا، ابن عباس نے کہا یہ آیت اسی طرح اللہ نے نازل کی ہے۔

معالم کی روایات پر ابن تیمیہ نے صحت کی مہر لگا دی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص البرہان السادس من النہج الثانی من الفصل الثالث من فصول الکتاب من ابن تیمیہ ناصبی ذکر تفسیر ثعلبی میں لکھتا ہے کہ اگرچہ غالب احادیث مذکورہ در تفسیر ثعلبی صحیح ہیں مگر اس میں کچھ صحیح بھی ہیں اور ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی نے جب تفسیر ثعلبی کا خلاصہ کیا ہے تو چونکہ بغوی علم حدیث کا ثعلبی سے بڑا عالم تھا، اس لئے بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں ثعلبی کی ذکر کردہ احادیث میں سے صرف احادیث صحیحہ کو ذکر کیا ہے۔

نوٹ، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے معالم التنزیل میں درج شدہ روایات پر صحت کی مہر لگا کر متعہ کے حلال ہونے کی تصدیق کر دی ہے کیونکہ اجل مسمّیٰ والی روایت ابن عباس کی معالم التنزیل میں درج ہے اور بقول ابن تیمیہ صحیح روایت ہے۔ پس متعہ کی حلیت پر صحیح روایت ہے۔

ابن عباس کی الی اجل مسمیٰ والی روایت کی حاکم نے تصحیح کردی ہے

درمنثور کی عبارت | اخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن الانباری فی المصاحف والحاکم وصححہ من طریق عن ابی نضرۃ قال قرأت علی ابن عباس فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ قال ابن عباس فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی، فقلت ما نقرؤھا کذالک فقال ابن عباس واللہ لانزلھا اللہ کذالک۔

ابن نضرۃ کہتا ہے کہ میں نے ابن عباس کے سامنے آیت متعہ کو پڑھا ابن عباس نے کہا اس میں الی اجل مسمی بھی پڑھو میں نے کہا ہم اس طرح نہیں پڑھتے ابن عباس نے تین مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہا کہ الی اجل مسمیٰ کے ساتھ خدا نے آیت کو نازل کیا ہے۔

ابن عباس کے بقول دوسرے صحابہ بھی آیہ متعہ میں اجل مسمیٰ پڑھتے تھے

درمنثور کی عبارت | واخرج الطبرانی والبیھقی فی سننہ عن ابن عباس قال کانت المتعۃ اول الاسلام وکانوا یقرؤون ھذہ الآیۃ فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمیٰ

اہل سنت کے علماء نقل کرتے ہیں کہ بقول ابن عباس متعہ ابتداء اسلام میں تھا اور اصحاب آیت متعہ میں الی اجل مسمیٰ۔ پڑھتے تھے،

نوٹ۔ وکلاء صحابہ جو صحابہ کی عظمت کی ڈگڈگی بجاتے ہیں، ہم انکو دعوت فکر دیتے کہ آپ کے صحابہ تو متعہ کو حلال جانتے تھے اور تم ابن عباس جیسے جلیل القدر صحابی کو متعہ کے مسئلہ میں جھٹلاتے ہو اگر متعہ زنا ہے تو کیا ابن عباس اس زنا کے حلال ہونے کی قسمیں کھا کر گواہی دیتا تھا،

روایت ابن عباس الی اجل مسمیٰ کو امام اہل سنت حاکم نے اپنی مستدرک میں صحیح تسلیم فرما کر وکلاء صحابہ کے جواز متعہ سے بھاگنے کے تمام دروازے بند کر دئے

ابو عبد اللہ حاکم نے وکلاء صحابہ کے پوپ پال نے اپنی کتاب مستدرک ج ۲ ص ۳۰۵ میں روایت ابن عباس الی اجل مسمی، کو لکھنے کے بعد فرمایا ہے کہ ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم، پس جو وکیل صحابہ متعہ کے بارے صحابہ کی صحیح کو نہیں مانتا وہ صاف کہہ دے کہ صحابہ کرام مسئلہ متعہ میں صاف جھوٹے تھے،

شاہ ولی اللہ کے عقیدہ میں حاکم نیشاپوری سنیوں میں چوتھی صدی کا مجدد ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص ۷۷ ج ۲ فصل ۷

محدث شاہ ولی اللہ لکھتا ہے کہ ہر صدی کے آخر میں ایک مجدد ہوتا ہے

پہلی صدی کا مجدد امام اہل سنت عمر ابن عبد العزیز ہے

دوسری صدی کا مجدد امام اہل سنت محمد بن ادریس شافعی ہے،

تیسری صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو الحسن اشعری ہے،

چوتھی صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری ہے،

پانچویں صدی کا مجدد امام اہل سنت ابو حامد غزالی طوسی ایرانی ہے

چھٹی صدی کا مجدد امام اہل سنت امام فخر الدین رازی ہے،

نوٹ۔ ارباب انصاف وکلاء صحابہ کا گرو گھنٹال حاکم نیشاپوری ابو الحسن اشعری امام شافعی کے درجہ کا عالم ہے اور متعہ کو حلال قرار دیتا ہے اور ان کو مجدد کا مرتبہ بھی اسی لئے ملا ہے کہ اس نے اہل سنت کو متعہ کا صحیح مسئلہ بتایا ہے،

شاہ ولی اللہ کا فیصلہ کہ حاکم نیشاپوری کی تفسیر اصح التفاسیر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الرحمان فی ترجمۃ القرآن صـ تشیید المطاعن صـ ۹۹
شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ اس فتح الرحمٰن کی تدوین میں جو اصح التفاسیر ہیں ان سے
مدد لی گئی ہے، وہ اصح یہ ہیں کہ تفسیر بخاری تفسیر مسلم اور تفسیر ترمذی
اور تفسیر حاکم، اس حاکم کی عظمت کے لئے اتنا کافی ہے، کہ اس کی تفسیر
امام بخاری کی تفسیر کے برابر ہے رتبہ میں،
ہم شیعہ خیر البریہ یہ لکھتے ہیں کہ صحت متعہ اور اجل مسمّٰی کا ذکر ابن
عباس کی روایت سے تفسیر حاکم میں آیا ہے اور چونکہ تفسیر حاکم اصح التفاسیر ہے
پس روایت صحت متعہ بھی اصح الروایات ہے،

حاکم کی تصحیح کو ابوبکر کے حق میں سنیوں نے چوم کر آنکھوں پر رکھا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـ ۲۹۲ مطاعن ابو بکر طعن ۱۵
میں لکھا ہے کہ چور کا بایاں ہاتھ ابوبکر نے دو مرتبہ کاٹا ہے اور اس کو طبرانی
اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے،
نوٹ، اگر حاکم کی تصدیق سے ابوبکر کو فائدہ پہنچے تو اس کی تصحیح حجت
ہے اور اس کو شیعوں کے خلاف بھی پیش کیا جا سکتا ہے اور اگر حاکم کی
تصحیح سے شیعوں کو نفع پہنچے تو پھر بیچارے حاکم کی تصحیح کی کوئی قیمت
نہیں ہے، صحت متعہ کی روایت کو حاکم نے اپنی اصح التفاسیر میں لکھ کر پھر
یہ بھی لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے شرائط مسلم پر، پس ہماری طرف سے وکلاء
صحابہ کو دعوت فکر ہے،

ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری ایرانی پکا عثمانی اور اہل سنت تھا ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـ ۱۴۳ کید ۷۹ میں لکھا ہے،
کہ اہل سنت کس طرح دشمنان اہل بیت کو دوست رکھ سکتے ہیں، جبکہ
اہل سنت کی کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہے، کہ من مات وھو مبغض
لآل محمد دخل النار وان صام وصلی، کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ
وہ آل محمد سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ شخص آگ میں داخل ہوگا اگرچہ وہ نماز
پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو، اس روایت کو طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے،

وکلاء صحابہ تمہیں بی بی اسماء عائشہ کی بہن کے متعہ کا واسطہ انصاف کرو

ارباب انصاف ابن عباس نے آیت متعہ میں الی اجل مسمّٰی پڑھا ہے جس کا
مطلب یہ ہے کہ آیت فما استمتعتم نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے
کیونکہ مدت معین صرف متعہ میں ہوئی اور اجل مسمّٰی کا مطلب بھی مدت معین
ہے، اور ابن عباس کی روایت کی تصحیح پر سنی عالم حاکم نے نص فرمائی ہے اور حاکم
کی اس تصحیح پر علامہ سیوطی نے اس تصحیح کو نقل کر کے خاموشی فرمائی ہے جس کا مطلب
یہ ہوا کہ سنی علماء کے نزدیک متعہ حلال ہے اگر حلال نہیں ہے تو سیوطی نے
خاموشی کیوں اختیار فرمائی ہے؟ جس طرح سنی بھائی صحابہ کی خاموشی سے کئی
چیزوں پر دلیل لاتے ہیں اسی طرح ہم بھی سیوطی کی خاموشی کو جواز متعہ پر دلیل
بناتے ہیں،
خلاصہ وکلاء صحابہ یا متعہ کو حلال مانیں اور یا جماعت صحابہ کو جھوٹا مانیں،

آیت متعہ میں اگر الیٰ اجل مسمیٰ" قرائت شاذہ ہے تو

بھی سنیوں کے امام اعظم کے نزدیک اس پر عمل کرنا جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان جلد ۱ صفحہ ۱۰۳ نوع ۲۲ تا ۲۷
اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص از تشیید المطاعن صفحہ ۱۱۹۶
اہل سنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت ص م محب اللہ بہاری

اتقان کی عبارت } التنبیہ الخامس اختلف فی العمل بالقراءۃ الشاذۃ، وذکر القاضیان ابو الطیب والحسین والرویانی والرافعی العمل بہا تنزیلا لہا منزلۃ الاحاد و علیہ ابو حنیفہ ایضاً واحتج علی وجوب التتابع فی صوم کفارۃ الیمین بقراۃ متتابعات

ترجمہ قرائت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے قاضی ابو طیب اور قاضی حسین اور دیگر علماء نے قرائت شاذہ کو خبر واحد کا درجہ دیتے ہوئے اس پر عمل کو جائز قرار دیتا ہے اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے انہوں نے کفارہ یمین کے روزوں میں وجوب تتابع کا فتویٰ دیا ہے قرائت متتابعات کے باعث

عمدۃ القاری کی عبارت } اختلف اصحاب الاصول فیما نقل احاداً ومنہ قراءۃ شاذۃ کمصحف ابن مسعود وغیرہ ھل ھو حجۃ ام لا. فتبت ابو حنیفہ و بنی علیہ وجوب التتابع فی صوم کفارۃ الیمین بما نقل من مصحف ابن مسعود من قولہ ایام متتابعات،

ترجمہ، خبر واحد کی حجیت میں اختلاف ہے اور اسی کی قسم ہے قرأت شاذہ امام ابو حنیفہ نے قرأت شاذہ کی حجیت کو ثابت کیا ہے۔

اور ابو حنیفہ نے اسی جواز عمل قرائت شاذہ پر بنا رکھی ہے وجوب تتابع کی کفارہ یمین کے روزوں میں کیونکہ مصحف ابن مسعود میں آیت پاک کے لفظ ایام کے بعد لفظ متتابعات نقل ہوا ہے،

علامہ سیوطی اور عینی کے بعد محب اللہ بہاری کا اعلان کہ قرأت شاذہ حجت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت ص از تشیید المطاعن صفحہ ۱۱۹۶
مسئلۃ القراءۃ الشاذۃ حجۃ ظنیۃ لنا مسموع عن النبی و کلما کان مسموعاً منہ فھو حجۃ، امام اہل سنت محب اللہ بہاری فرماتے ہیں قرأت شاذہ حجت ظنی اور حجت ہے، اور دلیل اس کی حجیت کی یہ ہے کہ یہ قرأت شاذہ بھی نبی کریمؐ سے مسموع ہے اور جو بات نبی کریمؐ سے مسموع ہو وہ حجت ہے،

وکلاء صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

قرآن پاک سے اور کتب اہل سنت کی تحقیقات سے ہم نے متعہ کے حلال ہونے کو ثابت کر دیا ہے اور یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ مسئلہ متعہ میں خدا تعالیٰ اور اہل سنت میں اختلاف ہے، اللہ پاک فرماتا ہے، کہ متعہ حلال ہے اور امام اعظم صاحب اور انکی پارٹی فرماتی ہے کہ متعہ حرام ہے، جو شخص متعہ کو حلال نہیں سمجھے گا اور اللہ پاک کا ساتھ نہیں دے گا وہ اس آیت کا مصداق بنے گا، ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون، جو شخص اللہ پاک کی نازل کردہ آیت کے مطابق حکم نہیں کرے گا وہ کافر ہے،

وکلاء صحابہ کا متعہ کو زنا ثابت کرنے سے عاجز ہونا

اور متعہ کے منسوخ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے جان چھڑانا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۹۷ النساء

والذی یجب ان یعتمد علیه فی هذا الباب ان نقول انا لا ننکر ان المتعة کانت مباحة انما الذی نقوله انها صارت منسوخة

ترجمہ: امام رازی صاحب فرماتے ہیں کہ متعہ کے باب میں جس چیز پر اعتماد واجب ہے وہ یہ ہے کہ متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے۔

وکلاء صحابہ کا دعویٰ منسوخیت ہی متعہ کو حلال ثابت کرتا ہے۔

امام اہل سنت کا متعہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا ہی متعہ کے حلال ہونے کو ثابت کرتا ہے کیونکہ منسوخ حکم شریعت ہی ہوتا ہے اور اگر متعہ حلال اور حکم شریعت نہ ہوتا تو اس کے نسخ کا کوئی مطلب نہیں ہے اور امام صاحب کے قول سے وہ سنی مولانا جھوٹے ثابت ہو گئے جو متعہ کو آنکھ بند کر کے زنا کہہ دیتے ہیں نیز آیت فما استمتعتم کا متعہ سے اختصاص ثابت ہو گیا کیونکہ بقول ان کے جو اس آیت کو نکاح دائم کے بارے کہتے ہیں اور بقول امام صاحب کے کہ یہ آیت منسوخ ہے ان دونوں کا نتیجہ یہ ہے کہ نکاح دائم منسوخ ہے پھر جب نکاح متعہ اور نکاح دائم منسوخ ہیں تو پھر رہ کیا گیا۔

وکلاء صحابہ کی متعہ کے بارے دعویٰ نسخ والی واویلا

اور اس ڈھول کے پول کی وہ چیر پھاڑ کہ بعد میں جس کی سلائی نہ ہو سکے

وکلاء تثلیث یہ فرماتے ہیں کہ آیت متعہ بے شک قرآن میں ہے مگر پارہ ۱۸ سورہ مؤمنون کی چھٹی آیت اور یہ آیت سورہ معارج پ ۲۹ میں بھی ہے کہ الا علی ازواجھم او ما ملکت (کہ مومنین وہ ہیں جو اپنی فروج کی (مقام شرم) کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی ازواج اور کنیزوں کے بارے ان کو ملامت نہیں ہے یہ آیت، آیت متعہ کی ناسخ ہے۔

نوٹ: اب ہم اس کا جواب پیش کر کے مخالف کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

مکی آیت کو مدنی کا ناسخ بنانا وکلاء صحابہ کی علمی کمزوری ہے۔

پورے عالم اسلام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ناسخ بعد میں آتا ہے۔ اور مسئلہ متعہ میں وکلاء عمر فاروق کچھ ایسے بدحواس ہوئے ہیں کہ بیچارے اپنی ہی مسلمات سے انکار کرتے ہیں آیت متعہ فما استمتعتم سورہ نساء کی آیت ہے اور یہ سورہ مدنی ہے اور آیت الا علی ازواجھم سورہ مؤمنون کی اور سورہ معارج کی آیت ہے اور یہ دونوں سورتیں مکی ہیں بس یہ کس طرح ہو گیا ہے کہ ناسخ پہلے آ گیا اور منسوخ بعد میں یہ تو اس طرح ہو گیا کہ جس طرح شارح حدیدی فاروقی عثمانی نے لکھا ہے کہ مادر امیر شام کو حمل پہلے ہو گیا تھا اور نکاح اس کا بعد میں ہوا ہے۔

وکلاء صحابہ کا یہ دعویٰ کہ متعہ سات مرتبہ حلال اور حرام ہوا ہے ان کے دعویٰ نسخ کو جھٹلاتا ہے کیونکہ زیادہ اختلاف جھوٹ کی دلیل ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی جلد ۵ صـ۱۳۲ النساء آیۃ متعہ طرق الاحادیث فیھا انھا تقتضی التحلیل والتحریم سبع مرات علامہ قرطبی عمر صاحب کی وکالت فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ احادیث متعہ میں اتنا اختلاف ہے کہ طرق کا اختلاف یہ تقاضا کرتا ہے کہ متعہ سات مرتبہ حلال ہوا ہے اور سات مرتبہ حرام ہوا ہے اور عمر صاحب کا دوسرا وکیل شاہ عبد العزیز تحفہ اثنا عشریہ صـ۲۲۱ تتمہ بحث الامامۃ میں لکھتا کہ کثرۃ الاختلاف فی شئی دلیل کذبہ کہ کسی شئی کے دعویٰ میں زیادہ اختلاف اس دعویٰ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ متعہ میں وکلاء صحابہ کے بھانت بھانت کے اقوال ہیں اور علامہ قرطبی اور علامہ شاہ عبد العزیز کے بیان کو ملا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ متعہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں بی بی عائشہ کی گڑیوں کی طرح ایک کھیل تھا جو معاذ اللہ خدا اور رسول کھیل رہے تھے کہ جب صحابہ کرام پر شہوت کا غلبہ ہو گیا تو انہوں نے متعہ خدا اور رسول سے حلال کروا لیا اور جب صحابہ کرام کی مستی اتر گئی تو اس کو حرام کر دیا گیا اور اسی طرح یہ پیچ حلال۔ حرام حلال۔ حرام سات مرتبہ کھیلا گیا ہے اور اس متعہ سے زیادہ فیض جناب ابو بکر کی بیٹی اسماء نے حاصل کیا ہے۔

وکلاء صحابہ کے دعویٰ نسخ کو ایک صحابن اور آٹھ صحابہ اور تین تابعین نے جھٹلا کر سنی مذہب کی سچائی پر پانی پھیر دیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المحلی صـ لابن حزم۔
اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صـ۱۴۳ باب نکاح المتعہ۔

نیل الاوطار کی عبارۃ وقد روی ابن الحزم فی المحلی عن جماعۃ من الصحابۃ فقال وقد ثبت علی تحلیلھا بعد رسول اللہ من الصحابۃ اسما بنت ابی بکر وجابر بن عبد اللہ وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عباس و معاویۃ و عمرو بن حریث وابو سعید وسلمۃ۔

ترجمہ: نبی اکرم کے بعد بھی متعہ کو جو حلال سمجھتے رہے ہیں صحابہ کرام میں سے ان کے مبارک نام یہ ہیں: اسماء بیٹی ابو بکر کی اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور مسٹر معاویہ اور عمرو بن حریث اور ابو سعید اور سلمہ امیہ کے بیٹے۔

وقال بھا من التابعین طاؤس وعطا وسعید بن جبیر وسائر فقہاء مکہ۔ متعہ کو تابعین میں حلال جاننے والے یہ ہیں طاؤس اور عطا اور سعید بن جبیر۔

نوٹ: جو وکلاء عمر یہ کہتے ہیں متعہ منسوخ ہو گیا ہے اور نسخ کے بعد اب یہ زنا ہے ان کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ اس زنا کو حضرت عائشہ کی بہن اور صحابہ کرام اور تابعین عظام حلال سمجھتے تھے شاید یہ لوگ سنی مذہب سے مرتد ہو گئے تھے۔

رازی کا صحابہ کیلئے نسیان والا عذر پیش کرنا بھی سفید جھوٹ ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۶ سورۃ نساء۔

قلنا لعل بعضهم سمعه ثم نسيه ثم ان عمر لما ذكر ذالك في الجمع العظيم تذكروه وعرفوا صدقه فسلموا له۔

ترجمہ: شاید کچھ صحابہ نے ناسخ کو سنا تھا پھر بھول گئے تھے پھر عمر نے جب بڑے مجمع میں اس ناسخ کا ذکر کیا تو ان کو یاد آگیا اور عمر کے سچ کو انہوں نے پہچان کر اس کو تسلیم کیا۔

نوٹ: رازی کے اس عذر پہ ہم شیعہ راضی نہیں ہیں اور اب ہم اس عذر کی پیرپھاڑ کر کے وکلاء عمر کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

زندگی بھر صحابہ کرام مسئلہ متعہ میں حضرت عمر کو جھٹلاتے رہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ النساء آیت متعہ۔

عن علي بن ابي طالب انه قال لولا ان عمر نهى عن المتعة مازنى الا شقى ورواه محمد بن جرير الطبري في تفسيره۔

ترجمہ امام الہدیٰ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر عمر صاحب متعہ سے منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے اور کوئی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: دعویٰ نسخ میں وکلاء صحابہ اور وکلاء عمر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے مولیٰ علیؑ کا مذکورہ فرمان کافی ہے اور عبداللہ بن عباس سے بھی عمر کو جھوٹا کرنے والا یہ قول تفسیر در منثور ج ۲ صفحہ ۱۴۰ میں مروی ہے۔

دعویٰ نسخ میں وکلاء صحابہ کو حضرت جابر صحابی نے جھٹلایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ ذکر فتح مکہ۔

فان قيل ما تصنعون بما رواه مسلم في صحيحه عن جابر بن عبد الله قال كنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقيق الايام على عهد رسول الله وابي بكر حتى نهى عنها عمر في شان عمرو بن حريث۔

ترجمہ: اگر دعویٰ نسخ کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ تم اس رپورٹ کے بارے کیا کرو گے جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ صحابی رسول اللہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانے میں مٹھی بھر آٹا اور کھجور پہ ہم متعہ کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ عمر فاروق نے عمرو بن حریث کے کیس میں متعہ سے منع کیا۔

نوٹ: اگر نسخ متعہ درست ہے تو جابر صحابی کو یہ جھوٹ بولنے کی کیا مجبوری تھی کہ ابوبکر کے زمانہ میں ہم متعہ کرتے تھے نسخ نبی کریم کے زمانہ میں ہو چکا ہے تو کیا متعہ کے بہانہ ابوبکر کے زمانہ میں زنا ہوتا تھا۔

ابن قیم جوزیہ ابن تیمیہ کے شاگرد کی تحقیق کہ متعہ نسخ نہیں ہوا بلکہ عمر نے منع کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ ذکر فتح مکہ۔

الناس في هذا طائفتان۔ طائفة تقول ان عمر هو الذي حرمها ونهى عنها وقد امر رسول الله باتباع ما سنه الخلفاء الراشدون ولم تر هذه الطائفة تصحيح حديث سبرة بن معبد في تحريم المتعة عام الفتح فانه من رواية عبد الملك بن الربيع۔

روایت نسخ متعہ صحیح نہیں ہے اور متعہ عمر نے حرام کیا ہے

زاد المعاد ج ۲ ص ۱۰۵ عربی گزر چکی ہے کہ اہل سنت متعہ کے مسئلہ میں دو گروہ ہیں۔ ایک یہ کہتا ہے کہ متعہ سے عمر نے ہی منع کیا تھا اور نبی کریم نے خلفاء راشدین کی پیروی کا حکم دیا ہے فتح مکہ وقت متعہ کو حرام بتانے والی روایت سبرہ بن معبد کی ان کے نزدیک صحیح روایت نہیں ہے کیونکہ اس کا راوی عبد الملک بن الربیع اور اس کی حجیت میں ابن معین نے کلام کیا ہے اور امام بخاری نے اس کی روایت کو باوجود ضرورت کے اپنی صحیح بخاری میں نہیں لکھا۔ اگر یہ حرمت متع والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری اس کو اپنی صحیح میں ضرور درج فرماتے۔

اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمر اور جابر اس کی مخالفت نہ کرتے

اگر متعہ نبی کریم نے منع کر دیا تھا تو اصحاب نے ابوبکر کے زمانہ میں کیوں کیا

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ج ۲ ص ۲۰۶ ذکر فتح مکہ۔

ترجمہ: ولو صح الخ اگر حدیث سبرہ صحیح تھی تو ابن مسعود سے کس طرح وہ پوشیدہ ہوگی۔ نیز اگر صحیح تھی تو عمر نے کیوں کہا کہ متعہ تو نبی کریم کے زمانہ میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور متعہ کرنے والے کو سزا دوں گا۔

ولو صح لم تفعل علی عهد الصدیق وهو عهد خلافة النبوة حقا۔

اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح تھی تو ابوبکر کے زمانہ میں متعہ کیوں ہوا ہے جب کہ وہ زمانہ خلافت نبوت والا شمار ہوتا ہے۔

علامہ سیوطی کا اعلان کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور جلد ۲ ص ۱۴۰ النساء

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۹ پ ۵ النساء

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص۔

در منثور کی عبارت اخرج عبد الرزاق و ابو داؤد فی ناسخه و ابن جریر عن الحکم انه سئل عن هذه الآیة أمنسوخة قال لا وقال علی لولا ان عمر نهی المتعة ما زنا الا شقی۔

ترجمہ: اہل سنت کے اماموں سے منقول ہے کہ حضرت حکم سے پوچھا گیا کہ کیا یہ آیت متعہ منسوخ ہے اس نے کہا نہیں اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو سوائے شقی کے کوئی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: علامہ سیوطی نویں صدی میں اہل سنت کا مجدد ہے اور خطبہ کتاب میں وعدہ کیا ہے کہ بسند عالی اس تفسیر میں روایات کو لکھے گا۔

صحابی رسول عمران بن حصین کا عقیدہ کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۶ پ ۵

واما عمران بن الحصین فانه قال نزلت آیة المتعة فی کتاب الله ولم ینزل بعدها آیة تنسخها وأمرنا بها رسول الله وتمتعنا معه ومات ولم ینهنا عنها ثم قال رجل برأیه ما شاء یرید أن عمر نهی عنها۔

ترجمہ: صحابی رسول اللہ عمران بن حصین نے فرمایا ہے کہ کتاب خدا میں آیت متعہ نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد اس کے حکم کو نسخ کرنے والی کوئی آیت نہیں اتری ہیں نبی کریم نے متعہ کی اجازت دی اور ہم نے متعہ ان کے ہمراہ کیا ہے اور رسول خدا نے وفات پائی اور ہم کو متعہ کرنے سے منع نہیں فرمایا پھر اس کے بعد جناب عمر نے اپنی ذاتی رائے سے جو چاہا کہا اور متعہ کو منع کیا۔

وکلاء صحابہ آپ کو ماں کے دودھ کا واسطہ تم انصاف کرو

ہم نے دیانت داری سے اہل سنت بھائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اس کو دیانت داری سے اہل اسلام کے سامنے پیش کیا ہے کہ آیت فما استمتعتم بہ النساء نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے اور یہ نکاح ابتداء اسلام میں اجماع امت سے ثابت ہے اور متعہ بھی نکاح ہے اور یہ نکاح متعہ جس طرح اصحاب رسول نے گواہی دی ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں حلال تھا ہم کہتے ہیں کہ اب بھی یہ اسی طرح حلال ہے کیونکہ شریعت پاک نے اجازت کے بعد اس نکاح متعہ سے منع نہیں فرمایا اور اس بابت کہ متعہ سے اسلام میں منع نہیں ہے اصحاب کی گواہیاں پیش کی ہیں۔ اعتراض متعہ سے منع اور متعہ کا منسوخ ہونا اصحاب سے منقول ہے جواب ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اصحاب نے گواہی دی ہے کہ متعہ منع نہیں ہوا اور اگر اپنے ہی فرمان کے خلاف اصحاب نے کوئی بیان دیا ہے تو افسوس ہے کیونکہ کسی کو کچھ بتانا اور کسی کو کچھ بتانا یہ دوم لوگوں کا کام ہے اور اصحاب کی شان آپ بڑی ہے

متعہ کے حلال ہونے کی دوسری دلیل جناب عائشہ کی سگی بہن اور نبی اکرمؐ کی سالی اور حضرۃ ابوبکر کی حقیقی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کا متعہ کرنا ہے

۱۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب مسند ابو داؤد جلد ۵ صفحہ ۲۲۷ الطیالسی مسلم
۲۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ باب متعہ نسائی
۳۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۷۳ النساء ثناء اللہ عثمانی
۴۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب معانی الآثار جلد ۲ صفحہ ۱۶ الطحاوی عثمانی
۵۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ باب المتعہ الشوکانی۔
۶۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب منحۃ المعبود ترتیب مسند ابی داؤد ج ا صفحہ ۲۰۱
۷۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب تخلیص الحبیر جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ لابن حجر ابو بکری
۸۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب المحلی صفحہ لابن حزم ناجی مروانی
۹۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ عبدربہ مالکی
۱۰۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ الحد ۱۲ راغب اصفہانی
۱۱۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب جلد ۳ صفحہ ۸۰ ذکر معاویہ بن یزید
۱۲۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب شرح موطا زرقانی جلد ۲ صفحہ ۱۵۲
۱۳۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب شرح حدیدی جلد ۴ صفحہ ۹۵ ذکر اخبار ابن زبیر
۱۴۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب جامع الاصول صفحہ

عائشہ کی بہن اسماء کی متعہ کے بارے اپنے ذاتی تجربات کی رپوٹ

مسند ابو داؤد کی عبارۃ حدثنا یونس قال حدثنا ابو داؤد قال حدثنا شعبۃ عن مسلم القرشی قال دخلنا علی اسماء بنت ابی بکر فسألناها عن متعۃ النساء فقالت فعلناها علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: راوی فرماتا ہے کہ ہم خلیفہ زادی جناب اسماء بنت ابی بکر کی خدمت میں آئے اور اس محترمہ سے ہم نے متعہ النساء کے بارے سوال کیا اس نیک نیت بی بی نے فرمایا کہ زمانہ رسول اللہ میں ہم نے یہ متعہ خود کیا ہے۔

یہ روایت درجہ کے لحاظ سے۔ صحیح ہے اس کے تمام راوی معتبر ہیں۔

۱۔ یونس بن حبیب بن عبدالقاہر العجلی ثقہ ہے بڑی شان والا ہے مات ۲۶۷ھ

۲۔ ابو داؤد سلیمان بن داؤد بن الجارود الحافظ الکبیر ثقہ احمد مات ۲۰۴ھ

۳۔ شعبہ بن حجاج بن ورد العتکی امیر المؤمنین فی الحدیث ثقہ حافظ۔

۴۔ مسلم قرشی بن مخراق العبدی ابو الاسود البصری تابعی وثقہ نسائی۔

۵۔ اسماء بنت ابی بکر زوجہ زبیر بن عوام۔ عائشہ کی بہن، نبی پاک کی سالی مات ۷۳ھ

نوٹ: اس بی بی کی عظمت کو ہزاروں سلام اس نے امت کی بھلائی کی خاطر اپنے متوعہ ہونے کا اور اپنے خاندان کی دوسری عورتوں کے متعہ کرنے کا اقرار فرمایا ہے فعلنا جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا معاذ اللہ خلیفہ زادی ابوبکر کی بیٹی اسماء عائشہ کی بہن حضور پاک کی سالی زنا کرتی تھی۔

خدمت اسلام کی خاطر جناب ابوبکر کا گھر متعہ کا بہت بڑا مرکز تھا

تفسیر مظہری کی عبارت وروی تحلیلھا عن جماعۃ من الصحابۃ روی النسائی والطحاوی عن اسماء بنت ابی بکر قالت فعلناھا علی عہد رسول اللہ الخ

ترجمہ: صحابہ کرام کی ایک جماعت سے نبی کریم کے بعد بھی متعہ کا حلال ہونا روایت کیا گیا ہے اور امام اہل سنت نسائی اور طحاوی نے اسماء بنت ابی بکر سے روایت کی ہے کہ اس محترمہ نے یہ اقرار کیا ہے کہ نبی کریمؐ کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا ہے۔

پہلی متوعہ ہونے کا فخر ابوبکر کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کو ہے۔

ارباب انصاف جو خوبی اور فضیلت کسی میں ہو اس کا قبول کرنا ہر مسلم کا فریضہ ہے جو لوگ آغاز اسلام میں مسلمان ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو یہ تکلیف بھی شدید تھی کہ ان کی اپنی عورتوں نے ان سے بائیکاٹ کر دیا تھا اور ہمارے مسلمانوں کی اس ضرورت کو جناب ابوبکر کے خاندان کی عورتوں نے بڑی فراخ دلی سے پورا فرمایا ہے کیونکہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے اپنی رپوٹ میں صیغہ فعلناھا کا استعمال کیا ہے اور یہ صیغہ جمع کا ہے جس کا زیادہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء کے ہمراہ ان کے خاندان کی اور زیادہ لڑکیاں بھی متعہ کر کے خدمت اہل اسلام کرتی تھیں۔

صحابی رسول اللہ جناب ابن عباس کی گواہی کہ خدمت اہل اسلام کی خاطر پہلی انگیٹھی حضرت ابن زبیر کی ماں نے روشن کروائی ہے۔

المحاضرات کی عبارۃ ج ۲ صفحہ ۲۱۴ الحد ۱۲ عیّر عبداللہ بن زبیر عبداللہ بن عباس بتحلیلہ المتعۃ فقال لہ سَل امّک کیف سطعت المجامر بینھا و بین ابیک فسألھا فقالت ما ولدتک الا فی المتعۃ

ترجمہ: عبداللہ بن زبیر نے ایک مرتبہ ابن عباس کو اس کے متعہ کو حلال جاننے کا طعنہ دیا ابن عباس نے جواب میں فرمایا کہ تم یہ مسئلہ اپنی ماں سے پوچھو کہ کس طرح ان میں اور تیرے باپ میں انگیٹھی روشن ہوئی تھی عبداللہ نے اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر سے پوچھا تو اس خاتون نے بتایا کہ میں نے تم کو متعہ سے جنا ہے

عائشہ کے بجائے لقب صدیقہ اسماء بنت ابی بکر کو دیا جائے

نوٹ: ارباب انصاف جس حقیقت کا حضرت اسماء بنت ابی بکر نے اسلام کی بھلائی کی خاطر اقرار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی بکر صدق و صفا تھی اور عائشہ کے بجائے لقب صدیقہ بھی اسی اسماء کا حق بنتا ہے نہ اور چارے سنی علماء مسئلہ متعہ کو جس طرح مرچ مسالہ لگا کر بیان فرماتے ہیں ان کو اپنی خلیفہ زادی بنت ابو بکر حضرۃ عائشہ کی سگی بہن کی عزت کا خیال بھی کرنا چاہیئے۔ اگر متعہ بقول سنی علماء کے کنجری بازی اور چکلا ہے تو کیا جناب ابو بکر کا گھر کنجری بازی تھا معاذ اللہ کیا خلیفہ صاحب کی دختر نے چکلہ کھولا ہوا تھا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

پہلی انگیٹھی متعہ میں آل زبیر نے روشن اور گرم کروائی ہے

عقد الفرید کی عبارت وخطب عبداللہ بن الزبیر بعد موت الحسن والحسین فقال ایھا الناس ان فیکم رجلاً قد اعمی قلبہ کما اعمی بصرہ قال ام المؤمنین وحواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافتی بتزویج المتعۃ وعبداللہ بن عباس فی المسجد فقام وقال لعکرمۃ اقم وجھی نحوہ یا عکرمۃ ثم قال . .

واما المتعۃ فانی سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فیھا فافتیت بھا۔ واول مجمر سطع فی المتعۃ لمجمر آل الزبیر۔

ترجمہ: حسنین شریفین کی وفات کے بعد عبداللہ بن زبیر نے خطبہ دیا۔ اور کہا اے بندگان خدا تم میں ایک ایسا مرد رہتا ہے کہ خدا نے جس طرح اس کی آنکھوں کو اندھا کیا ہے اسی طرح اس کے دل کو بھی اندھا کیا ہے اور اس نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اس خطبہ کے وقت عبداللہ بن عباس مسجد میں موجود تھا اس نے کھڑے ہو کر عکرمہ سے کہا کہ میرا رخ ابن زبیر کی طرف کر دے پھر ابن عباس نے فرمایا کہ متعہ کے حلال ہونے کے بارے میں نے حضرت علی سے سنا تھا لہٰذا میں نے بھی اس کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور پہلی انگیٹھی متعہ کی جو روشن ہوئی ہے وہ آل زبیر میں روشن ہوئی مراد یہ ہے کہ پہلا متعہ اسلام میں ابن زبیر عبداللہ کی ماں نے ابو بکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اسماء نے کیا ہے۔

اسماء بنت ابی بکر کی اپنے بیٹے کو نصیحت کہ مسئلہ متعہ میں ابن عباس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنا

شرح حدید کی عبارت واما المتعة فسل امك اسماء اذا نزلت عن بردی عوسجة ....

فلما عاد ابن الزبیر الی اسماء سألها عن بردی عوسجة فقالت الم انهك عن ابن عباس وعن بنی هاشم فانهم کعم الجواب اذا بدهوا فقال بلی وعصیتك فقالت یا بنی احذر هذا الاعمی الذی ما اطاقته الانس والجن واعلم ان عنده فضائح قریش ومخازیها باسرها فایاك وایاه آخر الدهر۔

ترجمہ: ابن عباس نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا اور ابن زبیر نے اس پر نوٹس لیا تو ابن عباس نے کہا تو جاکر مسئلہ متعہ اپنی ماں اسماء سے پوچھ کہ جب وہ عوسجہ کی چادریں لینے کے لیے متعہ کرنے پر اتر آئی تھی جب عبداللہ بن زبیر واپس ماں کے پاس آیا تو عوسجہ نامی شخص کی چادروں کا قصہ پوچھا اسماء نے فرمایا کہ بیٹا میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تھا کہ بنی ہاشم اور ابن عباس سے چھیڑ چھاڑ نہ کر کیونکہ یہ ٹھوس جواب دیتے ہیں جب بولتے ہیں ابن زبیر نے کہا ہاں اماں مگر مجھ سے اس امر کی مخالفت ہو گئی ہے۔ اسماء نے کہا اے بیٹا اس اندھے سے بچ کر رہنا اشارہ ابن عباس کی طرف تھا کیونکہ جن انس اس اندھے سے بحث کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے پاس قریش کو شرمسار کرنے والی باتوں کا علم ہے زندگی بھر اس سے بچ کر رہنا۔

عوسجہ کی دو چادریں اور خلیفہ زادی کو متعہ کا حمل ہونا

عالم اسلام کی کتاب منہاج الفاضلین صہ از فرقۂ حیدریہ صہ ۲۲۸۔

قال ابن زبیر جاءنا اعمی اعمی اللہ قلبہ یحل المتعہ وهی الزنا المحض .... قال ابن عباس وانك من المتعہ ناسئل امك عن بردی عوسجہ۔ قال ابن الزبیر یا اما اخبرینی عن بردی عوسجہ۔ قالت اسماء ان اباك كان مع رسول اللہؐ وقد اهدی له رجل یقال له عوسجہ بردین فاعطاهما ایاه فتمتعنی بهما فعلقت بك وانك من متعة

ترجمہ: ایک مرتبہ ابن زبیر نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک اندھا آیا ہے کہ خدا نے جس کے دل کو بھی اندھا کیا ہے۔ یہ اشارہ تھا عبداللہ بن عباسؓ کی طرف کیونکہ وہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اور وہ اندھا متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتا ہے اور یہ متعہ تو خالص زنا ہے۔ جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تو خود متعہ کی پیداوار ہے تو اپنی ماں سے عوسجہ کی دو چادروں کا قصہ تو پوچھ لے۔ عبداللہ بن زبیر گھر آیا اور ماں سے عوسجہ کی دو چادروں کا قصہ معلوم کیا اس نے کہا تیرا باپ زبیر رسول اللہؐ کے پاس تھا اور ایک مرد جس کا نام تھا عوسجہ اس نے رسول اللہؐ کو دو چادریں ہدیہ دیں اور نبی پاک نے پھر وہ دونوں چادریں تیرے باپ کو دیں اور اس نے وہ دو چادریں مجھے حق مہر میں دے کر میرے ساتھ متعہ فرمایا پس مجھے متعہ سے تیرے باپ نے حمل کیا اور تو متعہ سے پیدا ہوا ہے۔

جناب ابوبکر کی دو ناموریٹیوں نے متعہ کو حلال ثابت کردیا ہے

جناب اسماء نے عمل کر کے اور عائشہ نے فتویٰ دے کر متعہ کو جائز ثابت کیا ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی جلد ا صـ۴۵۱ نکاح متعہ

الا طائفہ یسیرۃ من السلف فقد روی عن ابن عباس و عائشۃ

و بعض السلف اباحتہ۔

ایک جماعت اہل سنت کے بزرگوں کی متعہ کو حلال جانتی ہے اور جناب ابن عباس اور حضرت عائشہ اور بعض سلف سے متعہ کی حلیت مروی ہے۔

عائشہ اور اسماء نے متعہ کے جواز کا فتویٰ دیکر بچارے شیعوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے

ہمارے سنی بھائی جب مسئلہ متعہ پر اپنے جوش ایمانی کا اظہار فرماتے ہیں تو اس طرح گل ریزی گلشن کلام میں فرماتے ہیں کہ متعہ رنڈی بازی ہے متعہ بے شرمی اور بے غیرتی ہے متعہ بے حیائی ہے متعہ کنجر پنا ہے ہم شیعہ خیر البریہ ان فضلاء دیوبند و بریلی سے ان کی خدمت میں دونوں ہاتھ جوڑ کر نہایت ادب سے گزارش کرتے ہیں کہ متعہ کے جواز کا فتویٰ حضرت عائشہ نے بھی شیعوں کی طرح دیا ہے کیا وہ تمام صلواتیں جو متعہ کے بارے تم شیعوں کو ہدیہ کرتے ہو وہ حضرت عائشہ کی روح پرفتوح کو بھی پہنچیں گی یا نہیں نیز عائشہ کی بہن نبی کریم کی سالی اور حضرت ابوبکر کی سگی بیٹی نے متعہ خود کیا ہے اگر متعہ کرنا کنجروں کا کام ہے تو پھر ابوبکر کے بارے صحیح فیصلہ کرنا تمہارا اپنا کام ہے۔

ایک سنی عالم مسئلہ متعہ میں اپنے علم کو ظاہر فرماتا ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ذوالفقار حیدری صـ۱۲۳ از نبی بخش رسولگری

بن دیوث اوہ مرد ضروری جہناں غیرت نا ہی

جلسی آتش دوزخ اندر روز حشر دے تائیں

وچ خنزیراں انہاں لوکاں فرق نہ ہرگز کائی

دونوں نے بے غیرت پورے باہم سکے بھائی

نوٹ: متعہ کو حلال کہنے والے اس ملاں کی نگاہ میں مثل خنزیر ہیں۔

شیعہ عالم تنگ آ کر سنی عالم کو متعہ کے بارے جواب دیتا ہے۔

اہل شیع کی مایہ ناز کتاب ذوالفقار صفدری صـ۱۴۳-۱۴۴ از بابا عنایت علی سیالکوٹی

نہ کر تو بکواس زیادہ کر کجھ خوف خدا دا

وانگ معاویہ گالیاں جیویں ہریوں جنگ آمادہ

شیعاں نوں خنزیر بناویں ایس متعہ دے پاروں

قائل کل امام تساڈے ڈر ہیچ سرکاروں

جھیڑی جلد تاریخ کا طبری حاشیے اوتے آیا

اک سو پینٹھ ۱۶۵ صفحے دے اتے مسعودی لکھوایا

اسماء بیٹی ابوبکر دی دل اُسدا للچایا

منت اُتے سماجت کر کے سکر زبیر بلایا

نال زبیر متعہ جا کیتا ابوبکر دی جائی

ہویا شوق دِلے دا پورا کلیری اگ بجھائی

معاویہ نے ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ناجائز حالت میں پکڑ کر چھوڑ دیا

معاویہ کی اس غیرت پر وکلاء صحابہ کا ہمیشہ سر فخر سے بلند رہے گا

اہل سنت کی معتبر کتاب المستطرف ج ا ص ۱۹۰ ب ۴۲ م شہاب الدین۔

اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۱۸۲ ج ۲ ذکر فیل م کمال الدین دمیری۔

اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات ص ۲۳۲ ج ۲ الحد ۱۲ الراغب اصفہانی۔

حیوۃ الحیوان کی عبارت طرطوشی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زمانہ معاویہ میں شہر دمشق میں ہاتھی آیا اور اہل دمشق نے پہلے ہاتھی نہیں دیکھا ہوا تھا۔ پس لوگ اس کو دیکھنے کے لیے گھروں سے نکلے اور حضرت معاویہ بھی اپنے محل کی چھت پر چڑھ کر ہاتھی کا تماشہ دیکھنے لگے۔ اسی دوران انہوں نے اپنے محل میں کسی طرح ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ناجائز حالت میں دیکھ لیا۔ فوراً اتر آئے اور اس حجرہ کے در پہ آکر اس مرد کو پکڑ لیا اور اس سے پوچھا کہ میرے حرم میں آکر میری بیوی سے اس طرح اس چیز پر آپ کو کس طرح جرأت ہوئی ہے اس نے کہا حلمك یا امیر المؤمنین حملنی علی ذالك کہ جناب کے علم اور حوصلہ نے مجھے اس کی جرأت دلائی ہے۔ پھر معاویہ نے اس کو معاف کر دیا۔

نوٹ: وکلاء صحابہ مسئلہ متعہ کے بارے بیچارے شیعوں کو بے غیرت اور بے شرم ہونے کے تحفے دیتے ہیں مگر ہم شیعہ خیر البریہ اپنے ان غیور بھائیوں کو بی بی اسماء بنت ابی بکر کے متعہ کا واسطہ دیگر عرض کرتے ہیں شیعہ جلیبا بھی ہو مگر تمہارے خلیفہ معاویہ کا غیرت میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہاتھی کا تماشا اور غیرت معاویہ زندہ باد

فقہ علمائے سپاہ صحابہ میں متعہ کی مذمت اور زنا کی فضیلت

اس شرف سے ہمیشہ علماء دیوبند کا سر فخر سے بلند رہیگا

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ا ص ۲۵۶ الحد الثامن راغب اصفہانی

قال قد امد اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشھوۃ ونشاط فیخرج الولد کاملا وما یکون عن حلال فعن تصنع الرجل الی المرأۃ

ترجمہ: امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت قدامہ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جو حلال طریقہ سے اولاد ہوتی ہے وہ اس خوبی سے محروم ہے۔

وکلاء صحابہ آنکھیں کھولیں اور اپنی کتابوں میں زنا کے فضائل پڑھیں

ارباب انصاف، وکلاء صحابہ کو اپنے علم پر بہت ہی غرور ہے اور مسئلہ متعہ پر ان کی تحقیقات ان کے اپنے گمان میں مایہ ناز ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ ان کی خدمت میں اسماء بنت ابی بکر کے متعہ کا اور امیر معاویہ کی غیرت کا واسطہ دیکر نہایت ادب سے گزارش کرتے ہیں کہ تم ترقی پذیر قوم ہو آپ کو بالکل متعہ نہیں کرنا چاہیئے آپ کو اپنے امام صاحب قدامہ کی تحقیق کو چوم کر آنکھوں پر رکھنا چاہیئے کیوں کہ اس تحقیق نے تمہارے دشمن رافضی کو شکست دی ہے وہ بیچارا متعہ کو لیے پھرتا ہے آپ کے مذہب میں تو زنا کی وہ شان ہے جو رافضی اپنے مذہب میں نکاح کی نہیں دکھا سکتا۔

وکلاء صحابہ کی مایہ ناز تحقیق کہ متعہ سے بچے بدھو اور زنا سے بچے عقل مند اور سیاست دان پیدا ہوتے ہیں اور اس تحقیق پر عالم اسلام کو فخر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب بحث از استقصا۔ الانعام ص ۱۵۱ ۸ قال اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشھوتہ ونشاطہ فیخرج الولد کاملا وما یکون من الحلال فمن تصنع الرجل الی المرأۃ و لھذا کان عمرو بن العاص ومعاویۃ بن ابی سفیان من دھاۃ الناس۔

ترجمہ: امام اہل سنت قطب الدین محمد بن مسعود بن مصلح الشیرازی کہ جس نے ۷۱۰ھ میں ۷۶ سال کی عمر میں شہر تبریز میں وفات پائی ہے اس وکلاء صحابہ کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ زنا کرنے والا پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے جو اولاد حلال طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے اس کے حاصل کرنے میں یہ جوش خروش نہیں ہوتا اسی لیے حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص سیاست دان لوگوں میں سے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف جن وکلاء صحابہ نے زنا کے فضائل بیان فرمائے ہیں ان کو ہم جناب اسماء بنت ابی بکر کے متعہ کا اور امیر معاویہ کی غیرت کا واسطہ دے کر دعوت انصاف دیتے ہیں کہ متعہ ابتداء اسلام میں بقول علماء اہل سنت جائز تھا اور متعہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے اور یہ نکاح متعہ بقول صحابہ کرام منسوخ بھی نہیں ہوا اور جناب ابی بکر کی دونوں نامور بیٹیاں حضرت اسماء اور حضرت عائشہ نکاح متعہ کو زندگی بھر حلال سمجھتی رہی ہیں۔

وکلاء صحابہ کا عقیدہ کہ زنا سے ہونے والا بچہ امامت اور خلافت کے درجہ کو پا سکتا ہے۔ اگر میرا حوالہ غلط ہو تو کسی چوراہے میں مجھے کھڑا کر کے گولی مار دی جائے

اہل سنت کی معتبر کتاب التوضیح والتلویح صفحہ ۲۸۸ فصل فی الامن الحکمیات وقد شاہد ولد الزنا اصلح من ولد الرشدۃ فی امر الدین والدنیا فیکون دلیلا علی ان الحدیث لیس علی عمومہ ولھذا یستحق ولد الزنا جمیع الکرامات التی یستحقھا ولد الرشدۃ من قبول عبادتہ وشھادتہ وقضائہ وامامتہ وغیر ذالک۔

ترجمہ: امام اہل سنت علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ دین اور دنیا کے معاملات میں اولاد حلالی سے اولاد حرام میں زیادہ صلاحیت ہے۔ اور اسی لیے جن جن درجات پر اولاد حلال فائض ہو سکتی ہے وہ درجات اولاد حرام کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً حرامی کی عبادت اور گواہی قبول ہے اور حرامی کا قاضی ہونا اور امام ہونا بھی صحیح ہے وغیر ذالک۔ اس جملہ میں خلافت نبوت کی گنجائش بھی ہے۔

نوٹ: جو علماء کرام واجب الاحترام عمر بھر کی زبان نکال کر بیچارے شیعوں کو کوستے ہیں اور انکو یہ طعنہ دیتے ہیں کہ ان کی کتب میں متعہ کی یہ فضیلت لکھی ہے کہ ایک مرتبہ متعہ کرنے سے آدمی حضرت حسنؑ کے درجہ کو پا لیتا ہے اور دو مرتبہ کرنے سے حضرت حسینؑ کے درجہ کو پا لیتا ہے جوابا عرض ہے کہ سنی مذہب کی کتب میں یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی بچہ زنا سے پیدا ہو تو امامت اور خلافت کے درجہ کو پا سکتا ہے اور ابوبکر بھی تو سنی مذہب کے امام ہی تھے۔ پس ولد الزنا جب امام ہو سکتا ہے تو ابوبکر کے درجہ کو پا سکتا ہے

متعہ کے حلال ہونے کی تیسری دلیل حضرت عمر کا یہ اعلان ہے کہ متعتان زمانہ رسالت میں حلال تھے: اس اعلان نے وکلاء صحابہ کو سر کے بل پھینکا ہے

1: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۷ ج ۲ النساء پ ۵
2: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۹۳ ج ۸ باب المتعہ
3: اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ص ۱۵۲ ج ۲ الجصاص
4: اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۲۱۴ الجلد ۱۲
5: اہل سنت کی معتبر کتاب المبسوط ص شمس الائمہ سرخسی
6: اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ ص ۲۰۶ ج ۷ ب المتعہ
7: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۲۹۴ ج ۳ ذکر مطاعن عمر
8: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تجرید قوشجی ص ۴۰۸ ذکر مطاعن عمر
9: اہل سنت کی معتبر کتاب ابکار الاذکار منقول از تشئید المطاعن ص ۱۹۸۴

10: اہل سنت کی معتبر کتاب تشئید القواعد از تشئید المطاعن ص ۱۸۸۴
11: اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۰۵ ج ۲ لابن قیم
12: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ص ۱۰۴ ج ۳ النساء

کنز العمال کی عبادت ج ۸ ص ۲۹۳ عن ابی قلابہ ان عمر قال متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ انا انہی عنہما و اضرب فیہما

ترجمہ: ابی قلابہ سے روایت ہے کہ جناب عمر نے کہا تھا کہ نبی کریم کے زمانہ میں دو متعہ تھے اور میں انسے منع کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔

احکام القرآن کی عبادت روی ان عمر قال فی خطبتہ متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ انا انہی عنہما و اعاقب علیہما

ترجمہ: جناب نے عمر نے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو متعہ تھے۔ اور میں ان سے منع کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔

سنن الکبریٰ کی عبادت ص ۲۰۶ قال عمر و انہما کانتا متعتان علی عہد رسول اللہ و انا انہی عنہما و اعاقب علیہما۔

عمر نے کہا کہ دو متعے زمانہ رسالت میں تھے اور میں انکو منع کرتا ہوں

وکیل صفائی کا اپنے تحفہ مسردقہ میں عمر کی خاطر جھوٹ بولنا

شاہ عبد العزیز عمر صاحب کے وکیل صفائی اپنے تحفہ مسروقہ باب مطاعن عمر طعن ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ کلام عمر میں یہ ثابت نہیں ہے کہ زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا بلکہ یہ ثابت ہے کہ متعہ تھا۔

جواب ملاحظہ ہو ہمارے مولیٰ علیؑ کی کرامت ہے کہ جس ملاں نے مذہب شیعہ کے خلاف عوعو کی ہے وہ اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل ہوا ہے۔ ابن قیم نے زاد المعاد ج ۲ ص ۲۰۵ میں اعتراف کیا ہے کہ متعہ رسول اللہؐ نے نہیں بلکہ عمر نے منع کیا ہے اور اس جگہ اس سنی عالم ابن قیم نے اپنی سنی برادری کو خوب دبایا ہے۔ شیعہ مناظرین کو تاکید کی جاتی ہے کہ زاد المعاد کو ضرور دیکھیں

بقول رازی عمر کا اقرار کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھا میں منع کرتا ہوں

تفسیر کبیر کی عبارت روی ان عمر قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما متعۃ النساء والحج

روایت ہے کہ منبر پر جناب عمر نے فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو متعے حکم شریعت اور حلال تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

پھر رازی اس عبارت کے بعد لکھتے ہیں کلام عمر الا ان یقال کان مرادہ ان المتعۃ کانت مباحۃ فی زمن رسول اللہ وانا انہی عنہما۔

کہ کلام عمر میں صرف یہ احتمال ہے کہ انہوں نے کہا کہ زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا اور میں اس حلال کو منع کرتا ہوں۔

اعتراض قول عمر کہ میں متعہ کو منع کرتا ہوں، یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

جواب قول عمر متعہ میں منع کرتا ہوں روایت صحیح ہے ثابت ہے۔

مبسوط سرخسی کی عبارت وقد صح ان عمر نہی الناس عن المتعہ فقال متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہما

یہ روایت صحیح ہے کہ عمر صاحب نے لوگوں کو متعہ سے منع کیا اور فرمایا کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

المحاضرات کی عبارت ان الخبر الصحیح قد اتی انہ صعد المنبر وقال خبر صحیح آئی ہے کہ جناب عمر نے منبر پر چڑھ کر اعلان کیا کہ رسول اللہ نے تمہارے لئے متعتان حلال کیئے تھے اور میں حرام کرتا ہوں

عمر کے اس اعلان سے کہ زمانہ رسالت میں تین چیزیں حلال تھیں اور میں انکو حرام کرتا ہوں متعہ کا حلال ہونا ثابت ہوا ہے اور مخالف رسول ہوا ہے

شرح تجرید کی عبارت منہا انہ حرم المتعتین فانہ صعد المنبر وقال ایہا الناس ثلث کن علی عہد رسول اللہ انا انہی عنہن و احرمہن واعاقب علیہن وھی متعۃ النساء و متعۃ الحج وحی علی خیر العمل ۔۔۔ بان ذالک لیس مما یوجب قدحا فیہ فان مخالفۃ المجتہد لغیرہ فی المسائل الاجتہادیہ لیس ببدع

ترجمہ: علاؤ الدین علی بن محمد قوشجی فرماتے ہیں، کہ مطاعن عمر میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے منبر پر چڑھ کر اعلان کیا کہ زمانہ رسالت میں تین چیزیں حلال تھیں اور میں انکو حرام کرتا ہوں اور ان سے منع کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دونگا اور وہ تین یہ ہیں متعہ النساء اور متعہ الحج اور حی علی خیر العمل اور انکا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں عمر میں نقص پیدا نہیں کرتی کیونکہ ایک مجتہد کا دوسرے سے اختلاف مسائل اجتہادیہ میں اس مجتہد میں نقص کا باعث نہیں ہے۔

شرح مقاصد کی عبارت روی عن عمر ثلث کن علی عہد النبی انا انہی عنہن واحرمہن ۔۔۔ والجواب ان ہذہ مسائل اجتہادیہ

ملا تفتازانی بھی لکھتا ہے کہ عمر نے متعہ کو حلال مانا اور پھر حرام کیا ہے

تشیید القواعد کی عبارت ومنہا انہ حرم المتعتین فانہ صعد المنبر وقال ایہا الناس ثلث کن فی عہد رسول اللہ انا انہی عنہن واحرمہن واعاقب علیہن اعنی متعۃ النساء وحی علی خیر العمل

ترجمہ: شمس الدین محمود بن عبدالرحمٰن بن احمد اصفہانی نے بھی اپنی تشیید میں اعتراف کیا ہے کہ عمر نے نبی کریمؐ کے زمانہ کے تین حلال حرام کئے تھے متعہ اور حی علیٰ خیر العمل اور جواب میں عمر کو مجتہد ظاہر فرما کر جان چھڑائی ہے اور ابوالحسن آمدی نے بھی اپنی کتاب ابکار الافکار میں یہی رونا رویا ہے کہ عمر مجتہد تھا اور ایک مجتہد دوسرے سے اختلاف کر سکتا ہے۔

متعہ کی حلیت کو خدا نے عمر کی زبان سے ثابت کروایا ہے

ارباب انصاف وکلاء صحابہ کی کتابوں کی عبارات کو پیش کر کے ہم عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ جناب عمر نے خود اقرار فرمایا ہے کہ دو متعے زمانہ رسالت میں حلال تھیں اور میں انکو منع کرتا ہوں نیز تین چیزیں زمانہ رسالت میں حلال تھیں۔ اور میں ان کو منع اور حرام کرتا ہوں اور ان پر عمل کرنے والے کو سزا دوں گا اور ان دو اور تین میں عمر نے متعۃ النساء کو شمار کیا ہے۔ اور جناب عمر نے یہ نہیں فرمایا کہ اس متعۃ النساء سے نبی کریم نے منع فرمایا ہے بلکہ منع کی نسبت تقدیم مسند الیہ کے ذریعہ اپنی طرف دی ہے کہ انا انھیٰ عنھما میں منع کرتا ہوں۔

حضرت عمر کے اس مذکورہ بیان سے زمانہ رسالت میں متعہ کا حلال ہونا ثابت ہوتا ہے اور ہمارا مدعیٰ بھی یہی ہے کہ متعہ حلال ہے اور جناب عمر کا منع کرنا یہ کام انکا فعل حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور بدعت ہے ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول نے حلال کیا تھا وہ اس کو منع اور حرام کرتے۔ گویا جناب عمر نے مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول کی نافرمانی کی ہے اور اس آیت کی زد میں آ گئے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون

وکلاء صحابہ کے مسئلہ متعہ میں عمر کی صفائی میں بھانت بھانت کے عذر

اور شیعان علیؑ کی طرف سے میزان سچائی پر تلے ہوئے جوابات

وکلاء صحابہ کا پہلا عذر

علامہ تفتازانی وغیرہ نے عمر کی صفائی میں یہ رونا بھی رویا ہے کہ بے شک زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا مگر حضرت عمر بھی مجتہد تھے۔ اور ان کو اختلاف کا حق تھا۔

شیعان علی کا جواب

۱۔ حضرت عمر کو مجتہد کہنا اجتہاد کی توہین ہے کیونکہ کتاب اہل سنت تفسیر در منثور جلد میں لکھا ہے کہ جناب عمر نے بڑی مشکل سے بارہ سال میں قرآن کی سورۃ بقرہ کو سیکھا تھا۔ اور خوشی میں اونٹ نحر کیا تھا۔ پس ایسا کند ذہن آدمی مجتہد نہیں ہو سکتا۔

۲۔ متعہ آیت قرآن اور رسول اللہ کے فرمان سے ثابت ہے اور عمر کا اجتہاد مقابل نص تھا اور یہ اجتہاد یقیناً باطل ہے۔

۳۔ عمر نے مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول خدا سے اختلاف کیا ہے۔ اور عمر کے مقابلہ میں رسول اللہ کو مجتہد کہنا بے ادبی ہے۔ خلاصہ عمر نے متعہ کو خود حرام کیا ہے اور اس آیت کی زد میں آ گیا ہے۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون

۴: تفتازانی وغیرہ کو یہ جرأت نہیں ہو سکی کہ وہ قول عمر متعتان ... سے انکار کر سکیں اس سے معلوم ہوا کہ جناب عمر کی یہ عبارت کہ متعہ حلال تھا اور میں منع کرتا ہوں یہ امر یقینی ہے۔ اور حضرت عمر کا یہ فیصلہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور ایسا آدمی اس قابل نہیں ہے کہ اس کو صحیح خلیفہ تسلیم کیا جائے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں صاف صاف لفظوں میں جناب عمر کا اقرار کہ متعتان زمانہ رسالت میں تھے اور امام احمد کی گواہی

۱: اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل صفحہ ۳۱۳ جلد ۱ حدیث ۳۶۹

۲: اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء صفحہ ۳۸۲ جلد ۲ کتاب الحج من فقہ عمر

مسند احمد کی عبارت

فی مسند عمر بن خطاب فلما ولی عمر خطب الناس فقال ان القرآن هو القرآن وان رسول الله هو الرسول وانهما كانا متعتان على عهد رسول الله احدهما متعة الحج والاخرى متعة النساء

ترجمہ: جب عمر حاکم بنا تو اس نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ قرآن وہی قرآن ہے اور رسول خدا وہی رسول ہیں اور زمانہ رسالت میں دو متعہ تھے ایک متعہ الحج اور دوسرا متعۃ النساء

نوٹ: ہمارا مقصد اس روایت کے لکھنے سے یہ ہے کہ زمانہ رسالت میں متعۃ النساء کا حلال ہونا ثابت ہے۔ اور جو چیز زمانہ رسالت میں حلال ہے وہ تا قیامت حلال ہے۔ اور جناب عمر کا متعہ کو منع کرنا یہ قرآن پاک اور رسول پاک کے خلاف بغاوت ہے۔ اور حق تعالیٰ کا نازل کردہ حکم کی صاف صاف مخالفت ہے اور اس طرح کی مخالفت سے آدمی ان آیات کی زد میں آجاتا ہے۔

۱: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون المائدہ ۴۴

۲: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون المائدہ ۴۵

۳: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون

وکلاء صحابہ کا عمر کی صفائی میں یہ عذر بھی ہے کہ مراد نہی ہے

علامہ تفتازانی اور کابلی نے انا انہی کی یہ تاویل کی ہے کہ مراد عمر کی یہ ہے کہ میں اظہار کرتا ہوں اس نہی کا جو نبی کریم نے متعہ سے فرمائی۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ کلام عمر سے یہ مطلب اہل زبان عربوں نے نہیں سمجھا تھا اور ثبوت پیش کرکے اہل اسلام کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں

قاضی یحییٰ نے فیصلہ دیا کہ متعہ سے نبی کریم نے نہیں بلکہ عمر نے روکا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات صفحہ ۲۱۴ جلد ۲ الحد ۱۲

قاضی یحییٰ نے بصرہ میں ایک عرب شیخ سے پوچھا کہ جواز متعہ میں تو نے کس کی پیروی فرمائی ہے اس نے کہا حضرت عمر کی پیروی کی ہے۔

قاضی نے کہا وہ کس طرح؟ جناب عمر تو متعہ کے سخت مخالف تھے۔ عرب نے کہا۔ لان الخبر الصحيح قد اتى انه صعد المنبر فقال ان الله ورسوله احلا لكم متعتين واني احرمهما عليكم واعاقب عليهما فقبلنا شهادته ولم نقبل تحريمه۔ کہ خبر صحیح آئی ہے کہ عمر نے منبر پر یہ اعلان فرمایا تھا کہ اے بندگان خدا تحقیق خدا اور رسول نے تمہارے لیے دو متعہ حلال کیے تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں اور نہ رکنے والے کو سزا دوں گا۔ پس متعہ کے حلال ہونے کے بارے میں ہم ان کی گواہی کو قبول کرتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے جو حرمت متعہ کا آرڈر دیا اس کو ہم قبول نہیں کرتے۔

نوٹ: راغب اصفہانی اور قاضی یحییٰ بن اکثم کا اس واقعہ کے بارے خاموشی اختیار کرنا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ شیخ بصری کا فیصلہ درست ہے۔

وکلاء صحابہ کے اظہار نہی والے عذر کو حضرت عمر نے خود بھی جھٹلایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۲۳ جلد ۵ سنہ ۱۴۳

اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ۔ از تشئید المطاعن صفحہ ۱۱۳۴

تاریخ طبری کی عبارت | عمران بن سوادہ لیثی بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر سے کہا کہ عابت علیک رعیتک اربعا

کہ چار چیزوں کے بارے آپکی رعیت نے تمہارے لیے عیب لگایا ہے عمر نے کہا انکو بیان کرو۔ میں نے ان چار میں ان کو یہ بھی بتایا کہ

وذکروا انک حرمت متعۃ النساء وقد کانت رخصۃ من اللہ نستمتع بقبضۃ وان رسول اللہ قد احلها فی زمان ضرورۃ ورجع الناس فی السعۃ ثم لم اعلم احدا من المسلمین عاد الیها ولا عمل بها فالآن من شاء نکح بقبضۃ ورنح۔

کہ لوگ ذکر کرتے ہیں کہ تم نے متعۃ النساء کو حرام کیا ہے اور متعہ اللہ کی طرف سے اجازت تھی اور ہم مٹھی بھر کھجور دے کر متعہ کرتے تھے۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول پاک نے زمانہ مجبوری میں متعہ کی اجازت دی تھی، اور اب لوگ زمانہ خوشحالی میں ہیں۔ پھر مجھے معلوم نہیں ہے کہ کسی نے مسلمانوں میں سے اس متعہ کی طرف رجوع کیا ہو یا عمل کیا ہو اور اب جو چاہے مٹھی بھر کھجور یا آٹا دیکر متعہ کر سکتا ہے۔

نوٹ: اس قول عمر سے معلوم ہوا کہ انکا عقیدہ یہ تھا کہ نبی کریم نے متعہ سے منع نہیں فرمایا ورنہ یہ کہنا کہ اب جس کا جی چاہے متعہ کرے فرمان رسالت سے بغاوت ہے۔

حضرت عمر کی طرف سے اظہار نہی والے عذر کو خود وکلاء صحابہ نے جھٹلا کر حضرت عمر کی شریعت پاک کے خلاف بغاوت کی تصدیق کر دی

زاد المعاد کی بغاوت | صفحہ ۲۰۵ جلد ۲ فان قیل۔ اگر یہ کہا جائے کہ جو روایت مسلم میں جابر کی آئی ہے کہ ہم زمانہ رسالت میں مٹھی بھر آٹا یا کھجور دیکر متعہ کرتے تھے اور اسی طرح زمانہ ابوبکر میں بھی ہم متعہ کرتے تھے حتی کہ عمرو بن حریث کے کیس میں خلیفہ عمر نے متعہ کو منع کر دیا اور یہ بات ثابت ہے کہ عمر نے اعلان کیا متعتان کانتا علی عهد رسول اللہ انا انهی عنهما متعۃ النساء و متعۃ الحج۔

کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں انکو منع کرتا ہوں ابن قیم کہتا ہے کہ اگر متعہ کو حرام سمجھنے والوں پر یہ اعتراض مذکورہ کیا جائے تو کیا بنے گا۔ پھر خود ہی جواب دیتا ہے۔

وکیل صحابہ کا اقرار کہ متعہ رسول اللہ نے منع نہیں کیا بلکہ خود عمر نے منع کیا

زاد المعاد کی عبارۃ | صفحہ ۲۰۵ جلد ۲ قیل الناس فیها طائفتان طائفۃ تقول ان عمر هو الذی حرمها و نهی عنهما وقد امر رسول اللہ باتباع ما سنہ الخلفاء الراشدون ولم یری هذہ الطائفۃ تصحیح حدیث سبرہ بن معبد فی تحریم المتعۃ عام الفتح فانه من روایۃ عبد الملک بن الربیع بن سبرہ عن ابیه عن جدہ وقد تکلم فیه ابن معین ولم یر البخاری اخراج حدیثه فی صحیحه مع شدۃ

الحاجۃ الیہ وکونہ اصلا من اصول الاسلام ولو صح عنہ لم یصبر عن اخراجہ والاحتجاج بہ

ترجمہ: دکلا صحابہ کے دو ٹولے ہیں ایک ٹولہ یہ کہتا ہے کہ متعہ عمر نے خود حرام کیا تھا اور خود عمر نے متعہ سے نہی فرمائی اور رسول پاک نے آرڈر دیا ہے کہ ان کے خلفاء کی پیروی کی جائے اور اس ٹولہ کے نزدیک فتح مکہ کے وقت متعہ کو حرام جاننے والی روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ روایت عبد الملک بن ربیع بن سبرہ کی اپنے باپ دادا سے ہے۔ اور اس کے ثقہ ہونے میں ابن معین نے کلام کیا ہے اور اس کو امام بخاری نے اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کی حدیث کو اپنی صحیح میں درج کریں جبکہ اس حدیث کی ضرورت بھی شدید تھی اور اپنی کتاب بھی اصل ہے اصول اسلام میں سے اور تحریم متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری ضرور اس کو دلیل بناتے

اگر تحریم متعہ نبی کریمؐ نے کیا ہوتا تو عمر صاحب انا انہی کیوں کہتا

زاد المعاد کی عبارت | بیچ۲۲۳ ولو صح کیف عمر انہا کانت علی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہا واعاقب علیہما بل کان یقول انہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمہا ونہی عنہا۔

ترجمہ: اگر متعہ کو حرام جاننے والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمر یوں نہ کہتے کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھا اور میں اس سے نہی کرتا ہوں اور متعہ کرنے والے کو سزا دوں گا بلکہ جناب عمر یہ کہتے کہ متعہ نبی کریمؐ نے حرام کیا ہے اور آنجناب نے اس سے نہی فرمائی۔

اگر متعہ عہد رسالت میں حرام کر دیا گیا ہوتا تو ابوبکر کے زمانہ میں اصحاب متعہ نہ کرتے

زاد المعاد کی عبارت | ولو صح لم تفعل علی عہد الصدیق وہو عہد خلافۃ النبوۃ

اگر متعہ کا زمانہ رسالت میں منع ہو جانا صحیح تھا۔ تو پھر یہ متعہ زمانہ ابوبکر میں اصحاب نے کیوں کیا جبکہ ابوبکر کا زمانہ خلافت نبوت کا زمانہ ہے۔

دکلا صحابہ کو دیانت و انصاف کے واسطہ سے دعوت فکر

امام اہل سنت فخر الدین رازی نے اپنی کتاب ترجیح مذہب شافعی میں لکھا ہے تخصیص الشی بالذکر یدل علی نفی الحکم عما عداہ کہ ایک شی کو بالخصوص ذکر کرنا دلالت کرتا ہے کہ ما عداہ سے حکم کی نفی ہے۔

شیعان علی یہ کہتے ہیں کہ عمر نے نہی متعہ کو اپنے طرف نسبت دے کر اپنے ساتھ خاص کر لیا ہے اور انا انہی کے ذریعہ مسند الیہ کو مقدم کر کے اس تخصیص کو اور مضبوط کر دیا ہے۔ اور باوجود ضرورت اور حاجت کے عمر صاحب نے خدا اور رسول کے منع اور نہی کو ذکر نہیں فرمایا۔ اور بقول امام اہل سنت صاحب تحفہ مصروقہ شاہ عبد العزیز کے کہ حدیث کا بعض حصہ ذکر کرنا یہ چوری ہے پس ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ عمر کا خدا اور رسول کی نہی کو ذکر نہ کرنا یہ اس نے چوری کی ہے مگر وکیل عمر ابن قیم نے اپنی کتاب زاد المعاد میں ایسا بیان ارشاد فرمایا کہ جسے امت فاروقی کا قیامت تک سر شرم و ندامت سے جھکا رہے گا۔ اس وکیل عمر سے حق تعالیٰ نے ہم شیعوں کے حق میں گواہی لکھوا دی کہ متعہ خدا اور رسول نے منع نہیں کیا بلکہ بذات خود عمر نے منع کیا ہے اور یہ گواہی ہم شیعوں کی فتح عظیم ہے۔

متعہ حرام کرنیکے بعد عمر کی صحابہ کرام نے ٹھوک بجا کر مخالفت کی

یہ کہنا کہ صحابہ چپ رہے اور حرمت متعہ میں عمر کی کسی نے مخالفت نہیں کی یہ دعوی بالکل غلط ہے، حرمت متعہ کے مسئلہ میں جناب عمر کی مخالفت حضرت عبد اللہ بن عباس صحابی رسول نے کی ہے، اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے کی ہے اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے عمر کی مخالفت کی ہے بلکہ حرمت متعہ کے مسئلہ میں حوالہ گزر چکا ہے کہ عمر نے خود بھی اپنے آپکو جھٹلایا ہے اور منع کے بعد اجازت دی ہے۔

بالفرض اگر صحابہ خاموش بھی رہے ہیں تو انکی خاموشی انکی رضا کی دلیل نہیں ہے

اگرچہ صحابہ بالفرض خاموش رہے ہیں تو انکی اس خاموشی کی ایک ٹکہ بھی قیمت نہیں ہے کیونکہ کثرت سے صنم تثلیث کے پجاریوں کی حتمی اور ان کی خاموشی شیعوں کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی، کیونکہ حوالہ جات مذکور ہو چکے ہیں کہ اجماع سکوتی معتبر نہیں ہے۔ کتاب اہل سنت شرح منہاج بیضاوی میں صاف لکھا ہے، کبھی خاموشی خوف اور فتنہ کے باعث ہوتی ہے اور طبقات شافعیہ میں صاف لکھا ہے کہ ہر علم کو ظاہر نہیں کیا جاتا اور فتح الباری میں صاف لکھا ہے کہ نبی کریم کے علاوہ دینی مسائل میں خاموشی کسی کی حجت نہیں ہے اور امام اہل سنت ابن حزم نے محلی میں صاف لکھا ہے کہ خاموشی تقیہ کے باعث بھی ہو سکتی۔ خلاصہ ہم شیعوں کی بر فتح جبیں ہے کہ سنی علماء بچارے ہمارے سامنے مجبور ہو کر یہ اقرار کرتے ہیں کہ دینی مسائل میں خاموشی کی اگرچہ وہ صحابہ کی طرف سے کیوں نہ ہو انکی کوئی قیمت نہیں ہے۔

دلیل اہل سنت شاہ عبد العزیز کا فیصلہ کہ اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص باب ۷ امامت

و اجماع ظنی را مخالفت میتوان کرد مثل اجماع سکوتی۔

ترجمہ، اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے اور اسی طرح اجماع ظنی کی مخالفت بھی جائز ہے۔

۱۔ نوٹ: شاہ صاحب کے اس فیصلہ سے سکوت صحابہ والے عبارہ سے جواب ختم ہو گئی

۲: تحفہ اثنا عشریہ ص مطاعن عمر طعن ۷، میں شاہ صاحب وکالت عمر اس طرح بھی کرتے ہیں کہ عمر کے سامنے جس عورت نے حق مہر پر اعتراض کیا تھا اور عمر خاموش ہو گیا تھا۔ عمر اس لئے خاموش نہیں ہوا تھا کہ عورت کا اعتراض صحیح تھا بلکہ عمر اس لیے خاموش ہوا کہ وہ دوسرے صحابہ کو اجتہاد کی رغبت دلانا چاہتا تھا۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ عمر کے متعہ کو منع کرنے کے بعد صحابہ اس لیے خاموش ہو گئے تھے کہ وہ دوسرے لوگوں کو اجتہاد کی رغبت دلانا چاہتے تھے۔ اس لیے خاموش ہوئے کہ عمر کا فیصلہ صحیح تھا۔

قمر الدین سنی کا فیصلہ کہ جواب جاہلاں خاموشی ہوتی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب نور الکریمتین ص از تشیید المطاعن ص ۱۱۱

حضرت عمر کو حق مہر والے مسئلہ میں عورت کے جواب سے خاموشی اختیار فرمائی درحقیقت یہی سکوت اس ناقص العقل عورت کا جواب تھا۔

نوٹ: جواب جاہلاں خاموشی اسی کو کہتے ہیں۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن و سنت کو رد کرتے ہوئے جناب عمر نے متعہ کو حرام کیا اور صحابہ نے اس ناقص العقل کے سامنے خاموشی کو اس کا صحیح جواب قرار دیا۔

وکلا صحابہ کا عقیدہ کہ ظالم کے خوف سے انبیاء کیلئے اظہار کفر جائز ہے اور اس عقیدہ سے سنی مذہب کا سر فخر سے قیامت تک بلند رہیگا

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی ص ۹۸، از تشہید المطاعن ص ۱۹۰

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی نے شرح عقائد نجم الدین عمر بن محمد نسفی میں ذکر صفات عصمت انبیاء میں لکھا ہے کبیرہ اور صغیرہ گناہ کا صدور انبیاء سے منع کرتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ جوز وا اظہار الکفر تقیۃ کہ انہوں نے مقام تقیہ میں انبیاء کے لیے اظہار کفر کو جائز قرار دیا ہے۔

اسی شرح عقائد پر حاشیہ ہے فاضل خیالی کا اور اس میں لکھا ہے۔

تقیۃ ای خوفا.... پھر لکھا وفیہ بحث بجواز دفع خوف الہلاک فی لبعض الصور یا علام من اللہ ہے۔ کچھ لوگوں نے انبیاء کے لیے تقیہ کو ناجائز قرار دیا ہے فاضل خیالی نے انکے لیے لکھا ہے وفیہ بحث کہ عدم جواز تقیہ انبیاء کیلئے کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہلاکت کے خوف کو دور کرنا انبیاء کے لیے جائز ہے بعض صورتوں میں اعلام الہی ہے۔

نوٹ: شمس الدین احمد بن موسیٰ خیالی نے صاف اقرار کیا ہے کہ انبیاء اللہ کے لیے اظہار کفر جائز ہے۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے کہ بقول اہل سنت جب مقام تقیہ میں انبیاء کے لیے کفر جائز ہے تو صحابہ کرام کے لیے بھی کفر جائز ہے۔ پس بقول رازی کہ اگر فی الواقع متعہ حرام نہیں تھا صرف عمر نے حرام کیا ہے تو اس سے صحابہ کو خاموشی کی وجہ سے کفر لازم آتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس کفر کا اظہار تقیہ اور خوف کی وجہ سے کیا ہے اور یہ جائز ہے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں امام اہل سنت فخر الدین رازی نے بھی انبیاء کیلئے مقام تقیہ میں اظہار کفر کو جائز تسلیم فرمایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۴۴ آیۃ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی۔ انعام آیت ۷۶

ترجمہ: جب رات چھاگئی تو جناب ابراہیم نے ستاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ میرے رب ہیں۔ چونکہ یہ کلام کفریہ کلام ہے اور اعتراض وارد ہوتا ہے کہ نبی اللہ نے یہ کلام کفریہ کس طرح فرمایا تو حضرت امام رازی اس کے دفاع میں فرماتے ہیں۔ وکان علیہ السلام ماموراً بالدعوۃ الی اللہ کان بمنزلۃ المکرہ علی کلمۃ الکفر ومعلوم ان عند الاکراہ یجوز اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان قال اللہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان واذا جاز ذکر کلمۃ الکفر لمصلحۃ بقاء شخص واحد فان یجوز اظہار کلمۃ الکفر لتخلیص عالم من العقلاء عن الکفر والعقاب المؤبد کان ذالک اولی۔

ترجمہ: چونکہ حضرت ابراہیم کو حکم تھا کہ وہ تبلیغ کریں اور اس وقت تبلیغ موقوف تھی۔ اس بات پر کہ انکی کفار کی وقتی طور پر موافقت کی جائے پس حضرت ابراہیم گویا مانند اس شخص کے تھے جو مجبور ہو اظہار کلمہ کفر پر اور یہ بات معلوم ہے کہ وقت مجبوری زبان پہ کلمہ کفر کا اجرا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کی آیت ہے کہ جس کا دل مطمئن ہو وہ بوقت مجبوری اظہار کلمہ کفر کر سکتا ہے اور جب ایک شخص کی بقاء والی مصلحت کی خاطر اظہار

کلمہ کفر جائز ہے تو پھر اگر یہ فتویٰ دیا جائے کہ ایک پورے عالم عقلا کو کفر اور ہمیشہ کے عذاب سے بچانے کی خاطر اظہار کلمہ کفر جائز ہے تو یہ فتویٰ بہتر اور اولیٰ ہو گا۔

امام رازی نے انبیاء کیلئے بوقت مجبوری کلمہ کفر کو زبان پر لانا دوبارہ پھر تسلیم کر لیا

اہل سنت کی معتبر کتاب اسرار التنزیل ص از تشئید المطاعن صفحہ ۱۱۸

آیت: قال هذا ربی: فکان ذلک بمنزلة المکره علی کلمة الکفر وعند الاکراه یجوز اجراء کلمة الکفر علی اللسان قال الله الا من اکره وقلبه۔

ترجمہ: ستاروں کی طرف اشارہ کر کے فرمانا کہ یہ میرے رب ہیں، اس کلمہ کی حلیت جناب ابراہیم کے لیے اس لیے تھی کہ حق کی طرف دعوت دینے کیلئے انکے پاس اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ حضرت ابراہیم مثل اس شخص کے تھے جو کلمہ کفر کے کہنے پر مجبور ہو اور وقت مجبوری زبان پر کلمہ کفر کا جاری کرنا جائز ہے حق تعالیٰ قرآن میں فرماتا کہ جس کا دل مطمئن ہو اور وہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور ہو تو اس کو اجازت ہے۔

نوٹ: رازی کہتا ہے اگر متعہ فی الواقع حلال تھا اور عمر نے حرام کیا ہے تو صحابہ کرام نے خاموشی اختیار کر کے اس کی موافقت کیوں کی ہے اس طرح صحابہ کرام کا کفر لازم آتا ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں فخر الدین رازی کو خدا نے ہم شیعوں کے سامنے ذلیل فرمایا ہے اور وہ اس طرح کہ رازی نے بوقت مجبوری انبیاء کے لیے اظہار کفر کو جائز قرار دیا ہے۔ اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ عمر کے سامنے صحابہ کرام بھی مجبور تھے۔ اور اس مجبوری کی وجہ سے صحابہ کرام نے خاموشی اختیار فرما کر کفر کو اختیار کیا ہے اور اس میں کیا حرج جب مجبوری کے وقت انبیاء کفر اختیار کر سکتے ہیں۔ تو اصحاب کے لیے کیا رکاوٹ ہے۔

رازی کے علاوہ امام اہل سنت جلال الدین سیوطی نے بھی انبیاء کیلئے وقت مجبوری غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا اظہار کفر کرنا تسلیم کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۲۴ ج ۵ آیت وجاء رجل من اقصی المدینة سورۃ قصص پ ۲۰ ع ۵۔ اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم من السدی قال ذهب القبطی فافشی علیه ان موسی هو الذی قتل الرجل فطلبه فرعون اخذتک فخرج منه خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظالمین فلما اخذ فی بنیات الطریق جاءه ملک علی فرس بیده عنزة فلما راه موسی سجد له من الفرق قال لا تسجد لی ولکن اتبعنی فاتبعه وهدی نحو مدین ملخص۔

ترجمہ: اہل سنت کے کئی عدد اماموں نے یہ روایت کی ہے جب قبطی نے جا کر پراپیگنڈہ کیا کہ موسیٰ ہی نے اس مرد کو قتل کیا ہے پس فرعون نے حکم دیا کہ موسیٰ کو تلاش کرو اور اس کو گرفتار کرو اس نے ہمارے آدمی کو مارا ہے اس کاروائی کے وقت ایک آدمی آیا اور جناب موسیٰ کو بتایا کہ یہ قبطی لوگ مشورہ کر رہے ہیں کہ آپکو قتل کر دیں پس آپ یہاں سے نکل جائیں کہیں چلے جائیں۔ میں آپکو نصیحت کرنے والے لوگوں سے ہوں جناب موسیٰ ظالموں کے ظلم سے نجات کی رب تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے روانہ ہوئے راستہ میں ان کے پاس ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار ہاتھ میں نیزہ لیے ہوئے آیا پس جب حضرت موسیٰ نے اس کو دیکھا تو ڈر کے مارے اس کے سامنے سجدہ کرنے لگے بادشاہ نے کہا کہ مجھے سجدہ نہ کرو آؤ میں تم کو مدائن کا راستہ بتاؤں اور موسیٰ کو مدین کی راہ پر لگایا۔

سنی علمائے کے عقیدہ میں اگر انبیاء بوقت مجبوری کفر کر سکتے ہیں

تو متعہ کے بارے میں عمر کے سامنے تقیہ کرتے ہوئے اصحاب بھی کفر کر سکتے ہیں

جناب عمر نے خدا اور رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے حرمتہ متعہ کا اعلان فرمایا۔
وکلاء نے عمر کی یہ صفائی دی کہ اگر اعلان عمر غلط تھا تو اصحاب خاموش کیوں رہے۔ ہم نے وکلاء عمر کو دو جواب دیئے پہلا کہ اصحاب خاموش نہیں رہے عبداللہ بن عباس صحابی نے عمر کی ٹھوک بجا کر مخالفت کی ہے۔ اور عمران بن حصین صحابی اور جابر بن عبداللہ صحابی نے بھی اور ابوبکر کی بیٹی اسماء نے بھی اور اس وقت کے بے شمار لوگوں نے عمر کی مسئلہ متعہ میں مخالفت کی ہے۔

دوسرا جواب: چلو جی فرض کر لیا کہ اصحاب خاموش رہے ہیں مگر اس سکوت سے عمر کی غلطی کی صفائی نہیں ہو سکتی کیونکہ اہل سنت علماء کا امام رازی اور سیوطی وغیرہ کا عقیدہ ہے کہ ظالموں کے ڈر سے انبیاء اللہ کلمہ کفر کا اظہار کر سکتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جب انبیاء تقیہ کر سکتے ہیں تو اسی طرح اصحاب بھی عمر جیسے آمر اور جابر کے سامنے اس کے خوف سے مسئلہ متعہ میں چپ رہ سکتے ہیں۔ اور اگر اصحاب کا چپ رہنا بقول رازی کے کفر تھا تو ہم کہتے ہیں کہ بقول رازی کے حوالے گزر چکا ہے کہ جس طرح مقام تقیہ اور خوف میں انبیاء کے لیے اظہار کفر جائز تھا اسی طرح صحابہ کرام کے لیے بھی تقیہ اور خوف کے باعث جناب عمر کے سامنے اظہار کفر جائز تھا۔ کیونکہ صحابہ کرام کوئی بڑی ماں کے بیٹے تو نہ تھے

جب حضرت عمر نے حکم قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع کیا تو اصحاب کو ڈرایا تھا کہ جس نے حکومت کی مخالفت کی اسکو قتل کیا جائے گا

۱: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۴/۳ النساء آیت متعہ
۲: اہل سنت کی معتبر کتاب نہایۃ العقول ص ازامام رازی۔
۳: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۸ ص ۲۹۳ کتاب النکاح
۴: اہل سنت کی معتبر کتاب مرأۃ الزمان لابن جوزی

تفسیر کبیر کی عبارت	روی ان عمر قال لا اوتی برجل نکح امراۃ الی اجل الا رجمتہ۔

ترجمہ: روایت میں آیا ہے کہ عمر نے کہا تھا کہ جب بھی کسی نے متعہ کیا اور اس کو میرے پاس لایا گیا تو میں اسکو سنگسار سے قتل کروں گا۔
کنز العمال میں بھی اسی طرح لکھا کہ ابن عمر نے گواہی دی ہے کہ عمر نے کہا تھا کہ جو متعہ میں پکڑا گیا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

نوٹ: جناب عمر ایک جابر اور آمر حکمران تھے۔ اور اپنی حکومت کے مخالفوں کو کچلنے میں بہت تیز تھے۔ جب ابوبکر نے اپنے بعد عمر کو اپنا ولی عہد بنانے میں خفیہ سازش کی تو اصحاب بھڑک اٹھے تھے اور ابوبکر کو کہا تھا کہ تو خدا کو کیا جواب دے گا کہ عمر کو تو نے ہم پر مسلط کر دیا۔ عمر اپنی حکومت منوانے کے لیے رسول کے دروازے پر آگ اور لکڑیاں بھی لایا تھا پس بیچارے اکثر اصحاب عمر کے ڈر سے مسئلہ متعہ میں چپ رہے اور تقیہ کر کے زندگی کے دن پورے کرتے رہے۔

سکوت صحابہ کے موقف کو خود اہل سنت علماء نے اپنی تحقیقات کی گولہ باری سے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے

1: اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات فقہائے شافعیہ ج۲ ص۲۴ مؤلف تاج الدین عبدالوہاب السبکی، ذکر اسحق بن راہویہ
2: اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاسرار شرح منار — از تشیید المطاعن مؤلف قوام علاء بن محمد بن محمد احمد الکاکی۔
3: اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الاسرار شرح اصول بزدوی مؤلف عبدالعزیز بن احمد بن محمد البخاری از تشیید المطاعن ص۱۰۹

طبقات شافعیہ کی عبارت رب سکوت ابلغ من نطق کتنے سکوت اور خاموشیاں ہیں کہ جن میں بولنے سے بلاغت زیادہ پائی جاتی ہے۔

کشف الاسرار کی عبارت فاعرض عن جوابہم امتثالاً بقولہ تعالیٰ و اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ۔ نبی کریمؐ نے ابن زبعریٰ کو جواب دینے سے خاموشی اس آیت کی روشنی میں فرمائی تھی کہ جب وہ نیک لوگ لغو اور فضول بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض اور منہ پھیر لیتے ہیں۔
نوٹ: عمر کے متعہ کو حرام کرنے کے بعد اصحاب اس لیے خاموش رہے کہ انہوں نے جناب عمر کے لغو اور فضول کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا جس طرح نبی کریمؐ نے ابن زبعری کے کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا تھا۔ کیونکہ کتنی خاموشیاں ہیں جو بولنے سے زیادہ بلیغ اور بہتر ہیں۔

جب کاذباً آثماً غادراً خائناً کی حضرت عمر گردان پڑھ رہے تھے اس وقت بھی حضرت علی خاموش رہے تھے اس سکوت کے بارے کیا خیال ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج۲ ص۹۱ باب الفئ
عن عمر... فرأیتماہ کاذباً آثماً غادراً خائناً... فرأیتمانی کذالک،
جناب عمر نے حضرت علیؑ سے کہا تھا کہ تم اور عباس دونوں جناب ابوبکر کو اور مجھ بندہ مسکین کو جھوٹا اور گنہ گار اور دھوکا باز اور خیانت کار سمجھتے ہو اور جناب امیر نے یہ کلام عمر سن کر خاموش رہے تھے۔
نوٹ: ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ متعہ میں اگر جناب امیر کی خاموشی سے صداقت عمر ثابت کی جا سکتی ہے تو حضرت امیر جناب عمر کی مذکورہ گردان پڑھتے وقت بھی خاموش رہے تھے پس اس خاموشی سے بھی عمر کی صداقت لازم آئی اور اس صداقت سے مذکورہ کلام میں جو القاب کاذب وغیرہ ہیں انکا مصداق پھر کون ٹھہرا قابل غور نکتہ ہے کلام عمر کے بعد حضرت علیؑ نے عمر کی تردید نہیں کی ان پر نکیر نہیں کی اور اس عدم نکیر اور سکوت سے ثابت ہوا کہ بے شک حضرت ابوبکر اور عمر کو حضرت علیؑ اسی طرح ہی سمجھتے تھے جس طرح حضرت عمر نے بیان فرمایا ہے۔
خلاصۃ الکلام اہل بیت رسولؐ کے سکوت اور عدم نکیر کو وکلاء صحابہ اس مقام میں اہمیت نہیں دیتے جس طرح کہ مسئلہ فدک میں آل رسولؐ کی نکیر اور احتجاج کو ابوبکر اور عمر نے اہمیت نہیں دی تھی۔ ابوبکر کو رسولؐ اللہ کی بیٹی نے مسجد میں جا کر سمجھایا کہ تیرا فیصلہ غلط ہے، مگر وہ غلط فیصلہ پر ڈٹا رہا۔

حضرت عمر کا مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول کی نافرمانی کرنا اور رازی سمیت دکلاء صحابہ کا عمر کی صفائی میں عدم نکیر والا عذر پیش کرنا

دکلاء صحابہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے متعہ سے منع فرمایا تھا اور یہ منع انکی اسلام کے خلاف بغاوت تھی تو اصحاب نے انکو اس وقت روکا اور ٹوکا کیوں نہیں ہے اور تمام اصحاب نے خاموشی کیوں اختیار فرمائی تھی اس عدم نکیر اور خاموشی سے بقول امام رازی کے اصحاب پر حرف آتا ہے پس عدم نکیر صحابہ اور سکوت صحابہ سے معلوم ہوا کہ متعہ زمانہ رسالت ہی میں منسوخ ہو گیا تھا۔ اور انا انہیٰ قول عمر کا مطلب یہ ہے کہ میں اس حکم کو ظاہر کرتا ہوں۔

جواب سکوت صحابہ والا عذر بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے

پہلا جواب سکوت صحابہ کا

ارباب انصاف سکوت صحابہ وہ بہانہ ہے کہ دکلاء صحابہ جب بھی کسی مسئلہ میں لاجواب ہو جاتے ہیں پھر اجماع صحابہ اور سکوت صحابہ والی توپ کا سہارا لیتے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جب مدینہ میں عثمان قتل ہوا تھا۔ تو اہل مدینہ جو کہ صحابہ اور صحابیات کا گھر تھا خاموش رہے پس قتل عثمان کے وقت تمام صحابہ کا سکوت اس بات کا ثبوت ہے کہ قتل عثمان بالکل درست اور صحیح تھا اگر قتل عثمان ظلم اور ناحق تھا تو اصحاب خاموش کیوں رہے جنگ کیوں نہ کی سکوت صحابہ نے خون عثمان کے کیس کو برباد کیا۔

سکوت صحابہ کے عذر کا جواب ۲

عمر کے متعہ کو منع کرنے کے بعد سکوت صحابہ اور عدم نکیر صحابہ کے دعوی کرنا بالکل ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہے کیونکہ یہ شہادت علی النفی ہے جو ارباب انصاف کی نگاہ میں قبول نہیں ہے۔ نیز عمر بن خطاب ایک ضدی قسم کا حاکم تھا صحابہ کے منع کرنے کے باوجود بھی باز نہیں آتا تھا۔ جیسا کہ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الامم ص۔ مؤلف قاضی صاعد اندلسی منقول از حضرت عیدہ یہ ص ۸۰۰ میں لکھا ہے کہ فتح مصر کے بعد وہاں جو کتب خانے تھے حضرت عمر نے انکو آگ لگانے کا حکم دیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام نے عمر کو اس حرکت سے منع فرمایا تھا مگر عمر صاحب نے حضرت علی کا فرمان ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ یہیں ممکن ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر کو متعہ کے روکنے سے منع کیا ہو اور مگر عمر صاحب نے آنجناب کے فرمان کو اسی طرح ٹھکرا دیا ہو جس طرح آیت فما استمتعتم حکم خدا کو ٹھکرا دیا تھا رہ یہ احتمال کہ اگر حضرت علی نے منع فرمایا ہوتا تو منقول ہو کر آتا مردود ہے کیونکہ یہ عدم وجدان سے عدم وجود پر دلیل ہے جو کہ ممنوع ہے اور صحیح نہیں ہے۔

سکوت صحابہ کے عذر کا جواب ۳

جب آیت متعہ میں عبد اللہ بن عباس نے الی اجل مسمی پڑھا اور ابی بن کعب نے بھی اسی طرح پڑھا تو تمام اصحاب خاموش رہے۔ اس جگہ اصحاب کی خاموشی سے جس طرح انکا کفر لازم نہیں آتا اسی طرح عمر کے سامنے ان کے نہی عن المتعہ کے وقت اصحاب کی خاموشی سے انکا کفر لازم نہیں آتا۔

جناب عمر کا حکم خدا اور رسولؐ کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع کرنا اور

صحابہ کرام کا عمر کے اس فیصلہ کو قبول نہ کرنا اور اس کی مخالفت کرنا بلکہ مذمت کرنا

مسئلہ متعہ میں عمر سے کتاب اہلسنت تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۴۱ ۔ آیت متعہ میں
ابن عباس کی مخالفت کا یہ لکھا ہے قال ابن عباس ۔ یرحم اللہ عمر ما کانت
المتعۃ الا رحمۃ من اللہ رحم بھا امۃ محمد ولولا نھیہ عنھا ما احتاج
الی الزنا الا شقی ۔ عبد اللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رحم کرے
عمر پر ۔ امت محمد پر متعہ اللہ کی رحمت تھی اور اگر جناب عمر متعہ کرنے
سے منع نہ فرماتے تو زنا کرنے کی ضرورت صرف شقی کو پڑتی ۔

نوٹ :۔ ابن عباس کے اس فرمان میں اعلانیہ عمر کی مخالفت ہے اور عمر کے
متعہ کو رد کرنے کی نکیر اور مذمت ہے اور ابن عباس نے صاف لفظوں میں
قیامت تک ہونے والی زنا کی ذمہ داری بھی جناب عمر کی ذات پر ڈالی ہے

مسئلہ متعہ میں عمر کی عمران نے مذمت کی | کتاب اہلسنت فتح الباری ج ۳ ص ۳۴۲ کتاب الحج
کتاب اہلسنت صحیح بخاری تفسیر سورہ بقرہ ص ۔
انزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ففعلنا ھا مع رسول اللہ ولم ینزل
قرآن یحرمہ ولم ینہ عنھا حتی مات قال رجل برأیہ ماشاء

صحابی رسول اللہ عمران بن حصین فرماتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت
متعہ اتری ہے اور ہم نے رسول اللہ کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور قرآن
پاک میں متعہ کو رد کرنے والا کوئی حکم نہیں آیا حتی کہ نبی پاکؐ کی وفات ہوئی
اور کہا ایک مرد نے اپنی مرضی سے جو چاہا (اور مراد عمر ہے) ۔

مسئلہ متعہ میں ابن عباس نے جناب عمر کی ٹھوک بجا کر مخالفت کی ہے

اور اسی چیز نے امام رازی کے عدم تکبیر دائرے غبارہ کی حد خارج کر دی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ج ۱ ص ۲۱۹ از الغدیر ج ۶ ص ۲۰۸
قال عروہ لابن عباس ۔ جناب عروہ بن زبیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس
سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا اور متعہ کی لوگوں کو اجازت دیتا
ہے جناب ابن عباس نے فرمایا کہ وسل امک یا عریۃ
کہ اس متعہ کے بارے تو اپنی ماں محترمہ سے پوچھ ۔ عروہ نے کہا
ابوبکر اور عمر نے متعہ نہیں کیا ۔ جناب ابن عباس نے فرمایا واللہ
ما اراکم منتھین حتی یعذبکم اللہ نحدثکم عن النبی وتحدثونا عن ابی بکر و عمر
کہ تم غلط باتوں سے نہیں رکو گے حتی کہ خدا تم پہ عذاب نازل کرے گا میں
تم کو رسولؐ اللہ کے فرمان سناتا ہوں اور تم مجھے ابوبکر اور عمر کی باتیں سناتے ہو

نوٹ :۔ ابن عباس کا ایک فرمان اس قبل بھی گذرا ہے ان دونوں کو ملا کر دیکھو
تو صاف ظاہر ہے کہ مسئلہ متعہ میں ابن عباس نے قیامت تک کے
زنا کی ذمہ داری جناب عمر پر ڈالی ہے اور متعہ کو منع کرنے کی
بابت ابن عباس نے جناب عمر کی کھل کر مخالفت فرمائی ہے اگر متعہ
زنا ہے تو کیا ابن عباس صحابی ہو کر زنا کی اجازت دیتا تھا اور ساتھ ساتھ
یہ دھمکی بھی دیتا تھا کہ اگر اس زنا کو جائز نہیں مانو گے تو تم پہ پتھر
برسیں گے ۔ اور کیا عروہ کی ماں اسماء بنت ابی بکر جو متعہ کو
جائز جانتی تھی کیا وہ زنا کو جائز جانتی تھی ۔

جابر بن عبداللہؓ کا مسئلہ متعہ میں جناب عمر کی مخالفت کرنا اس مخالفت سے سکوت صحابہ والی دلیل پر کاری ضرب لگتی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ج۷ ص۲۰۶ ذکر متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ج ۱ ذکر متعہ

عن ابی نضرہ عن جابر قال قلت الخ

ابو نضرہ بیان کرتا ہے کہ میں نے جابر سے کہا کہ ابن زبیر متعہ سے منع کرتا ہے اور ابن عباس متعہ کی اجازت دیتا ہے حضرت جابر نے فرمایا کہ سارا قصہ میرے سامنے ہوا ہے ۔ ہم نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور جب عمر حاکم بنا تو اس نے خطبہ دیا اور کہا کہ رسولؐ خدا وہی پہلے والا رسولؐ ہے اور قرآن پاک بھی وہی قرآن ہے وانھما کانتا متعتان علی عھد رسول اللہ وانا انھی عنھا واعاقب علیھما

عمر نے کہا کہ دو متعے زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں اور مخالفت کرنے والے کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ حج ہے اور دوسرا متعۃ النساء اور جس نے کیا اس کو سنگسار کروں گا۔

نوٹ :- مسئلہ متعہ میں جناب عمر کی مخالفت کا مذکورہ روایت ٹھوس ثبوت ہے ۔ حضرت جابر صحابی نے کھلے الفاظ میں عمر کی مخالفت فرمائی ہے البتہ عمر کے سر میں ڈنڈا اٹھا کر نہیں مارا ۔

مسئلہ متعہ میں جناب عمر کی اسماء بنت ابی بکر نے بھی مخالفت کی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند ابوداود الطیالسی ص۲۲۷

قال دخلنا علی اسماء بنت ابی بکر فسألنا عن متعۃ النساء فقالت فعلنا ھا علی عھد النبی

مسلم قرشی کا بیان ہے کہ ہم نے اسماء بنت ابی بکر سے متعۃ النساء کی بابت سوال کیا تھا اس مرحومہ نے فرمایا کہ یہ متعۃ النساء زمانہ رسولؐ اللہ میں ہم نے خود کیا۔

نوٹ :- ابوبکر کی بیٹی اور جناب عائشہ کی سگی بہن نے متعہ کے مسئلہ میں نہایت شرافت کے ساتھ اپنے چچا عمر کی مخالفت فرمائی ہے اگر متعہ منسوخ ہو گیا تھا تو یہ ذکر تی اس بی بی کی خاموشی سے ثابت ہوا کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا ۔

مسئلہ متعہ میں زمانہ عمر کے مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ج۳ ص۲۷۰ ذکر عمر سنہ ۲۳

یہ روایت ، اس سے قبل تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے کہ عمران بن سوادہ نے عمر کو بتایا کہ عابت رعیتک اربعا کہ جناب کی رعایا نے چار باتیں آپ کی ناپسند کی ہیں۔ منہا ذکروا انک حرمت متعۃ النساء ایک ان میں یہ ہے کہ آپ نے متعۃ النساء کو منع کر دیا ہے حالانکہ اس کی اللہ کی طرف سے اجازت تھی ۔ نوٹ یہ روایت اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ متعہ کے بارے میں سنی مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے

جناب عمر کے ساتھ جواز متعہ کی بابت ایک مسلمان کا مناظرہ کرنا اور جناب عمر کا لاجواب ہو کر از روئے انصاف ہار جانا

اہسنت کی معتبر کتاب کنزالعمال جلد ۸ صفحہ ۲۹۳ ذکر متعہ

ابی خیثمہ کی بیٹی ام عبداللہ جو کہ زمانہ فاروق اعظم میں مدینہ شریف کی مشہور ترین دلالہ تھی اور لوگوں کو متعہ کرواتی تھی۔ بیان فرماتی ہے کہ ایک آدمی شام سے آیا اور مجھے کہا کہ کنوارہ رہنا میرے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے میرے لیے ایک عورت کا انتظام کریں میں نے ایک عورت سے اسکا متعہ کروایا اور وہ شخص اس عورت کے ساتھ رہا پھر وہ کہیں باہر گیا اور ادھر جناب عمر کو اسکے متعہ کا پتہ چل گیا انہوں نے اس دلالہ کو بلوایا اور پوچھا۔ دلالہ نے الف سے ی تک تمام واقعہ بتا دیا۔ عمر نے کہا جب وہ مرد آئے تو مجھے بتانا جب وہ مرد آیا تو عمر کے پاس اس کو حاضر کیا گیا عمر نے کہا کہ تم نے متعہ کیوں کیا ہے قال فعلته مع رسول اللہ ثم لم ینهنا عنه حتی قبضه اللہ ثم مع ابی بکر فلم ینهنا عنه حتی قبضه اللہ ثم معک فلم تحدث لنا فیه نهیا

ترجمہ:۔ اس مرد نے کہا رسول پاکؐ کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا اور آنجنابؐ نے ہم کو منع نہیں کیا حتی کہ وفات پائی ہے اور میں نے یہ متعہ ابو بکر کے زمانہ میں بھی کیا ہے اور انہوں نے بھی منع نہ فرمایا حتی کہ وہ مر گئے اور آپ کی حکومت کے دوران بھی میں نے متعہ کیا ہے اور حضور نے بھی منع نہیں کیا عمر نے کہا کہ اگر میں نے تم کو پہلے روکا ہوتا تو آج میں تم کو سنگسار کرتا۔

نوٹ:۔ یہ روایت کنزالعمال میں موجود ہے اور عمر کا ہار جانا صاف ظاہر ہے

حضرت علی نے بھی متعہ کو رد کرنے کے بارے جناب عمر کی مخالفت فرمائی ہے اور عمر کے نامہ اعمال میں لوگوں کے زنا کے درج ہونے کی تصدیق فرمائی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ النساء آیت ۲۴

اخرج عبدالرزاق وابوداؤد فی ناسخه وابن جریر عن الحکم انه سئل عن هذه الایة امنسوخة قال لا وقال علی لولا ان عمر نهی عن المتعة مازنی الا شقی

جناب حکم سے سوال ہوا کہ کیا آیت متعہ منسوخ ہے۔ اس نے فرمایا نہیں۔ اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر عمر صاحب متعہ سے منع نہ کرتا تو زنا نہ کرتا مگر شقی۔

نوٹ:۔ علامہ سیوطی کو دکلا صحابہ نے نویں صدی کا مجدد قرار دیا ہے اور کتب رجال میں اس کے فضائل بے شمار ذکر کئے ہیں اور یہ سیوطی اپنی اس تفسیر کے خطبہ میں فرماتا ہے جما وصل الینا بالاسناد العالی من الخبر المأثور کہ میں نے قرآن پاک کی تفسیر کی ہے ان اخبار کے ذریعہ جو اسناد عالی کے ساتھ میرے تک پہنچی ہیں پس علامہ سیوطی نے جناب عمر پر حضرت علیؑ کی تنقید اور یہ گواہی کہ لوگوں کو زنا کا محتاج حضرت عمر نے کیا ہے۔ عالی نقل فرما کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ متعہ کو عمر کے حرام کرنے کے بعد اصحاب نے عمر کو معاف نہیں کیا اور خاص طور حضرت علیؑ نے تو عمر کو اس مسئلہ میں بہت بڑا مجرم قرار دیا ہے اور قیامت تک ہونے والے زنا کا حضرت عمر کو ذمہ دار قرار دیا ہے اور یہ چیز مسئلہ متعہ میں حضرت عمر کی صاف مخالفت ہے۔

جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا اور وکیل عمر امام رازی کا صفائی دینا

ان دونوں باتوں پر دوبارہ غور و فکر اور عالم اسلام کو دعوت انصاف

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۶ ج ۳ النساء آیت متعہ
مادوی عن عمر انہ قال فی خطبۃ متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ الخ
ترجمہ: حضرت امام رازی سنی وکالت عمر فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ حرمت
متعہ کی ایک یہ دلیل بھی ہے کہ جناب عمر نے اعلان فرمایا کہ دو متعہ
زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں حضرت عمر نے یہ
کلام مجمع صحابہ میں فرمایا تھا اور اس وقت کسی بھی صحابی نے جناب عمر کے
فرمان کو ٹوکا نہیں ہے اور یہ نہیں کہا کہ متعہ سے نبی کریم نے منع نہیں
فرمایا لہذا آپ کو منع کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور صحابہ کرام
کے نہ بولنے کی تین وجوہات ہو سکتی ہیں ۱ فی الواقع متعہ حلال تھا۔ اور
صحابہ کرام کا نہ بولنا علی سبیل المداہنہ تھا یعنی انہوں نے منافقت
سے کام لیا ہے اور یہ وجہ باطل ہے کیونکہ اس وجہ سے حضرت عمر اور
صحابہ کرام کا کافر ہونا لازم آتا ہے کیونکہ جب متعہ حلال تھا اور
حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس کو حرام کرتا ہوں اور نبی کریم نے اس کو
نہیں کیا تھا تو اس جسارت اور بغاوت سے حضرت عمر کا کفر لازم آتا تھا اور
صحابہ کرام کو جب معلوم ہے کہ متعہ حلال ہے اور پھر وہ عمر کے سامنے خاموش
ہیں اور اس خاموشی سے وہ عمر کی تصدیق کر رہے ہیں تو ان صحابہ کرام کا بھی
کافر ہونا لازم آتا ہے اور چونکہ کفر حضرت عمر اور کفر صحابہ کو تسلیم کرنا

درست نہیں ہے پس فی الواقع متعہ کا حلال ہونا بھی درست نہیں ہے
۲ اور یا صحابہ کرام عمر کے سامنے اس لئے خاموش رہے اور نہ بولے
کہ ان کو متعہ کے حلال یا حرام ہونے کا علم نہ تھا۔ اور مسکین اس مسئلہ
میں حقیقت سے جاہل تھے اور یہ وجہ بھی باطل ہے کیونکہ متعہ بھی
نکاح کی مثل روزمرہ کی ضرورت تھی لہذا متعہ کے حکم سے صحابہ کا
جاہل ہونا بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔
۳ اور یا صحابہ کرام عمر کے سامنے اس لئے خاموش رہے کہ فی الواقع
متعہ حرام تھا اور جناب عمر نے بھی یہی اعلان فرمایا تھا کہ متعہ حرام
ہے پس صحابہ کرام کی خاموشی کی وجہ ان کا متعہ کے بارے علم بالحرمت ہے اور یہی وجہ
کا اختیار کرنے سے کوئی حرف نہیں آتا اور متعہ کی حرمت بھی ثابت ہو جاتی

خلاصۃ الکلام: بے شک عمر نے متعہ کو روکنے سے نہی کو اپنی طرف نسبت
دی ہے مگر مراد ان کی یہ تھی کہ متعہ زمانہ رسالت میں منع ہوا ہے اور میں بھی
منع کرتا ہوں۔ اگر ان کی مراد یہ تھی کہ زمانہ رسالت میں متعہ منع نہیں تھا
اور میں منع کرتا ہوں تو اس دعوی سے عمر کا کافر ہونا لازم آتا ہے اور
عمر کے خطبہ کو سن کر اصحاب کیوں خاموش رہے۔ اصحاب کا
خاموش رہنا بھی اصحاب کی تکفیر کا باعث ہے مزید خلاصۃ الکلام
کہ اس دلیل میں سکوت صحابہ کو عمر کے سامنے حرمت متعہ کی دلیل
بنایا گیا ہے اور شیعہ علماء نے رازی کی اس دلیل پر جو ضرب کاری
لگائی ہے۔ اس کو اہل علم کے سامنے پیش کر کے تمام اہل
اسلام کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت
فکر دے رہے ہیں۔

وکلاء صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو حضرت عمر نے مذکورہ واقعات میں نبی کریم سے متعہ کو منع کرنے کا ذکر کیوں نہ کیا

ہم نے کتب اہلسنت سے خطبہ عمر پیش کیا ہے اس میں الفاظ یہ ہیں انا انھی کہ متعہ سے میں منع کرتا ہوں۔ وکلاء عمر نے دوسری رپورٹ میں بھی یہی الفاظ نقل کئے ہیں انا انھی عنھن واعاقب کہ تین چیزوں کو میں منع کرتا ہوں اور میں حرام کرتا ہوں۔ اور شیخ لیثی کے واقعہ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ متعہ کو حرام کرنے کی نسبت عمر نے اپنی طرف دی ہے اور طبری سے عمران بن سوارہ لیثی کی رپورٹ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ عمر نے خود متعہ منع کیا تھا اس لیئے رعایا نے اس کی اس جسارت کو برا سمجھا اور زاد المعاد میں ابن قیم نے بھی سنی ہونے کے باوجود تسلیم کیا ہے کہ متعہ خود عمر نے حرام کیا ہے اور ابن عباس اور عمران بن حصین نے بھی اعلان فرمایا ہے کہ متعہ خود عمر نے منع کر کے لوگوں کو زنا کا محتاج بنایا اور جابر صحابی نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ متعہ زمانہ رسالت اور ابو بکر میں حلال رہا اور خود عمر نے منع کیا ہے اور اسماء بنت ابی بکر نے بھی تحریم متعہ میں عمر کو جھٹلایا ہے اور مسلمانوں نے اس متعہ کے مسئلہ میں عمر سے مناظرہ کر کے ثابت کیا ہے کہ متعہ سے خود عمر نے منع کیا ہے امیر المومنین علی علیہ السلام نے بھی قیامت تک ہونے والے زنا کو عمر کے کھاتہ میں ڈالا ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ واقعات گواہ ہیں کہ عمر نے خود متعہ کو منع کر کے خدا اور رسول کے خلاف بغاوت کی ہے اور ایسا شخص صحیح خلیفہ نہیں ہو سکتا

صحابہ کی خاموشی اور عدم نکیر کو جناب عمر کی صفائی میں دلیل بنانا غلط ہے اور اب ہم سکندر کو دلائل کی گولہ باری سے ریزہ ریزہ کرتے ہیں

ہم پہلے بھی اس چیز کو ذکر کر چکے ہیں کہ وکلاء صحابہ جب کسی محاذ جنگ میں عاجز آجاتے ہیں اور قرآن و حدیث سے کسی مطلب کو ثابت نہیں کر سکتے تو پھر اجماع صحابہ اور سکوت صحابہ والی شرلی چھوڑتے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں آیت قرآن اور حدیث رسول اللہ سے متعہ کا حلال ہونا رسول اللہ کے زمانہ کے بعد بھی ثابت ہے۔ اور قرآن و حدیث کے خلاف اجماع صحابہ کی کوئی قیمت نہیں ہے

اگر عدم سکوت اور نکیر صحابہ کیلئے واجب تھا تو بھی ترک واجب سے آدمی کافر نہیں ہوتا

ارباب انصاف جب عمر نے متعہ کو منع کیا تھا اور حکم عمر خلاف شریعت تھا اور بقول امام اہلسنت امام رازی اس وقت صحابہ خاموش کیوں رہے ان کے لیئے بولنا واجب تھا پس ان کے سکوت سے ان کا کفر لازم آتا ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری فتح مبین ہے کہ ہمارے مقابلہ میں امام رازی بچارا اس طرح بے بس اور بد حواس ہوا ہے کہ صرف ایک واجب کے ترک سے صحابہ کا کفر تسلیم کر لیا ہے اور اگر صرف ایک واجب کے ترک سے کوئی کافر بن جاتا ہے تو پھر ہر صحابی نے تاریخ گواہ ہے کہ کئی کئی واجبات ترک کئے تھے اور صحابہ معصوم بھی نہیں تھے۔ پس رازی بچارے رازی نے ایک عمر کو کفر سے بچاتے بچاتے صحابہ کرام کا کفر تسلیم کر کے شیعوں کی فتح کا اعلان کر دیا ہے۔

دکلا صحابہ کی قرارداد کہ کسی مسئلہ میں بعض علماء کی خاموشی اس امر کی دلیل نہیں ہے کہ وہ اس مسئلہ میں متفق ہیں خاموشی مفتی کے خوف کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح منہاج بیضاوی صہ از تشید المطاعن صہ السادسہ۔ فیما ادخل فی الاجماع ولیس منہ اذا قال البعض من اھل عصر واحداً وجماعۃ قولا وسکت الباقون عنہ مع معرفتہم بہ ولم ینکرہ احد منہم ۔ ۔ ۔ فلیس باجماع ولا حجۃ امام الحرمین انہ ظاھر مذھبہ وقال الغزالی نص علیہ فی الجدید واختارہ الامام الرازی واتباعہ ہ

لنا علی انہ لیس باجماع ولا حجۃ۔ ۔ ۔ وانہ ربما سکت لتوقف لانہ لم یجتہد بعد فلارای لہ فی المسئلۃ او اجتہد فتوقف لتعارض الادلۃ او خوف من المفتی تعظیما لہ او ھابہ او الفتنۃ فسکت لذالک۔

اولای تصویبہ کل مجتہد فسکت لانہ لایری الانکار فرضاً ومع قیام ھذہ الاحتمالات لایدل علی الموافقۃ

ترجمہ، امام اہلسنت محمد بن الامام بالکا ملیہ فرماتے ہیں کہ بحث اجماع میں کہ کچھ چیزیں اجماع میں داخل کی گئی ہیں اور وہ اجماع کی قسم نہیں ہیں اور وہ یہ ہے کہ جب ایک زمانہ میں ایک جماعت یا ایک عالم کوئی قول یا فتویٰ دیتا ہے اور دوسرے علماء کو اس کا فتویٰ معلوم ہوا ہے اور وہ اس علم کے باوجود اس فتویٰ کی تردید نہیں کرتے بلکہ خاموش رہتے ہیں۔

پس اس خاموشی کے باوجود وہ فتویٰ اجماع کا حکم نہیں رکھتا اور حجۃ نہیں ہے اور اسی بات کو قاضی ابوبکر باقلانی نے اختیار کیا ہے اور اس کو امام شافعی سے نقل کیا اور کہا ہے کہ یہ شافعی کا آخری قول ہے اور امام الحرمین نے کہا ہے کہ یہی ان کا ظاہر مذہب ہے اور جدید میں غزالی نے اس پر نص کی ہے اور امام رازی اور اس کے پیروکاروں نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے

اور اس کے اجماع نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دوسرے علماء کے خاموش رہنے کے وجوہات ہیں ممکن ہے کہ دوسرا عالم اس مسئلہ میں توقف رکھتا ہو۔ کیونکہ اس نے ابھی اس مسئلہ میں اجتہاد نہیں کیا اور اس میں اپنی رائے قائم نہیں کی یا اس عالم نے اس مسئلہ میں اجتہاد کیا ہے اور پھر تعارض ادلہ کے باعث توقف کو اختیار کیا ہے اور یا وہ عالم اس لئے خاموش ہے کہ اس مفتی سے اس کو خوف ہے اور یا اس سے ڈرتا ہے یا تعظیماً چپ ہے اور یا فتنہ کے خوف سے خاموش ہے اور یا اس خاموش عالم کا یہ مذہب ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اور اس کے خلاف انکار فرض نہیں ہے اور جب خاموشی کے اتنے احتمالات ہیں تو کسی عالم کا خاموش رہنا اسکی موافقت پر دلیل نہیں اور نہ ہی یہ اجماع ہے

صحابہ کرام بھی عمر کے سامنے خوف اور فتنہ کے باعث خاموش تھے

جب عمر نے متعہ کو حرام کیا تھا تو اصحاب نے عمر کی مخالفت کی تھی اور اس کی تردید کی تھی اور اگر کوئی وکیلِ عمر اس بات کو نہیں مانتا تو ہم یہ کہتے کہ بالفرض اگر صحابہ خاموش بھی رہے تھے تو خاموشی موافقت کی دلیل نہیں ہے صحابہ عمر کے خوف سے اور فتنہ کے خوف سے چپ رہے کیونکہ ہر چپ رضا کی دلیل نہیں ہے اور اس بات میں ہماری موافقت سنی حکماء نے کی ہے

سنی علماء کا فیصلہ کہ ہر بات کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات فقہائے شافعیہ صہ ۱۳ ج ۲
ترجمہ اسمٰعیل بخاری ۔ مؤلف تاج الدین سبکی از تشیید المطاعن صہ ۱۱۶۷
فان قلت اذا کان حقا لم لا تفصح به قلت قد انبانا لک ان
السر فیه تشدیدهم فی الخوض فی علم الکلام خشیة ان ینجر
الکلام فیه الی ما ینبغی ولیس کل علم یفصح به فاحفظ ما
نلقیه الیک واشدد علیه یدیک ویعجبنی ما انشده الغزالی
فی منهاج العابدین لبعض اهل البیت ۔ انی لاکتم من علمی جواهره
کی لا یری الحق ذو جهل فیفتتنا یا رب جوهر علم لو ابوح به
لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا ولا ستحل رجال صالحون دمی
یرون اقبح ما یاتونه حسنا ۔
ترجمہ :۔ اگر تو کہے کہ اگر یہ مسئلہ حق ہے تو اس کو ظاہر کیوں نہیں کیا جاتا
تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر علم کو ظاہر کرنا ہر وقت ممکن نہیں ہوتا
اور غزالی کے اشعار پر توجہ دیں جو اس نے نقل کئے ہیں ۔
نوٹ :۔ ارباب انصاف ہمارے مولیٰ علی کی یہ کرامت ہے اور ہم شیعوں
کی یہ فتح عظیم ہے کہ وکلاء صحابہ ہمارے سامنے جس چیز کا انکار
کریں پھر حق تعالیٰ ان کو مجبور کر کے اسی چیز کا اقرار کروا تا ہے ۔ عمر نے
متعہ خود حرام کیا ہے اور صحابہ کرام نے اس وقت سکوت اس لئے
اختیار فرمایا کہ ہر علم کو ہر وقت ظاہر کرنا ممکن نہیں ہوتا ۔ کسی
مصلحت کی وجہ سے صحابہ خاموش رہے ہیں ۔

وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ نبی کریمؐ کی خاموشی کے علاوہ اور کسی کی خاموشی کی کوئی قیمت نہیں ہے اس فیصلہ نے سکوت صحابہ والی دلیل کو ناکارہ کر دیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صہ ۳۲۳ ج ۱۳ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة
وقد اتفقوا علی ان تقریر النبی لما یفعل بحضرته او یقال و یطلع علیه
بغیر انکار دال علی الجواز لان العصمة تنفی عنه ما یحتمل
فی حق غیره فلا یقر علی الباطل فمن ثم قال من غیر الرسول فان
سکوته لا یدل علی الجواز . . . باب من رای ترک النکیر من النبی حجة
ترجمہ :۔ اگر کوئی شخص نبی کریمؐ کے سامنے کوئی کام کرے یا بات کرے
اور آنجناب اس قول اور فعل پر مطلع بھی ہوں اور اس کو نہ روکیں اور نہ ٹوکیں
تو یہ تقریر نبیؐ اس فعل اور قول کے جواز کی دلیل ہے کیونکہ حضور پاکؐ
معصوم ہیں اور جو احتمال دوسروں کے حق میں ہے وہ عصمت کے باعث
آنجناب سے منفی ہے پس نبی کریم باطل پر تقریر نہیں کریں گے ۔
اور اسی لئے امام بخاری نے فرمایا ہے من غیر الرسول کہ رسول پاکؐ
کے علاوہ کسی کی خاموشی جواز پر دلالت نہیں کرتی ۔
اسی عبارت کے بعد ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی قول کتاب
اور سنت کے خلاف ہو تو اس قول کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب و سنت
پر عمل کیا جائے گا ۔ نوٹ ما نحن فیہ میں قول عمر ہے کہ متعہ حرام ہے
اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ متعہ حلال ہے پس مسلمان
قول عمر کو چھوڑے گا اور حکم خدا اور رسولؐ کے سامنے سر جھکائے گا

وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ خاموشی صرف کنواری کی اور نبی کریمؐ کی حجت ہے، اور اس فیصلے سے سکوت صحابہ والا بم ناکارہ ہو جاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب محلی صدلابن حزم از تشیید المطاعن ص ۱۱۶۹

والسکوت لیس رضا الا من اثنین فقط احدهما رسول اللہ المامور بالبیان ۔۔۔ والثانی البکر فی نکاحہا لنص الوارد فی ذالک ۔۔۔ لان ما عدا رسول اللہ یسکت تقیۃ او تدبیراً فی امر او ترویۃ او لانہ یری ان سکوتہ لا یلزم بہ شئ وھذا ھو الحق انتھی

ترجمہ: صرف دو کی خاموشی حجت ہے ایک رسول پاکؐ اور دوسری کنواری کیونکہ کنواری کی بابت نص وارد ہے کہ نکاح میں اسکی خاموشی اسکی رضا کی دلیل ہے اور رسول پاکؐ کے علاوہ جو خاموشی اختیار کرتا ہے عین ممکن ہے کہ تقیہ کی وجہ سے یا کچھ تدبیر کی وجہ سے وہ خاموش ہو اور یا وہ اس لئے خاموش ہے کہ وہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اس کی خاموشی سے کچھ بھی نہیں ہو گا۔

وکلاء صحابہ کو دیانت اور انصاف کے واسطہ سے دعوت فکر

عمر کا متعہ کو حرام کرنا اور وکلاء صحابہ کا اسکی صفائی میں یہ عذر پیش کرنا کہ اگر متعہ فی الواقع حرام نہ تھا اور عمر نے منع کیا تھا تو صحابہ نے نکیر کیوں نہ کی یہ عذر اور عمر کی صفائی بالکل درست نہیں ہے کیونکہ ہم اس دعوی کلاً صحابہ کو غلط سمجھتے ہیں کہ صحابہ خاموش رہے اور عمر کی مسئلہ متعہ میں مخالفت نہیں کی بزرگوار مذکورہ تفصیلات کا مطالعہ ایک بار پھر کریں۔

متعہ کے حلال ہونے کی چوتھی دلیل صحابہ کی یہ گواہی ہے کہ متعہ سے جناب عمر نے ہی سب سے پہلے منع کیا ہے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۳۴ ج ۳ کتاب الحج
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۱۳۶ ج ۳ کتاب الحج
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶ بوجہ عمر
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۵۲ ج ۲ ذکر غزوہ خیبر
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الاوائل ص لعسکری
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نودی ص ۔ از الغدیر

فتح الباری کی عبارت | باب تمتع علی عہد النبی ۔۔ عن عمران بن حصین تمتعنا علی عہد رسول اللہ ونزل القرآن قال رجل برایہ ما شاء ۔۔۔ واغرب الکرمانی فقال ان المراد بہ عثمان والاولی ان یفسر بعمر فانہ اول من نہی عنہا۔

ترجمہ: عمران صحابی بیان کرتا ہے کہ زمانہ رسالت میں ہم نے متعہ کیا ہے اور قرآن نازل ہوا ہے اور ایک مرد نے اپنی رائے سے کہا کرمانی نے کہا ہے کہ مراد عثمان ہے اور اولی یہ ہے کہ رجل سے مراد عمر لیا جائے کیونکہ عمر پہلا وہ شخص ہے جس نے متعہ کو منع کیا ہے۔

نوٹ: اسی روایت کو امام رازی سنی نے اپنی تفسیر کبیر میں سورہ نساء پ۵ آیت فما استمتعتم کی تفسیر میں لکھا ہے اور امام صاحب کے اس فیصلے سے معلوم ہوا ہے کہ اس روایت کا تعلق متعہ النساء سے ہے

ارشاد الساری کی عبارت | قال رجل برأیه ما شاء هو عمر بن الخطاب لا عثمان بن عفان لان عمر اول نهی عنها

امام اہلسنت قسطلانی فرماتے ہیں رجل سے مراد حضرت عثمان نہیں ہے بلکہ حضرت عمر ہے کیونکہ عمر ہی پہلا شخص ہے جس نے متعہ سے منع کیا ہے۔

تاریخ الخلفاء کی عبارت | فی اولیات عمر قال العسکری هو اول من سن قیام شهر رمضان و اول من حرم المتعة و اول من جمع الناس فی صلوة الجنازة علی اربع تکبیرات

ترجمہ: عمر پہلا شخص ہے جس نے نماز تراویح والی بدعت جاری کی ہے اور عمر ہی پہلا شخص ہے کہ جس نے متعہ کو منع کیا ہے اور لوگوں کو چار تکبیر پڑھنے پر مجبور کیا ہے۔

سیرت حلبیہ کی عبارت | ج ۳ ص ۴۸ ان اول من حرم المتعة سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
پہلا شخص جس نے متعہ کو منع کیا ہے ہمارے حضرت عمر ہیں

صحیح مسلم کی شرح نووی | منقول از الغدیر هو عمر بن الخطاب لانه اول من نهی عن المتعة

حضرت عمر پہلا وہ شخص ہے جس نے متعہ کو منع کیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہر مسلمان بھائی کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ اگر متعہ بقول وکلاء صحابہ زمانہ رسالت میں منع ہو گیا تھا تو پھر وکلاء صحابہ نے یہ کیوں رپورٹ دی ہے کہ عمر پہلا شخص ہے جس نے متعہ کو منع کیا ہے اس رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھا اور عمر نے کسی وجہ سے خار کھا کر متعہ سے منع کر دیا۔

متعہ کے حلال ہونے کی پانچویں دلیل کہ صحابی رسول اللہ عبداللہ بن عباس بھی اسماء بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتا تھا

دلیلِ اول

دلیل اول ابن عباس کے متعہ کو حلال جاننے کی سنی علماء کی گواہی ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عنایہ شرح ہدایہ ج ۳ ص ۱۴۹ باب نکاح
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ج ۴ ص ۴۴ باب متعہ
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص ۱۵۱ کتاب النکاح
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی ج ۴ ص ۱۵۴
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۹ ص ۱۴۳ کتاب النکاح
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مبسوط سرخسی ص
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق ص
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رمز الحقائق شرح کنز الدقائق ص
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خزانۃ الروایات ص
۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کافی

عنایہ شرح ہدایہ | ج ۳ ص ۱۴۹ فی نکاح المتعة خلاف مالک فانه یجوز عنده و هو الظاهر من قول ابن عباس

ترجمہ ملخص: امام مالک اور ابن عباس کے نزدیک متعہ جائز ہے۔

اوجزا المسالک { وحکی عن ابن عباس انہا جائزۃ وعلیہ اکثر اصحابہ
کی عبارت { ابن عباس اور اس کے اصحاب کے نزدیک متعہ جائز ہے۔

فتاوی قاضی خان { ولا تنعقد النکاح بلفظ المتعۃ وھی باطلۃ عندنا
کی عبارت { خلافا لمالک وابن عباس

لفظ متعہ سے بقول قاضی خان کے نکاح صحیح نہیں ہے اور اس میں امام مالک اور عبداللہ بن عباس نے اختلاف کیا ہے ان کے نزدیک متعہ صحیح ہے

موطا کی شرح { ثبت الجواز عن جمع الصحابۃ کجابر ... واسماء
زرقانی { بنت ابی بکر وابن عباس۔ صحابہ کرام سے مثل جابر ابن عباس

اور اسماء سے متعہ کا جواز ثابت ہے۔

فتح الباری کی { قال ابن بطال روی اہل مکہ والیمن عن ابن عباس
کی عبارت { اباحۃ المتعۃ۔

اہل مکہ و اہل یمن نے ابن عباس سے اباحت متعہ کی روایت کی۔

صحیح مسلم کی { فقد روی عن ابن عباس وعائشۃ و بعض
شرح نووی { السلف اباحتہ

ابن عباس اور عائشہ اور بعض سلف سے اباحت متعہ کی روایت آئی ہے۔

تبیان الحقائق { واشتہر عن ابن عباس تحلیلہا وتبعہ علی ذالک
کی عبارت { اکثر اصحابہ من اہل مکہ

قول تحلیل متعہ کا ابن عباس سے مشہور ہے اور اہل مکہ بھی تحلیل کے قائل ہیں

رمز الحقائق { وقال مالک ھو جائز لانہ کان مشروعا واشتہر عن عباس
کی عبارت { تحلیلہا۔ ترجمہ امام مالک کہتا ہے کہ متعہ جائز تھا لہٰذا اب

بھی جائز ہے اور ابن عباس سے جواز متعہ کا مسئلہ مشہور ہے۔ اور اہل مکہ اور اہل یمن بھی اس کو جائز جانتے تھے۔

دلیل دوم ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ ان کے حلیت متعہ والے فتوی کی شعراء نے خوب تعریف فرمائی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۳ ص ۱۹۵ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبری البیہقی ج ۷ ص ۲۰۵
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ج ۳ ص ۱۵۱
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۶ ص ۱۵۳

نیل الاوطار { عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ما تقول فی
کی عبارت { المتعۃ فقد اکثر الناس فیہا حتی قال فیہا الشاعر

سعید بن جبیر نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ متعہ کے بارے کیا فرماتے ہیں لوگ اور شعراء آپ کے حلیت متعہ والے فتوی کا خوب ذکر کرتے ہیں۔

تفسیر کبیر کی { ان الناس لما ذکروا الاشعار فی فتیا ابن عباس فی المتعۃ
روایت { جواز متعہ کے بارے جب شعراء نے ابن عباس کے اشعار کو ذکر کیا۔

نوٹ :- ارباب انصاف ابن عباس کا متعہ کو حلال سمجھنا یہ ایک ناقابل انکار چیز ہے تو کیا یہ صحابی رسول اللہ، خدا اور رسول کا مقابلہ کر رہا تھا کہ خدا اور رسولؐ کے نزدیک متعہ حرام تھا مثل زنا تھا اور یہ صحابی رسول اللہ اس زنا کو حلال کہتا تھا۔ اگر اس طرح ہے تو پھر معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں بھی خراب لوگ تھے اور اگر متعہ شریعت میں حلال تھا صرف من مانی کرتے ہوئے جناب عمر نے متعہ کو حرام فرمایا تھا۔ تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں ایسے لوگ تھے جو حکم خدا کے سامنے اکڑ جاتے تھے۔

دلیل سوم ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ وہ حرمت متعہ کا فتوی دینے والوں کو آسمان سے پتھر برسنے اور دوسرے عذاب سے ڈراتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ج ۱ ص ۲۵۲، ج ۱ ص ۲۵۸

وقال ابن عباس لمن کان معارضہ فیہا بأبی بکر و عمر یوشک ان ینزل علیکم حجارۃ من السماء اقول ۔ قال رسول اللہ ۔ و تقولون قال ابو بکر و عمر

ترجمہ ۔ جو لوگ ابن عباس سے یہ کہتے تھے کہ تم متعہ کو حلال کہتے ہو۔ اور ابو بکر و عمر اس کو منع کرتے تھے ابن عباس نے ان سے فرمایا کہ قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر نازل ہوں، میں تمہارے سامنے قول رسول اللہ کو پیش کرتا ہوں اور تم میرے سامنے میرے خلاف قول ابو بکر و عمر کو پیش کرتے ہو

نوٹ :۔ اس باب کو زاد المعاد سے غور سے پڑھیں ۔

عروہ اور ابن عباس کا مسئلہ متعہ کی بابت مناظرہ

زاد المعاد ص ۲۵۷ ج ۱ عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تو متعہ کو حلال کہتا ہے اور تو خدا سے نہیں ڈرتا۔ ابن عباس نے کہا کہ تو اپنی ماں سے جاکر متعہ کا مسئلہ پوچھ۔ عروہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر نے متعہ نہیں کیا ابن عباس نے فرمایا کہ میں نہیں دیکھتا کہ تم ان فضول باتوں سے رک جاؤ حتی کہ تم پر عذاب خدا نازل ہو۔ میں تم کو رسول اللہ کا فرمان سناتا ہوں اور تم مجھ کو ابو بکر اور عمر کی باتیں سناتے ہو۔

دلیل چہارم ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ جس میں اس نے اولاد زبیر کو، مسئلہ متعہ ماں سے پوچھنے کا مشورہ دیا اور انگیٹھی انگیٹھی کا ذکر کیا ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۶۹ ج ۲ عبد ربہ مالکی
اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۲۱۴ ج ۲ الحد ۱۲ راغب اصفہانی
اہلسنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۹۰ ج ۳ ذکر معاویہ بن یزید
اہلسنت کی معتبر کتاب شرح لابن ابی الحدید ص ۴۷۵ ج ۴ ذکر اخبار ابن زبیر
اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۵۵ ج ۱ ذکر حج

زاد المعاد کی عبارت: قال عروہ لابن عباس الا تتقی اللہ ترخص فی المتعۃ قال ابن عباس سل امک یا عریۃ

ترجمہ، جناب عروہ بن زبیر نے ابن عباس کو کہا کہ تو خدا سے کیوں نہیں ڈرتا اور تو متعہ کو حلال سمجھتا ہے ابن عباس نے کہا کہ تو اپنی ماں سے پوچھ۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ عروہ بن زبیر کی ماں نے مسئلہ متعہ کے بارے کچھ خاص تجربات حاصل کئے ہوئے تھے اور اس کے پاس اس بات پر پی ایچ ڈی کی ڈگری تھی اور مسند ابو داؤد ص ۲۲۷ ج ۱ سے حوالہ گزر چکا ہے کہ جب کسی شخص نے اسما بنت ابی بکر سے عبد اللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر کی ماں سے متعہ کے بارے پوچھا تو اس نیک بخت بی بی نے فرمایا فعلنا ها علی عہد النبی کہ زمانہ رسول اللہ میں متعہ ہم نے خود کیا ہے۔

المحاضرات کی عبارت: ص ۲۱۴ ج ۲ الحد ۱۲ عبد اللہ بن زبیر نے ابن عباس کو متعہ کے حلال سمجھنے کا طعنہ دیا تو ابن عباس نے کہا سل امک کیف سطعت المجامر بینہا و بین ابیک۔ کہ تو ماں سے پوچھ اس میں اور تیرے باپ میں متعہ کی انگیٹھی کس طرح گرم اور روشن ہوئی۔

دلیل ۹: جناب ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ بقول ابن عباس کے عمر نے متعہ کو حرام کر کے لوگوں کو قیامت تک زنا کا محتاج کر دیا ہے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۲۴۷ ج ۲ پ ۵ آیت متعہ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۰ ج ۵ پ ۵
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن جصاص ص ۱۴۷ ج ۲
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۲ ج ۶ ۔ النکاح
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۴۰ ج ۲
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر ص ۴۸۸ ج ۲ مادہ شفا
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع البحار گجراتی ص
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب بدایۃ المجتہد ص ۵۸ ج ۲ از غدیر
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الفائق لزمخشری ص نعت شفی
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص شفی
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص شفی

تفسیر در منثور کی عبارت: واخرج عبد الرزاق وابن منذر من طریق عطا عن ابن عباس قال یرحم اللہ عمر ما کانت المتعۃ الا رحمۃ من اللہ رحم بہا امۃ محمد ولولا نہیہ عنہا ما احتاج الی الزنا الا شقی وھی التی فی سورۃ النساء فما استمتعتم بہ منھن الی کذا وکذا من الاجل علی کذا وکذا ۔۔۔ واخبرانہ سمع ابن عباس یراھا الآن حلالاً الخ

بقول ابن عباس جناب عمر کی وجہ سے لوگ رحمت خداوندی سے محروم ہو گئے

ترجمہ: ابن عباس نے فرمایا ہے کہ متعہ لوگوں کیلئے اللہ پاک کی طرف سے رحمت تھا اور خدا رحم کرے عمر پر اس کی وجہ سے لوگ اس رحمت سے محروم ہو گئے اور اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو سوائے شقی کے کوئی زنا کا محتاج نہ ہوتا۔ عطا کہتا ہے کہ ابن عباس اس وقت متعہ کو حلال جانتا تھا۔
نوٹ: علامہ سیوطی نے سند عالی سے یہ نقل کیا کہ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ابن عباس نے تحریم متعہ میں تکذیب عمر فرمائی ہے اور یہ دونوں صحابی ہیں، ان میں سے ایک کا غلطی پر ہونا ضروری ہے اور وہ عمر ہے کیونکہ ان کا فرمان قرآن کے خلاف ہے۔

نیل الاوطار کی عبارت ص ۱۴۲ ج ۶: وکان ابن عباس یقول یرحم اللہ عمر ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا عبادہ ولولا نہی عمر لما احتیج الی الزنا ابداً

ترجمہ: ابن عباس فرماتے تھے کہ متعہ بندوں پر اللہ کی رحمت تھی اور خدا رحم کرے عمر صاحب پر اگر وہ متعہ سے لوگوں کو منع نہ کرتا تو کبھی بھی کوئی شخص زنا کا محتاج نہ ہوتا۔ نوٹ: بڑی شرافت سے ابن عباس نے عمر صاحب کی تکذیب فرمائی

تفسیر قرطبی کی عبارت ص ۱۳۰ ج ۵: عن ابن عباس انہ قال ما کانت المتعۃ الا رحمۃ رحم اللہ بہا ھذہ الامۃ ولولا انہ نہی عنہا عمر ما زنی الا شقی

ترجمہ: ابن عباس فرماتے ہیں کہ نکاح متعہ اس امت کے لئے اللہ پاک کی رحمت تھی اور اگر جناب عمر اس متعہ سے لوگوں کو منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے کوئی زنا نہ کرتا
نوٹ: ارباب انصاف! حضرت ابن عباس کوئی گو بھی غلط تو نہیں، آنجناب بھی عمر کی طرح صحابی ہیں اور ان کا یہ فرمان متعہ کے حلال ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے، اگر متعہ زنا ہوتا تو عمر کے اس کو منع کرنے پر ابن عباس افسوس نہ فرماتے۔

ارباب صحاح اور سنن کی گواہیاں کہ ابن عباس متعہ کو حلال جانتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج۲ ص۱۳ کتاب النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج۱ ص۴۵۱ باب نکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ج۱ ص۴۵۲
اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبری ج۷ ص۲۰۱ کتاب النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج۲ ص۱۴۱

صحیح بخاری کی عبارت | عن ابی جمرة قال سمعت ابن عباس سئل عن متعة النساء فرخص۔ ابوجمرہ کہتا ہے کہ ابن عباس سے عورتوں کے متعہ کی بابت سوال ہوا اور میں نے سنا انہوں نے فرمایا کہ رخصت ہے اور حلال ہے۔

نوٹ:۔ اسی جگہ ان کے مولوی نے دم چھلا لگایا مگر وہ غلط ہے۔

صحیح مسلم کی عبارت | لقد کانت المتعة تفعل علی عهد امام المتقین یرید رسول اللہ ﷺ ابن زبیر نے مکہ میں خطبہ کے دوران ابن عباس پر طعنہ لگاتے ہوئے فرمایا کہ خدا نے جن کے دلوں کو ان کی آنکھوں کی طرح اندھا کر دیا ہے وہ متعہ کی حلیت کا فتویٰ دیتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ تو بے علم ہے۔ متعہ امام المتقین سید المرسلین کے زمانہ میں کیا جاتا تھا یعنی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں۔ ابن زبیر نے پھر رعب حکومت دیا کہ اگر تو نے متعہ کیا تو میں سنگسار کروں گا

نوٹ:۔ ابن زبیر کا زمانہ حکومت ابوبکر عمر عثمان کے بہت بعد آیا ہے اور ابن زبیر کا تحلیل متعہ کی بابت ابن عباس سے ٹوک جھوک کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ ابن عباس متعہ کو حرام کرنے میں عمر کو غلطی پر سمجھتا تھا اور خود متعہ کو جائز اور حلال جانتا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ متعہ کو حلال جانتے تھے۔

مکہ اور مدینہ پاک کے لوگوں کے دو مایہ ناز مسئلے عورتوں سے وطی فی الدبر اور متعہ اور انہی فتوؤں کے باعث فقہائے حجاز کا سر فخر سے بلند ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج۶ ص۱۵۳ کتاب النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج۹ ص۱۴۳

فتح الباری کی عبارت | ابن بطال کہتا ہے کہ اہل مکہ اور یمن نے اباحة متعہ کی ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ثم قال۔ اور ائمہ کی ایک جماعت نے یقین کی حد تک فرمایا ہے کہ ابن عباس اباحة متعہ کے فتویٰ میں متفرد ہے وھی من المسائل المشهورة وھی ندرة المخالف۔ ابن عباس کا متعہ کو حلال کہنا ان مسائل مشہورہ میں سے ہے کہ جن میں کہا جاتا کہ ندرة المخالف۔

نیل الاوطار کی عبارت | قال الاوزاعی۔ تیرك من قول اهل الحجاز خمس فذكر منها متعة النساء من قول اهل مكة واتيان النساء فی ادبارهن من قول اهل المدينة۔ وروی اهل مكة عن ابن عباس اباحة المتعة۔ اوزاعی امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ اہل حجاز کے قول سے ۵ باتیں چھوڑی جائیں گی۔ اور ان میں سے ایک تو اہل مکہ کا فتویٰ ہے کہ متعہ حلال ہے اور دوسرا اہل مدینہ کا مایہ ناز فتویٰ کہ عورتوں کی وطی فی دبر جائز ہے اہل مکہ نے ابن عباس سے اباحة متعہ کی روایت کی ہے۔

نوٹ:۔ اہل مکہ و کلۂ صحابہ کی نظر میں بڑی شان والے ہیں اور یہ فقہاء متعہ کو حلال جانتے تھے اگر متعہ بالفرض زنا ہے تو کیا یہ تمام و کلام صحابہ زنا کو حلال جانتے تھے اور فقیہ مکہ ابن جریج نے تو خود ۹ عورت سے متعہ کیا ہے۔

ابن عباس کے متعہ کو حلال جاننے کی بابت وکلائے صحابہ کے لنگڑے لولے عذر

ابن عباس کی صفائی میں پہلا عذر | (ابن عباس کی ام وکلائے صحابہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس چونکہ حرمت کا علم نہ تھا تا نسخ حلیت متعہ کا ان کو پتہ ہی نہ تھا اس لئے وہ تمام زندگی متعہ کو حلال سمجھتے رہے۔

جواب / یہ عذر ضعیف ہے | یہ رعب حکومتی تھے جناب عمر کا متعہ سے منع کرنا اور ابن عباس کا نہ ماننا۔ اور ابن زبیر کا بھی ابن عباس کو تحلیل متعہ سے روکنا اور ابن عباس کا ان کو ان کی ماں کے متعہ کرنے کا طعنہ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ابن عباس تحریم متعہ کو غلط سمجھتے تھے اور جناب عمر وغیرہ کی تکذیب کرتے تھے۔

ابن عباس کی صفائی میں دوسرا عذر | ابن عباس سے حرمت متعہ اور تحلیل متعہ کے دو آیات مروی ہیں۔ اور تحلیل و تحریم کے اجتماع کی صورت میں تحریم مقدم ہے پس متعہ حرام ہے۔

جواب / یہ عذر بھی ضعیف ہے | حضرت فضل بقول عائشہ صدیقہ یعنی عثمان فرماتے ہیں کہ تحلیل اور تحریم کے اجتماع کی صورت میں تحلیل کو مقدم کرنا اولی ہے ثبوت کے لئے تفسیر کبیر ص۔ رازی آیت۔ وان تجمعوا بین الاختین ملاحظہ ہو۔ وکیل صحابہ فخر رازی لکھتا ہے وعن عثمان انہ قال احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ والتحلیل اولی۔ جناب عثمان فرماتے ہیں کہ جمع اختین کو ایک آیت نے حلال اور ایک آیت نے حرام فرمایا ہے اور ایسے حالات میں تحلیل کو ترجیح دینا اولی ہے۔ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ ابن عباس کے کیس میں بھی تم سنی عثمان کا کہنا مانو اور تحلیل متعہ کو ترجیح دو۔

ابن عباس نے مسئلہ متعہ میں جناب عمر کو زندگی بھر جھٹلایا ہے اور ابن عباس نے متعہ کے حلال ہونے کے فتوی سے تادم مرگ رجوع نہیں کیا

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج۹ ص۱۰۳
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ج۳ ص۱۵۱ نکاح
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ج۹ ص۴۰۴
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ج۶ ص۲۳۲ ذکر متعہ
۵. اہلسنت کی معتبر کتاب انسان العیون ج۳ ص۴۵ خیبر کا ذکر
۶. اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن کثیر شافعی ج۴ ص۱۹۳ خیبر
۷. اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ المحتاج شرح منہاج ص
۸. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج۶ ص۱۵۴ النکاح

فتح الباری کی عبارت | وروی عن ابن عباس الرجوع باسانید ضعیفۃ و اجازۃ المتعۃ عنہ اصح وھو مذھب الشیعۃ۔
جواز متعہ کے فتوی سے ابن عباس کا رجوع کرنا ضعیف سند سے مروی ہے اور متعہ کے جائز ہونے کی روایت ابن عباس سے زیادہ صحیح ہے۔
نوٹ۔ یہ فیصلہ فتح الباری کا ہے جو کہ شاہ عبدالعزیز کی نگاہ میں مثل صحیح بخاری ہے اور اس پر بستان المحدثین گواہ ہے۔

تاریخ لابن کثیر کی عبارت | مع ھذا ما رجع ابن عباس عما کان یذھب الیہ من اباحتھا۔ ابن عباس کا جو اباحت متعہ کا فتوی تھا۔ انہوں نے اس فتوی سے رجوع نہیں فرمایا۔

مرقات شرح مشکوۃ کی عبارت | فقد ثبت انه مستمر القول علی جوازها
ابن زبیر نے ابن عباس کو طعنہ دیا حلیت متعہ کے فتویٰ کا اور یہ قصہ حضرت علیؑ کی وفات کے بعد ابن زبیر کی خلافت کے دوران ہوا ہے پس ثابت ہوا کہ ابن عباس جواز متعہ کے قول پر آخر تک قائم رہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ کی عبارت | فقد ثبت ان عباس مستمر القول علی جوازها
جواز متعہ پر ابن عباس کا آخر تک قائم رہنا ثابت ہے

وکلا صحابہ تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

کتاب اہلسنت کنز العمال، کتاب الفضائل باب فضائل صحابہ فضائل ابن عباس میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے ابن عباس کی شان میں فرمایا ہے اشهد انك تنطق من بيت نبوة۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بیت نبوت سے بولتا ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ابن عباس کا عمر کی تحریم متعہ میں مخالفت کرنا اور بلکہ عمر پارٹی کے تمام صحابہ کی اس مسئلہ میں مخالفت کرنا اور علانیہ متعہ کو حلال کہنا۔ یہ ابن عباس کا بیت نبوت سے بولنے کا ثبوت ہے۔ کیا یہ ابن عباس صحابی نہ تھا کیا ابن عباس دشمن اسلام اور مخالف قرآن تھا کیا تمام زندگی اس کو وہ روایت نہ مل سکی۔ جس میں متعہ حرام بتایا گیا ہے۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا صحابی ابن عباس تمام زندگی زنا کو حلال جانتا رہا۔ افسوس ابن عباس زندگی بھر متعہ کو حلال کہنے کے باوجود مسلمان رہا۔ اور شیعہ مذہب والے متعہ کو حلال کہنے سے بقول نواصب کے اسلام سے خارج ہو گئے۔

متعہ کے حلال ہونے کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ صحابی رسول اللہ عمران بن حصین بھی اسماء بنت ابی بکر کی مانند متعہ کو حلال جانتا تھا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۳ ص ۱۹۵ النساء الرازی
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج ۳ ص ۶ پ ۵
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا مالک ج ۹ ص ۴۰۴
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص — از تشئید المطاعن ص ۳۹۱
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان ج ۳ ص ۲۱۸ النساء
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ج ۱ ص ۲۵۲
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۴ ص ۲۷ کتاب التفسیر
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۸ ص ۱۸۶ کتاب التفسیر
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۴۷۴ / ۱۷۰ کتاب الحج
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۵ ص ۱۳۳ آیت متعہ

تفسیر قرطبی کی عبارت | ولم يرخص فی نكاح المتعة الا عمران بن حصين وابن عباس وطائفة من اهل البيت

علامہ قرطبی نے ابو بکر طرطوسی کا فرمان بیان کیا ہے کہ نکاح متعہ میں ابن عباس اور عمران بن حصین نے ہی اجازت دی ہے اور بعض صحابہ اور بعض اہلبیت نے بھی نکاح متعہ کے حلال ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

نوٹ۔ اگر متعہ منع ہے اور زنا کی مثل ہے تو عمران جیسے صحابی کو کیا دورہ پڑ گیا تھا کہ وہ نبی پاک کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو حلال کہتا تھا۔

عمران صحابی نے متعہ کی حلیت کا فتویٰ دیکر جناب عمر کی تکذیب کی ہے

غرائب القرآن کی عبارت | وقیل المراد بہا حکم المتعۃ ... والفقہاء اعلیٰ انہا کانت مباحۃ فی اول الاسلام ... وذہب الباقون ومنہم الشیعۃ الیٰ انہا باقیۃ کما کانت ویروی ہذا عن ابن عباس وعمران بن حصین واما عمران بن حصین فانہ قال نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم تنزل بعدہا آیۃ تنسخہا وامرنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتمتعنا معہ ومات ولم ینہنا عنہا ثم قال رجل برأیہ ما شاء یرید ان عمر نہی عنہا

ترجمہ: امام اہلسنت علامہ نظام الدین نیشاپوری فرماتے ہیں کہ اہل اسلام کا یہ قول بھی ہے کہ آیت فما استمتعتم سے مراد حکم نکاح متعہ ہے اور جمہور اہلسنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نکاح متعہ ابتدا اسلام میں حلال تھا۔ اور پھر منسوخ ہوگیا۔ اور جمہور کے علاوہ باقی مسلمان اور ان میں شیعہ بھی شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ متعہ جس طرح حلال تھا اسی طرح اب بھی حلال ہے اور متعہ کا پہلے کی طرح حلال رہنا ابن عباس اور عمران بن حصین صحابی سے بھی روایت کیا گیا ہے اور عمران صحابی نے فرمایا ہے کہ کتاب خدا میں آیت متعہ نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی ناسخ آیت اسکی نہیں آئی اور متعہ کی نبی پاک نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم نے ان کے زمانہ میں متعہ کیا ہے اور رسول اللہ نے وفات پائی ہے اور ہم کو متعہ سے منع نہیں فرما کر گئے پھر کہا مرد نے اپنی مرضی سے جو چاہا عمران کی رجل سے مراد یہ ہے عمر نے منع کیا ہے۔

نوٹ: سنی مفسر نے عمران کی تقریر کو آیت متعہ کی تفسیر میں درج کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مراد آیت متعہ سے فما استمتعتم ہے اور سنیت کی رسوائی کے لئے یہی کافی ہے۔

عمران صحابی نے جواز متعہ کا اعلان فرما کر شیعان علیؑ کی سچائی کا اعلان کر دیا ہے

تفسیر کبیر کی عبارت | واما عمران بن الحصین فانہ قال نزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدہا آیۃ تنسخہا وامرنا بہا رسول اللہ وتمتعنا بہا ومات ولم ینہنا عنہ ثم قال رجل برأیہ ما شاء

ترجمہ ملخص: عمران نے فرمایا کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور ہم نے اذن رسالت سے متعہ کیا ہے اور نبی کریم نے وفات پائی ہے اور متعہ سے منع بھی نہیں فرمایا اور اس مرد نے اپنی مرضی سے جو چاہا آرڈر دے دیا۔

صحیح بخاری کی عبارت | عن عمران بن حصین قال انزلت آیۃ المتعۃ فی کتاب اللہ ففعلناہا مع رسول اللہ ولم ینزل قرآن یحرمہ ولم ینہ عنہا حتی مات قال رجل برأیہ ما شاء

ترجمہ: عمران کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوتی ہے اور ہم نے اس پر حضور پاک کے زمانہ میں عمل کیا ہے اور پھر قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو متعہ کو حرام کرے اور نبی کریم کی وفات ہو گئی ہے اور آنجناب نے بھی منع نہیں فرمایا پھر اپنی مرضی سے مرد نے منع کر دیا۔

نوٹ: عمران صحابی کی مراد آیت متعہ سے۔ آیت فما استمتعتم ہے مگر امام بخاری صاحب بڑے محدث ہونے کے باوجود اس جگہ خطا کر گئے۔ اور عمران صحابی کے قول کو سورہ نساء میں لکھنے کی بجائے سورہ بقرہ میں لکھ دیا اور امام رازی اور امام نیشاپوری جناب بخاری کی خطا کی طرف توجہ کرتے ہوئے قول عمران کو سورہ نساء آیت متعہ کی تفسیر میں لکھا ہے

احمد ثعلبی کہ جس کی توثیق رب پاک نے کی ہے وہ بھی شیعوں کی سچائی بیان کرتا ہے

تفسیر ثعلبی کی عبارت: عن عمران بن حصین قال نزلت آیت المتعة فی کتاب اللہ ولم تنزل آیة بعدها تنسخها فامرنا بها رسول اللہ وتمتعنا مع رسول اللہ ومات ولم ینهنا عنها قال رجل بعد برأیه ما شاء قلت لم یرخص فی نکاح المتعة الا عمران بن حصین وعبداللہ بن عباس و بعض اصحابه وطائفة من اهل البیت

ترجمہ: عمران صحابی کہتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور ہم نے اذن رسالت سے متعہ کیا ہے اور رسول پاکؐ نے وفات فرمائی ہے اور متعہ سے منع نہیں فرمایا اور اپنی مرضی سے وہ مرد آرڈر دے رہا ہے اور میں ثعلبی کہتا ہوں کہ نکاح متعہ کو عمران بن حصین اور ابن عباس اور اس کے بعض اصحاب نے اور اہل بیت سے ایک جماعت نے ہی حلال کیا ہے۔

اہلسنت کے امام القشیری کو خواب میں اللہ کا دیدار اور احمد ثعلبی کی توثیق

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات الکبری ج۳ ص۲۴ م عبدالوہاب سبکی۔ احمد ثعلبی۔
کان اوحد زمانہ فی علم القرآن وقد جاء عن ابی القاسم القشیری انہ قال رأیت رب العزت فی المنام وهو یخاطبنی واخاطبه وکان فی اثناء ذالك ان قال الرب جل اسمه اقبل الرجل الصالح فالتفت فاذا احمد الثعلبی یقبل۔

ترجمہ: امام اہلسنت ثعلبی علم قرآن میں اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم

تھا اور امام اہلسنت ابوالقاسم القشیری سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھا اور وہ مجھ سے اور میں ان سے باتیں کر رہا تھا۔ اور گفتگو کے دوران رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک نیک مرد آ رہا ہے، پس میں نے دیکھا تو احمد ثعلبی آ رہا تھا۔

نوٹ:۔ رب تعالیٰ کی گواہی کے باوجود اگر احمد ثعلبی کا قول جواز متعہ میں قبول نہیں ہے تو پھر کس کا قول قبول ہو گا اور اگر متعہ زنا ہے اور احمد ثعلبی زنا کی اباحت کی گواہی دیتا ہے تو پھر رب تعالیٰ نے اس کو رجل صالح کا لقب کیوں دیا ہے

وکلاء صحابہ کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر

عمران صحابی کی رپورٹ کو ہم نے پیش کر دیا ہے کہ جس کی وجہ سے کتب اہلسنت میں جواز متعہ کی ایک دہائی ہے۔ اور عمران صحابی کے بارے یہ کہنا کہ اس کی مراد متعہ سے متعۃ النساء نہیں ہے۔ بلکہ متعۃ الحج ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عمران صحابی کے قول کو امام رازی، امام ثعلبی، امام نیشاپوری نے متعۃ النساء پر حمل کیا ہے اور اہلسنت بھائیوں کو الزام دینے کے لئے ان تینوں سنی اماموں کا قول کافی ہے اور ان تینوں کو یہ کہنا کہ انہوں نے خطا کی ہے یہ بھی سنی بھائیوں کی پرانی عادت ہے اور آج تک یہ لوگ سنتِ عمر پر قائم ہیں اس نے بھی نبی پاکؐ کے حق میں کہہ دیا تھا کہ ان الرجل یھجر کہ حضور پاک ہذیان سے بول رہے ہیں لہٰذا آج بھی جب سنی نے اپنے کسی عالم کے فرمان کو جھٹلانا ہوتا ہے تو جھٹ کہتا کہ وہ ہذیان بک رہا ہے خلاصۃ الکلام، ابن عباس، عمران بن حصین، اسماء بنت ابی بکر متعہ کو حلال کہیں اور مسلمان بھی رہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ زنا کو حلال کہنے والے مسلمان بھی ہیں اور سنیوں کے امام بھی ہیں۔

متعہ کے حلال ہونے کی ساتویں دلیل یہ ہے کہ صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ بھی اسماء بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتا تھا۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۹۳ ج ۱ باب المتعہ

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ج ۱

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنزالعمال ص ۲۹۳ ج ۸ نکاح متعہ

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۷۳ ج ۶ نکاح متعہ

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب زادالمعاد ص ۲۰۵ ج ۲

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح موطا الزرقانی ص ۵۴ ج ۳

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجزالمسالک شرح موطا ص ۳۴ ج ۹

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۴۲ ج ۹ کتاب النکاح

۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سنن الکبری ص ۲۰۶ ج ۷ نکاح متعہ

دلیل اول جابر صحابی کے متعہ کو حلال کہنے کی امام مسلم بن حجاج کی گواہی ہے

صحیح مسلم کی عن ابن جریج۔ قال سمعت جابر بن عبداللہ یقول عبارت ملاحظہ کنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقیق الایام علی عهد رسول اللہ و ابی بکر حتی نہی عنہ عمر فی شان عمرو بن حریث

ترجمہ: امام اہلسنت ابن جریج نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے جابر سے سنا تھا وہ فرما رہے تھے کہ زمانہ رسالت اور زمانہ ابوبکر میں ہم نے چند دنوں کیلئے مٹھی بھر کھجور اور آٹا حق مہر دے کر متعہ کرتے تھے حتی کہ عمر نے عمرو بن حریث کے کیس میں متعہ سے منع کر دیا۔

نوٹ:۔ اگر بقول نواصب کے متعہ زنا ہے تو کیا صحابی رسول حضرت جابر اعلان فرما رہے ہیں کہ صحابی مٹھی بھر آٹا دے کر زمانہ رسالت اور زمانہ ابوبکر میں زنا کرتے تھے اور اس زنا سے ابوبکر نے منع نہیں کیا بلکہ عمر نے منع کیا ہے ہم کہتے ہیں کہ جناب عمر کی ذات مبارک میں کونسی کمی ہوئی تھی کہ انہوں نے رسول پاکؐ اور ابوبکر کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو منع فرما کر مریدوں کو فارغ کر لیا۔

روایت جابر نے سنی علماء کو حلیت متعہ کی گواہی پر مجبور کر دیا ہے!

زادالمعاد ص ۲۰۵ ج ۲ — فان قیل فما تصنعون بما رواہ مسلم فی صحیحہ کی عبارت عن جابر بن عبداللہ قال کنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقیق الایام علی عهد رسول اللہ و ابی بکر حتی نہی عنہا عمر فی شان عمرو بن حریث وفیما ثبت عن عمر انہ قال متعتان کانتا علی عهد رسول اللہ انا انہی عنہما متعة الحج و متعة النساء قیل الناس فی هذا طائفتان طائفة یقول ان عمر هو الذی حرمها و نہی عنہا و قد امر رسول اللہ باتباع ما سنہ الخلفاء الراشدون۔

ترجمہ: اگر کہا جائے کہ تم مسلم شریف کی اس روایت کے بارے میں کیا کرو گے کہ جابر کہتا ہے کہ زمانہ رسالت اور زمانہ ابوبکر میں ہم مٹھی بھر کھجور اور آٹا دے کر چند دنوں تک متعہ کرتے تھے حتی کہ عمر نے منع کر دیا اور نیز عمر کے اس آرڈر کے بارے تم کیا کرو گے کہ زمانہ رسالت میں یہ دو متعے تھے ایک متعہ النساء اور ایک متعہ الحج اور میں انکو منع کرتا ہوں مذکورہ سوال کے جواب میں کہا جائے گا۔ متعہ کے مسئلہ میں لوگ دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ عمر ہی نے متعہ سے منع کیا ہے اور نبی پاکؐ نے سنت خلفاء کی پیروی کا حکم دیا ہے۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ حرمت متعہ بیان کرنے والی روایات صحیح نہیں ہیں

زاد المعاد ص ۲۰۶ ج ۲ کی عبارت: ولم تر هذه الطائفة تصحيح حديث سبرة بن معبد في تحريم المتعة عام الفتح فانه من رواية عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن أبيه عن جده وقد تكلم فيه ابن معين ولم ير البخاري اخراج حديثه في صحيحه مع شدة الحاجة اليه وكونه اصلا من اصول الاسلام ولو صح عنده لم يصبر عن اخراجه والاحتجاج به قالوا ولو صح حديث سبرة لم يخف على ابن مسعود حتى يروي انهم فعلوها ويحتج بالآية وايضا ولو صح لم يقل عمر انها كانت على عهد رسول الله وانا انهى عنها واعاقب عليها بل كان يقول انه صلى الله عليه وسلم حرمها ونهى عنها قالوا ولو صح لم تفعل على عهد الصديق وهو عهد خلافة النبوة

ترجمہ: فتح مکہ کے دن حرمت متعہ کی خبر دینے والی روایت سبرہ بن معبد کی اہلسنت علماء کے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عبدالملک بن ربیع بن سبرہ کی روایت ہے اور اس میں امام اہلسنت ابن معین نے کلام فرمایا ہے اور یہ حرمت متعہ والی روایت اتنی کمزور ہے کہ امام بخاری نے اس کو اپنی صحیح میں لکھنے کے قابل نہیں سمجھا۔ جبکہ اس کی ضرورت بھی تھی اور صحیح بخاری ایک اصل ہے اصول اسلام میں سے۔ اگر وہ روایت امام بخاری کی نگاہ میں صحیح ہوتی تو وہ اس کو اپنی بخاری میں لکھنے سے پرہیز نہ کرتے جبکہ اس کے لکھنے کی ضرورت بھی تھی اور سنی علماء نے یہ کلمہ انصاف بھی اگلا ہے کہ اگر حرمت متعہ والی حدیث سبرہ صحیح ہوتی تو عبداللہ بن مسعود سے پوشیدہ نہ رہتی اور وہ آیت قرآن سے متعہ کے حلال ہونے کا استدلال نہ کرتے۔

اللہ پاک نے سنی علماء کی زبان پہ کلمہ حق جاری فرما دیا کہ اگر شریعت میں متعہ حرام ہوتا تو عمر اس کی منع کو اپنی طرف نسبت نہ دیتا

زاد المعاد ص ۲۰۶ ج ۲ کی عبارت: ولو صح لم يقل عمر انها كانت على عهد رسول الله وانا انهى عنها واعاقب عليها بل كان يقول انه صلى الله عليه وسلم حرمها ونهى عنها

ترجمہ: اگر حرمت متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو جناب عمر یہ نہ فرماتے کہ متعہ زمانہ رسالت میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دوں گا۔ بلکہ یوں فرماتے کہ نبی پاک نے متعہ منع فرمایا ہے

وکلاء صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مولا علیؑ کی یہ کرامت ہے کہ جو سنی علماء ہم شیعوں کے خلاف عوعو کرتا خدا تعالیٰ اس کو اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا کرواتا ہے جو وکلاء صحابہ متعہ کی بابت گز بھر کی زبان نکال کر اپنے گنجے سر سے لے کر اپنے ٹھیڑے پاؤں تک زور لگا کر ہم شیعوں کے خلاف غلط بیانی کرتے ہیں ان کو اللہ پاک نے اپنے خاص کرم سے اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں سے خوب ذلیل کیا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہو گی کہ جن روایات کو نسل فاروق مسئلہ متعہ میں ہمارے خلاف پیش کرتی ہے ان روایات کو خود اہلسنت علماء نے ضعیف اور غیر صحیح قرار دیا ہے اور ہم شیعوں کے اولاد حلالہ کے خلاف یہ ایک فتح مبین ہے۔

مخالفین متعہ کے عقیدہ میں ۱۸ سال تک زمانہ رسالت میں اور تمام زمانہ خلافت ابوبکر میں زنا کا کاروبار پورے عروج پر تھا اور صحابہ خوب نفع کماتے تھے

کنز العمال کی عبارت عن جابر قال کنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقیق علی عهد النبیؐ وابی بکر حتی نهی عمر الناس

ترجمہ جناب جابر صحابی رپورٹ دیتے ہیں کہ نبی پاک اور ابوبکر کے زمانہ میں ہم مٹھی بھر آٹا اور کھجوریں دے کر متعہ کر لیتے تھے حتیٰ کہ عمر نے لوگوں کو متعہ سے منع کر دیا۔

زاد المعاد کی عبارت ج۱ ص۲۰۶ ولو صح لم تفعل علی عهد الصدیق وهو عهد خلافة النبوة اگر حرمت متعہ کی روایات صحیح ہوتی تو یہ متعہ ابوبکر کے زمانہ میں نہ ہوتا جبکہ وہ زمانہ خلافت نبوت کا شمار ہوتا ہے۔

مدارج النبوت کی عبارت ذکر جنگ خیبر میں لکھا ہے کہ متعہ فتح مکہ کے بعد حرام ہوا ہے اور زاد المعاد میں ابن قیم نے بھی یہی رونا رویا ہے۔

نوٹ: ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کتب اہلسنت سے اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ آغاز اسلام سے لے کر زمانہ عمر تک متعہ کا کاروبار صحابہ کرام میں نہایت ہی بابرکت تھا پس جو سنی علمائے آنکھیں بند کر کے متعہ زنا متعہ زنا لگایا ہوا ہے ان کو دعوت فکر ہے کہ اگر متعہ زنا ہے تو پھر ۱۸ سال تک زمانہ رسالت میں اور خلافت ابوبکر کے تمام زمانہ میں زنا کا کاروبار پورے عروج پر تھا اور خود اسماء بنت ابی بکر نیک بخت خواتین میں سے ہے جس نے اپنی ذات کو اسلام کی ترقی کی خاطر متعہ کیا حضرت زبیر صحابی کو پیش کر کے جواز متعہ کو چار چاند لگا دیئے۔

دلیل دوم جابر کے متعہ کو حلال کہنے کی امام ابوبکر بیہقی کی گواہی ہے

السنن الکبریٰ کی عبارت ج۷ ص۲۰۶ اختصار کے پیش نظر ترجمہ حاضر خدمت ہے۔ امام اہلسنت ابوبکر روایت کرتا ہے کہ راوی نے کہا میں نے جابر سے عرض کیا کہ ابن زبیر متعہ سے منع کرتا ہے اور ابن عباس متعہ کی اجازت دیتا ہے جابر نے فرمایا کہ رسالت مآب اور ابوبکر کے زمانہ میں ہم نے متعہ کیا ہے اور جب عمر صاحب خلیفہ بنے تو انہوں نے خطبہ دیا کہ رسولؐ اور قرآن وہی ہیں اور زمانہ رسول اللہؐ میں دو متعے تھے اور انا انهی عنهما واعاقب علیهما احدهما متعة النساء ولا اقدر علی رجل تزوج امرأة الی اجل الا غیبته بالحجارة والاخری متعة الحج عمر نے کہا میں ان دو متعوں سے منع کرتا ہوں اور خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دوں گا ایک متعۃ النساء ہے اور اگر کوئی مرد متعہ کرنے والا میرے قابو میں آگیا تو میں اس کو پتھروں میں غائب کروں گا۔ دوسرا متعہ حج ہے۔

نوٹ: اس روایت میں جابر صحابی نے جواز متعہ کو ابوبکر کے زمانہ میں نقل کیا بلکہ صحابہ کا متعہ سے لطف اندوز ہونے کا ذکر فرمایا ہے اگر متعہ زمانہ رسالت میں منع ہو گیا تھا تو کیا یہ صحابہ کرام زمانہ ابوبکر میں متعہ کا لبادہ اوڑھ کر زنا کرتے تھے۔ اور حکومت ابوبکر کو تقویت بخشتے تھے جابر کے جواز متعہ کی گواہی دینا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک متعہ کے منسوخ ہونے کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور جناب عمر کا لوگوں کو رعب حکومت سے ڈرا کر متعہ سے روکنا اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ اپنی کسی ذاتی ضرورت کی خاطر مردوں کو اپنا فلیح بنانے کی خاطر متعہ سے منع فرماتے تھے

جابر صحابی نے جواز متعہ کی روایت بیان کر کے شیعوں کے سچے ہونے کا اعلان کر دیا ہے

اور وکلاء صحابہ میدان فارغ میں عاجز آکر بھاگ نت بھانت کی بولیاں بولنے لگے

وکلاء صحابہ کا پہلا عذر: متعہ منسوخ ہوگیا تھا اور حضرت جابر اور دیگر صحابہ کو اس کا علم نہ تھا اور حضرت عمر نے متعہ پر پابندی لگا کر ناسخ یاد دلا دیا۔

جواب: اس عذر کو خود علماء اہلسنت نے جھٹلا کر عظمت فاروقی کا جنازہ نکال دیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج۶ ص۱۵۴ باب نکاح المتعۃ

ولکنه یعکر علی ما فی حدیث سبرۃ من تحریم مؤبد ما اخرجه مسلم عن جابر قال کنا نستمتع الخ ۔ فانه یبعد کل البعد أن یجهل جمع من الصحابة النبی المؤبد الصادر عنه صلی اللہ علیه وآله وسلم فی جمع کثیر من الناس ثم یستمرون علی ذالك حیاته وبعد موته صلی اللہ علیه وآله وسلم حتی ینهاهم عنها عمر

ترجمہ: متعہ کا حرام مؤبد ہونا جو حدیث سبرہ میں آیا ہے اس کو گدلا کر دیتا ہے جو امام مسلم نے جابر صحابی سے نقل کیا ہے۔ جابر کہتا ہے کہ ہم نبی کریمؐ اور ابوبکر کے زمانہ میں متعہ کرتے تھے اور عمر نے منع کیا متعہ کو، عمرو بن حریث کے کیس میں امام اہلسنت شوکانی اس جگہ مجبور و ازرح ہو کر فرماتے ہیں کہ یہ بات بعید اور مشکل ہے کہ ایک چیز سے نبی کریمؐ لوگوں کے بڑے مجمع میں منع کریں اور ایک جماعت صحابہ کی اس حکم سے نبی کریمؐ کی زندگی اور وفات کے بعد بھی جاہل رہے اور جناب عمر آکر ان کو منع فرمادیں۔

وکلاء صحابہ کا دوسرا عذر: اگر امام اہلسنت امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں متعہ کے جائز ہونے کا ذکر صحابہ کرام کی زبانی نقل کیا تو اسی طرح انہوں نے متعہ کے حرام ہونے کا ذکر بھی صحابہ سے نقل کیا ہے اور یہ ان کی دیانت داری ہے اور شیعوں کی نادانی ہے کہ پوری عبارت نہیں پڑھتے۔

جواب: سبحان اللہ صحابہ کرام بھی دو منہ والی چھری تھے۔

اس عذر کی روشنی میں اہل اسلام میں اختلاف ڈالنے کی اور ان کو آپس میں لڑانے کی ذمہ داری امام مسلم اور صحابہ کرام پر ہے۔ متعہ حلال اور متعہ حرام دونوں رپوٹیں صحابہ کرام کی ہیں۔ پس اختلاف کی بنیاد صحابہ کرام ہی رکھ گئے تھے۔

جواب: اقرار العقلاء علی انفسهم مقبول اگر کوئی عقلمند ایک مرتبہ کسی قرضے کا اقرار کرے تو پھر سو مرتبہ اگرچہ انکار کرے نہیں سنا جائے گا جب امام مسلم نے جابر صحابی کی زبانی متعہ کے جواز کا اقرار کر لیا کہ یہ متعہ ابوبکر اور نصف زمانہ عمر تک جائز تھا تو ہم شیعوں کے لئے سنی بھائیوں کو الزام دینے کے لئے یہ کافی ہے۔ اور اگر بعد میں اس نے متعہ کی حرمت کو بیان فرمایا ہے تو ان کی اس رپورٹ کو شیعوں کے خلاف نہیں پیش کیا جا سکتا کیونکہ صحیح مسلم شیعوں کی کتاب نہیں ہے اور مخالف کو اس کے مسلمات سے الزام دیا جاتا ہے اور ہم شیعان علیؑ کی یہ فتح مبین ہے کہ بیچارے وکلاء صحابہ ہمارے مقابلہ میں اس طرح بے بس اور بے سہارا ہیں کہ مجبور ہو کر قواعد مناظرہ توڑ رہے ہیں اور شرم حیاء کو بھی ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کی روایات کو ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں وہ کتابیں پیش کرتے ہیں اور ہم جواز متعہ کی خاطر بی بی اسماء بنت ابی بکر پیش کرتے ہیں اور فیصلہ عقلاء پر چھوڑتے ہیں۔

وکلاء صحابہ کا تیسرا عذر: صحیح مسلم صحاح ستہ سے ہے اور اس میں حرمت متعہ کی احادیث موجود ہیں پس ایک سنی ان کو کیسے چھوڑ سکتا ہے

جواب ۱: کتاب صحیح مسلم بقول ایک سنی امام کے بدعت کی سیڑھی ہے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الرجال صہ مؤلف ملا علی قاری حنفی منقول از استقصاء الافحام ص۹۴۴ جب مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح کو ابو زرعہ رازی کی خدمت میں پیش کیا تو اس نے کہا سمیتہ الصحیح وجعلتہ سلما لاھل البدع کہ تو نے اس کتاب کا نام صحیح رکھا ہے اور اس کو بدعت کی سیڑھی بنایا ہے۔

نوٹ: جس کتاب کو خود علماء اہلسنت بدعت کی سیڑھی قرار دیں اس کی روایات کو شیعوں کے خلاف پیش کرنا سنی علماء کی ناانصافی ہے اور یا کوئی خاص مجبوری ہے۔

جواب ۲: ابن تیمیہ نے اپنی منہاج میں حضرت علیؑ کی امامت کی ادلہ میں سے چودہویں دلیل کے جواب میں فرمایا ہے کہ ھذا من افراد المسلم۔ والبخاری اعرض عنہ کہ یہ روایت بیان کرنے میں مسلم تنہا ہے اور بخاری نے اس روایت سے اعراض کیا ہے

نوٹ: ہم شیعہ خیرالبریہ یہ کہتے ہیں کہ جو روایات مسلم نے حرمت متعہ کے بارے لکھی ہیں مسلم ان کی روایت کرنے میں تنہا ہے اور بخاری نے ان سے اعراض کیا ہے پس بقول ابن تیمیہ وہ روایات مشکوک ہیں پس حرمت متعہ مشکوک ہے اور زمانہ رسالت میں متعہ کا حلال ہونا یقینی ہے۔ اور عقلمند امر مشکوک کو چھوڑ کر امر یقینی کو لیتا ہے۔ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔ نبی کریمؐ کے بعد صحابہ کرام متعہ فرماتے رہے ہیں۔ بقول سنی علماء کے متعہ تو زنا ہے۔ ہم شیعہ خیرالبریہ کہتے ہیں کہ جب اصحاب خود متعہ کرتے تھے تو کیا وہ زنا فرماتے تھے اگر متعہ کنجری بازی ہے تو کیا اصحاب کرام کنجری بازی سے دل بہلاتے تھے۔

مسلم شریف کی وہ روایات کہ جن سے حرمت متعہ ظاہر ہوتی ہے انکے راویوں کے جھوٹے ہونے کا سنی علماء نے خود اقرار فرمایا ہے۔

مسلم شریف کی پہلی روایت کا راوی عبدالواحد بن زیاد ہے اور کتاب اہلسنت میزان الاعتدال میں لکھا کہ لیس بشئ کہ جھوٹے ہونے کے باعث وہ کچھ بھی نہیں تھا اور روایت نمبر۲ میں حرمت کی تصریح نہیں ہے اور حدیث نمبر۳ کا راوی بشیر بن مفضل ہے اور یہ عثمانی اور ناصبی تھا اس کے دل میں بغض آلِ رسولؐ تھا جو کہ قبول روایت میں رکاوٹ اور اسی روایت میں رکاوٹ اور اسی روایت کا ایک دوسرا راوی عمارہ بن عزیہ ہے اور ذہبی نے اپنی کتاب مغنی میں لکھا کہ ابن حزم نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور مسلم شریف کی روایت نمبر۴ کا راوی عمارہ بن عزیہ ہے جو کہ ضعیف ہے۔ اور روایت نمبر۵ نمبر۶ کے اسناد میں عبدالعزیز بن عمر ہے۔ ذہبی نے مغنی میں لکھا ہے کہ اس راوی کو ابو مسہر نے ضعیف کیا ہے۔ اور مسلم کی روایت نمبر۷ کے اسناد میں ابراہیم بن سعد ہے اور کتاب اہلسنت میزان الاعتدال میں اس کی تضعیف منقول ہے۔ اسی طرح مسلم کی دوسری روایات جو متعہ کے منع کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کے اسناد میں زھری جیسے بے ضمیر درباری چمچے موجود ہیں۔ خلاصہ: حرمت متعہ ثابت کرنے کے لئے اپنے ہی مذہب کی جھوٹی کتابوں کی جھوٹی روایات کو سنی علماء کا ہمارے سامنے پیش کرنا یہ ان کی نادانی ہے اور قواعد مناظرہ سے ان کی ناواقفیت ہے۔

امام اہلسنت امام مسلم نے اپنی صحیح میں حلیت متعہ کی روایت جابر صحابی سے نقل کر کے اپنے آپ کو اور اپنے خانہ ساز مذہب کو جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۵۳۵ ج ۲ باب نکاح المتعہ

ابن جریج قال قال عطاء قدم جابر بن عبد اللہ معتمرا فجئناہ فی منزلہ فسالہ القوم عن اشیاء ثم ذکروا المتعہ فقال نعم استمتعنا علی عہد رسول اللہ و ابی بکر و عمر۔

ترجمہ :۔ امام اہلسنت حضرت عطاء صاحب فرماتے ہیں کہ صحابی رسول اللہ ص حضرت جابر عمرہ کی خاطر تشریف لائے اور ہم ان کی قیام گاہ پر آئے قوم نے ان سے متعہ کے بارے سوال کیا۔ جابر نے فرمایا کہ ہاں زمانہ رسالت میں اور زمانہ ابو بکر و عمر میں ہم نے متعہ کیا ہے۔

نوٹ :۔ کتاب اہلسنت تہذیب التہذیب میں عسقلانی نے لکھا کہ عطاء کہتا ہے کہ عثمان کی خلافت سے صرف دو سال رہ گئے تھے کہ میری ولادت ہوئی اس بیان سے معلوم ہوا کہ عمر کی وفات کے بعد بھی مسئلہ متعہ میں جابر عمر کو جھٹلاتے رہے ہیں اور تعجب ہے کہ ناسخ متعہ جابر کو معلوم نہ ہوا۔ اور کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال کے تاجدار کو معلوم ہو گیا۔

خلاصہ :۔ اس روایت سے مسلم نے اپنے آپ کو اور جابر نے عمر کو مسئلہ حرمت متعہ میں جھٹلایا ہے۔ بقول سنی علماء کے اگر متعہ زنا ہے تو کیا زمانہ رسالت اور زمانہ ابو بکر و عمر میں صحابہ متعہ کے بہانے زنا کرتے رہے ہیں۔

معاذ اللہ

صحابی کا یہ کہنا کہ ہم زمانہ رسالت میں یہ کام اس طرح کرتے تھے یہ قول صحابی سنی علماء کے نزدیک حدیث مرفوع کا حکم رکھتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۰۶ ج ۹ کتاب النکاح باب العزل

اہلسنت کی معتبر کتاب نخبۃ الفکر ص مؤلف ابن حجر

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الوصول ص م محمد بن الامام با نکا ملیہ

اہلسنت کی معتبر کتاب ہو اعب لدنیہ ص ورد کرا باحت لحوم خیل

فتح الباری
والمسئلۃ المشہورۃ فی الاصول و فی علم الحدیث و ھی ان الصحابی اذا اضافہ الی زمن النبی ص کان لہ حکم الرفع عند الاکثر لان الظاھر ان النبی اطلع علی ذالک واقرہ۔

کی عبارت

ترجمہ :۔ علم حدیث اور علم اصول کا یہ مسئلہ مشہور ہے کہ جب صحابی کسی اپنے فعل کو زمانہ رسالت کی طرف نسبت دیتا ہے تو اس قول صحابی کو حدیث مرفوع کا حکم حاصل ہوتا ہے اور یہ مسلک اکثر علماء اہلسنت کا ہے کیونکہ اس قول صحابی سے یہ ظاہر ہوتا کہ نبی کریم کو ان کے اس فعل کا علم تھا۔ اور آنجناب نے تقریر فرمائی ہے۔

نوٹ :۔ اس مذکورہ بیان کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ جابر کا یہ کہنا کہ زمانہ رسالت میں ہم متعہ کرتے تھے یہ قول جابر جواز متعہ کے بارے حدیث مرفوع کا حکم رکھتا ہے اور اگر متعہ زنا ہے تو کیا اہلسنت کے نزدیک جواز زنا کے بارے حدیث مرفوع آئی ہے کیونکہ بقول جابر متعہ ابو بکر کے زمانہ میں جاری تھا تو ابو بکر کے زمانہ میں زنا جاری تھا۔

اہلسنت علماء کا فیصلہ کہ کسی صحابی کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی حکم منسوخ کے بارے یہ رپورٹ دے کہ خلافت ابوبکر اور عمر کے وقت وہ حکم باقی تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص باب طلاق الثلث

ثم يجز للراوي ان يخبر ببقاء الحكم في خلافة ابي بكر وبعض خلافة عمر

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ جب کوئی حکم زمانہ رسالت میں منسوخ ہو گیا ہو تو کسی صحابی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خبر دے کہ یہ حکم ابوبکر کی تمام خلافت کے زمانہ میں اور عمر کے بعض زمانہ خلافت میں باقی تھا۔

نوٹ:۔ جابر بن عبداللہ صحابی ہے اور بقول سنی علماء کے صحابی پر ایمان یقین رکھتا ہے اگر متعہ زمانہ رسالت میں منسوخ ہوتا تو جابر یہ خبر نہ دیتے کہ وہ زمانہ ابوبکر اور عمر میں متعہ کرتے تھے معلوم ہوا کہ جابر کی نگاہ میں متعہ کو حرام کرنے میں عمر غلطی پر تھے

نوٹ:۔ بقول رازی کے جب عمر نے متعہ حرام کیا تو اگر متعہ حرام نہیں تھا تو صحابہ خاموش کیوں رہے اس طرح کی خاموشی سے صحابہ کا کفر لازم آتا ہے۔ اور ہم شیعہ خیرالبریہ یہ کہتے ہیں کہ جابر نے جب حرمت متعہ کے اعلان عمر کو جھٹلایا اور فرمایا کہ یہ متعہ تو ابوبکر اور عمر کے زمانہ میں ہم کرتے رہے ہیں پس جابر کے اس اعلان کے بعد صحابہ خاموش کیوں رہے ہیں۔ اگر متعہ حرام تھا تو صحابہ کی خاموشی سے ان کا کفر لازم آتا ہے۔ نیز جابر بھی حدیث نجوم کی روشنی میں ایک ستارہ ہے اور بایھم اقتدیتم اھتدیتم کی رو سے حلیت متعہ میں جابر صحابی کی پیروی بھی ہدایت ہی ہدایت ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی آٹھویں دلیل عبداللہ بن مسعود بھی اسماء بنت ابی بکر کی مانند متعہ کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص کتاب النکاح باب

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۵۳۴ ج۲ نکاح متعہ

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۱۸ ج۹ ب متعہ

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص۲۰۵ ج۲ ب اجازۃ متعہ

اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص۲۱۹ ج۶ ب متعہ

اہلسنت کی معتبر کتاب موطا شرح زرقانی ص۱۵۴ ج۳

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص۱۴۰ ج۲

بخاری شریف کی عبارت } باب ما یکرہ من التبتل والخصاء، قال عبداللہ کنا نغزو مع رسول اللہ ولیس لنا شیء فقلنا الا نستخصی فنھانا عن ذالک ثم رخص لنا ان ننکح المرأۃ بالثوب ثم قرأ علینا یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسعود صحابی کہتا ہے کہ ہم نبی کریمؐ کے ساتھ جہاد کے لئے جاتے تھے اور ہمارے لئے عورتیں نہیں تھی پس ہم نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہیں کر سکتے پس نبی کریمؐ نے ہم کو اپنے آپ کو خصی کرنے سے منع کیا پھر ہم کو اجازت دی کہ ہم کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے کے عوض بھی نکاح متعہ کر سکتے ہیں پھر ابن مسعود نے اس آیت کو تلاوت کیا کہ ایمان والو جن طیبات کو اللہ نے حلال کیا ہے ان کو حرام نہ کرو۔

فتح الباری کی عبارت قولہ لان ننکح المرأۃ بالثوب) ای الی اجل فی نکاح المتعہ ۔۔۔ وظاھر استشھاد ابن مسعود بھذا لآیہ ھنا یشعر بأنہ کان یری بجواز المتعۃ

ترجمہ، غرض ابن مسعود کی یہ ہے کہ ہمیں نبی کریمؐ نے اجازت دی کہ ہم ایک مدت معین تک نکاح متعہ کریں اور ابن مسعود کا مذکورہ آیت کو اس مقام میں بطور شاہد پڑھنا اس طرف رہنمائی کرتا ہے کہ ابن مسعود نکاح متعہ کو جائز جانتا تھا۔

ابنِ مسعود کا متعہ کو جائز سمجھنا صحیحین سے ثابت ہو گیا

جب مسلم اور بخاری میں کوئی حدیث آجاتی ہے تو اس حدیث کی سند سے اہلسنت میں بحث ختم ہو جاتی ہے پس ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ صحابی رسول اللہ عبداللہ بن مسعود نے بقول امام اہلسنت بخاری اور مسلم کے جواز متعہ کو نبی کریمؐ سے نقل کیا ہے اور ناسخ کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عمر نے متعہ سے منع کیا ہے، نبی کریمؐ نے متعہ سے منع نہیں کیا اور قسطلانی شارح بخاری نے اپنی کتاب ارشاد الساری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ ابن مسعود ابن عباس کی مانند متعہ کو حلال جانتا تھا کہ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ حوالہ جات گذر چکے ہیں کہ ابن عباس حرمت متعہ میں عمر کو تمام زندگی جھٹلاتے رہے ہیں، اور حلیت متعہ سے آخری دم تک رجوع نہیں کیا ہے پس اسی طرح ابن مسعود بھی عمر کو اپنی تمام عمر جھٹلاتے رہے اور حوالہ جات گذر چکے ہیں کہ یہ ابن مسعود آیت میں الی اجل مسمی پڑھتا تھا اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابن مسعود متعہ کو حلال جانتا تھا۔

متعہ کے حلال ہونے کی نویں دلیل کہ صحابی رسول اللہ ابو سعید خدری بھی اسما بنت ابو بکر کی مانند نکاح متعہ کو حلال جانتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۔۔۔ باب نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۹ ص ۱۴۲ باب نکاح المتعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی ج ۳ ص ۱۵۴ نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۶ ص ۱۴۳ نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ج ۹ ص ۴۴ ذ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ب غزوہ خیبر

کنز العمال کی عبارت عن ابی سعید قال کنا نتمتع علی عہد رسول اللہ بالثوب۔
ہم زمانہ رسالت میں کپڑا دے کر بھی متعہ کر لیتے تھے۔

اگر متعہ کنجری بازی ہے تو صحابہ کرام کیا کنجری بازی کرتے تھے

ارباب انصاف وہ مولانا صاحبان جو کہ اہلسنت بھائیوں کے پڑھے لکھے طبقے میں نہ تین میں ہیں اور نہ ہی تیرہ میں وہ بھی ہمارے لئے ماں کے مفتی بن بیٹھے ہیں گز بھر کی زبان نکال کر اپنے لعنت زدہ گنجے سر سے لے کر اپنے ٹھڈے پاؤں تک زور لگا کر کہتے ہیں کہ متعہ زنا ہے ہم شیعہ خیر البریہ ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ بقول تمہارے اگر متعہ زنا ہے تو یہ متعہ ابوبکر کی بیٹی اسما نے کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری اور جابر بن عبداللہ جیسے صحابہ کرام نے متعہ کیا۔ کیا صحابہ کرام اس دعویٰ میں کذاب تھے۔ یا وہ زنا کار تھے۔

متعہ کے حلال ہونے کی دسویں دلیل کہ معاویہ بھی اسمآ بنت ابوبکر کی طرح متعہ کو نبیؐ کے بعد بھی حلال جانتا رہا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۹ ص ۱۴۴ ب نکاح متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب شرح الزرقانی ج ۳ ص ۱۵۳ ب متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب اوجزا المسالک شرح موطا ج ۹ ص ۳۰۴ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۶ ص ۱۵۳ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب مصنف عبدالرزاق ج ۷ ص ۴۹۹ ب متعہ۔

اوجزا المسالک کی عبارت } وقال ابن حزم ثبت علی اباحتہا بعد رسول اللہ ابن مسعود و معاویہ والبوسعید و ابن عباس وسلمہ ومعبد ابنا امیہ بن خلف وجابر وعمرو بن حریث

امام اہلسنت ابن حزم کہتا ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد بھی جو لوگ متعہ کو جائز سمجھتے تھے یہ اصحاب ہیں ۱۔ عبداللہ بن مسعود ۲۔ معاویہ بن ہند ۳۔ ابوسعید خدری ۴۔ عبداللہ بن عباس ۵۔ سلمہ ۶۔ اور معبد امیہ بن خلف کے بیٹے ۔ ۸۔ جابر بن عبداللہ انصاری ۹۔ اور عمرو بن حریث

نیل الاوطار کی عبارت } وقد ثبت علی تحلیلہا بعد رسول اللہ من الصحابۃ اسماء بنت ابی بکر وجابر بن عبداللہ وابن مسعود وابن عباس۔ ومعاویہ وعمرو بن حریث وابوسعید وسلمہ ابنا امیہ بن خلف ورواہ جابر عن الصحابہ مدۃ رسول اللہ ومدۃ ابی بکر ومدۃ عمر الی قرب اخر خلافتہ۔

نبی کریم کی ایک سالی اور ایک سالا دونوں نے خود متعہ کیا ہے۔

ترجمہ:۔ نبی کریمؐ کے صحابہ کرام سے جو لوگ آنجنابؐ کے بعد بھی متعہ کو حلال جانتے تھے وہ یہ ہستیاں ہیں ۱۔ بی بی اسماء بیٹی ابوبکر کی عائشہ کی بہن ہیں اور نبی کریم کی سالی ۲۔ اور معاویہ جو بقول اہلسنت کے نبی کریم کا سالا تھا ۳۔ جابر بن عبداللہ انصاری ۴۔ عبداللہ بن مسعود ۵۔ عبداللہ بن عباس ۶۔ عمرو بن حریث ۷۔ ابوسعید ۸۔ سلمہ دونوں بیٹے امیہ بن خلف کے

موطا شرح زرقانی } ثبت الجواز عن جمع من الصحابۃ کجابر وابن مسعود ومعاویہ واسماء بنت ابی بکر وابن عباس

جن صحابہ سے متعہ کا جواز ثابت ہوا ہے وہ یہ ہیں اسماء بیٹی ابوبکر کی اور معاویہ بیٹا ہند کا وغیرہ۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف جن لوگوں کے مبارک نام ذکر ہوئے ہیں اور یہ لوگ متعہ کو حلال جانتے تھے اور نبی کریمؐ کا زمانہ گزر جانے کے بعد حلال جانتے تھے اگر متعہ زنا ہے تو کیا نبی کریمؐ کی سالی اور سالا اور دیگر صحابہ کرام زنا کو حلال جانتے تھے اور صرف بات حلال سمجھنے کی نہیں ہے۔ نبی کریمؐ کی سالی ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اسماء نے خود متعہ فرما کر متعہ سے ایک بیٹا جنا ہے اور نبی کریمؐ کا سالا اور اہلسنت کا پانچواں امام حضرت معاویہ صاحب نے بھی خود متعہ فرمایا ہے اور اس داشتہ یعنی ممتوعہ کو اپنی حکومت کے زمانہ میں وظیفہ دیتا رہا ہے اور بیت المال کو متعہ کی لذتوں پر خرچ کرتا رہا ہے۔

معاویہ کی ممتوعہ کا نام معانہ تھا اور معاویہ اس کو بیت المال سے متعہ کی وجہ سے وظیفہ دے کر اپنے مریدوں کو رسوا کرتا رہا

مصنف عبدالرزاق ج۷ ص۴۹۹ کی عبارت { ان معاویة بن ابی سفیان استمتع مقدمة الطائف علی ثقیف بمولاة ابن الحضرمی یقال لھا معانة قال جابر ثم أدرکت معانة غلانة معاویة حیة۔ فکان معاویہ یرسل الیھا بجائزة کل عام حتی ماتت

جب معاویہ طائف میں آیا تو اس نے ابن الحضرمی کی ایک معانہ نامی کنیز سے متعہ کیا اور جابر نے کہا ہے کہ یہ معانہ وہ خوش نصیب ہے جس نے معاویہ کے زمانہ حکومت تک زندگی کو پایا ہے اور معاویہ اپنی اس ممتوعہ کو ہر سال وظیفہ دیتا تھا حتی کہ وہ مرگئی۔

فتح الباری کی عبارت { ان معاویہ استمتع بامرة بالطائف واسنادہ صحیح معاویہ نے طائف میں ایک عورت سے متعہ کیا اس خبر کی سند صحیح ہے

نوٹ :۔ ارباب انصاف ان روایات کو جب اہل سنت اپنی کتابوں میں دیکھتے ہیں تو ان کے جگر پھٹ جاتے ہیں کیونکہ یہ تمام روایات اس امر کی گواہی دیتی ہیں کہ صحابہ کرام نبی کریم کے زمانہ کے بعد متعہ کو حلال سمجھ کر متعہ کرتے رہے ہیں اور صحابہ کے اس متعہ سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ یا تو صحابہ کرام زنا کرتے تھے اور یا عمر صاحب متعہ کو منع کرنے میں غلطی پر تھے اور سنی علماء اس محاذ میں بڑے مجبور اور بے بس ہیں۔

متعہ کے حلال ہونے کی گیارہویں دلیل یہ ہے کہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب نے عمر کے متعہ کو حرام کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج۲ ص۱۴۰ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج۳ ص۱۲ پ۵
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ج۵ ص۹
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لرازی ج۳ ص۱۹۵
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان ج۳ ص۲۱۸
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص
اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج۸ ص۲۹۴
اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ج۷ ص۵۰۰

تفسیر در منثور کی عبارت { واخرج عبدالرزاق وابوداؤد فی ناسخہ وابن جریر عن الحکم انہ سئل عن ھذہ الایة أمنسوخة قال لا وقال علی علیہ السلام لو لا ان عمر نھی عن المتعة ما زنی الا شقی۔

علامہ سیوطی بسند عالی نقل فرماتے ہیں کہ حکم سے سوال ہوا کہ کیا آیت متعہ منسوخ ہوئی ہے، اس نے کہا کہ نہیں اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر عمر صاحب نے نکاح متعہ منع نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی شقی بدبخت کے کوئی شخص بھی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: حضرت علیؑ نے قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار حضرت عمر کو قرار دیا ہے اور اتنے زنا جس کے نامہ اعمال میں ہوں وہ ابو حفص ہی ہو سکتا ہے۔

حضرت علیؑ کا عمر کو قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار قرار دینا

تفسیر کبیر کی عبارت: وروی محمد بن جریر الطبری فی تفسیرہ عن علی بن ابیطالب انہ قال لولا أن عمر نہی الناس عن المتعہ ما زنی الا شقی۔

اور محمد بن جریر طبری نے روایت کی ہے اپنی تفسیر میں کہ امام علی ابن ابیطالب علیہما السلام نے فرمایا کہ اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو بغیر کسی بدبخت کے اور کوئی شخص زنا نہ کرتا

نوٹ:۔ المصنف لعبدالرزاق میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے مذکورہ مذمت جناب عمر کی کوفہ میں فرمائی تھی پس معلوم ہوا کہ زمانہ رسالت میں حضرت علیؑ کی نگاہ میں متعہ منسوخ نہیں ہوا تھا ورنہ بچارے عمر صاحب پر تنقید کا کوئی مطلب نہ تھا نیز حضرت علیؑ کی نگاہ میں عمر کا متعہ سے منع کرنا یہ عمر کی ذاتی رائے تھی۔ شریعت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اور چونکہ عمر صاحب نے مسئلہ متعہ میں خدا اور رسولؐ سے اختلاف کیا تھا۔ حضرت علیؑ نے خدا اور رسولؐ کی خاطر عمر کی مذمت فرمائی ہے اور عمر کی رائے سے اختلاف فرمایا ہے اور امام رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت علیؑ کسی کے ساتھ کسی مسئلہ میں اختلاف فرمادیں تو حق علیؑ کے ساتھ ہے کیونکہ فرمان رسولؐ ہے کہ علی مع الحق ہمیشہ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور اہلسنت کتابوں میں جو لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے متعہ سے منع کیا ہے۔ اس کو مذکورہ حوالہ جات جھٹلا رہے ہیں۔ اور سنی اپنی روایات مناظرہ میں الزام کی خاطر ہمارے سامنے پیش نہیں فرما سکتے۔

حلیت متعہ کی بارہویں دلیل کہ عبداللہ بن عباس کے اصحاب بھی اسماء بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ج۹ ص۱۴۳ ت نکاح

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ج۸ ص۳۱۰ باب غزوہ خیبر

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ج۹ ص۴۰۴

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج۶ ص۱۵۳ ذکر متعہ

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح زرقانی علی موطا ج۳ ص۱۵۴

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی لابن حزم ص

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مراۃ الزمان ص

فتح الباری کی عبارت: قال ابن عبدالبر اصحاب ابن عباس من اھل مکۃ والیمن علی اباحتھا ... وقال ابن حزم ثبت علی اباحتھا بعد رسول اللہ ابن مسعود و معاویۃ وابو سعید وابن عباس

ترجمہ:۔ اہلسنت کا امام ابن عبدالبر فرماتا ہے کہ اہل مکہ اور یمن سے جو اصحاب ابن عباس ہیں وہ متعہ کے مباح ہونے پر قائم ہیں اور ابن حزم کہتا ہے کہ نبی پاکؐ کے بعد یہ لوگ متعہ کے حلال ہونے پر قائم رہے تھے عبداللہ بن مسعود اور معاویہ اور ابو سعید و ابن عباس

عمدۃ القاری کی عبارت: اما الصحابۃ فانھم اختلفوا فی نکاح المتعۃ فذھب ابن عباس الی اجازتھا و تحلیلھا لا خلاف عنہ فی ذالک وعلیہ اکثر اصحابہ منھم عطا بن ابی رباح و سعید بن جبیر و طاوس۔

ترجمہ :- نکاح متعہ کے بارے اصحاب کا اختلاف ہے۔ ابن عباس متعہ کو جائز اور حلال جانتے تھے اور اسی طرح متعہ کو اصحاب ابن عباس بھی حلال جانتے تھے اور ان اصحاب میں سے ہیں۔ عطا بن ابی رباح اور سعید بن جبیر اور طاؤس۔

شرح زرقانی کی عبارت } قال ابن عبد اللہ اصحابہ من اھل مکۃ والیمن یرون حلال۔ مکہ اور یمن سے اصحاب ابن عباس متعہ کو حلال جانتے تھے بقول علامہ ابن عبد البر کے۔

نیل الاوطار کی عبارت } وقال من التابعین طاؤس وعطاء وسعید بن جبیر وسائر فقہاء مکہ۔ تابعین سے یہ لوگ متعہ کو حلال جانتے تھے طاؤس اور عطاء بن ابی رباح اور سعید بن جبیر۔

ابن عباس بمع اپنے اصحاب کے متعہ کو حلال سمجھ کر بھی مسلمان رہ گیا

ارباب انصاف :- اگر بقول علماء اہل سنت کے سب اصحاب ہدایت کے ستارے ہیں اور علماء کا اختلاف مسائل دینیہ میں امت کے لئے رحمت ہے اور اسلام کا ہر مفتی صحیح فتوی دیتا ہے تو ہم ہر مسلمان بھائی کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ ابن عباس صحابی رسول اللہؐ ہے اور اس کے اصحاب اور تابعین علماء اسلام ہیں اور یہ سب لوگ متعہ کو حلال جانتے تھے پس معلوم ہوا کہ متعہ حلال ہے زنا نہیں ہے۔

مجوزین متعہ ابن جبیر، طاؤس اور عطا کے فضائل

اہلسنت کی معتبر کتاب تہذیب الاسماء صہ از علامہ نووی

قال سعید بن جبیر ھو الامام الجلیل ابو عبد اللہ وکان من کبار ائمۃ التابعین۔ وقال بواب الحجاج قال رائیت راس ابن جبیر بعد ما سقط الی الارض یقول لا الہ الا اللہ

حضرت نووی فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ سعید بن جبیر بلند پایہ اماموں میں سے تھا اور حجاج کا دربان کہتا ہے کہ جب قتل کے بعد سعید کا سر زمین پر گرا تو میں نے سنا کہ اس سر نے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ پڑھا تھا

اور علامہ نووی نے طاؤس بن کیسان الیمانی کے بارے لکھا ہے۔

ھو من کبار العلماء الفضلاء الصالحین کہ حضرت طاؤس بزرگ علماء سے اور فضلاء سے اور صالحین سے تھا اور۔ واتفقوا علی جلالتہ وفضیلتہ وثقتہ وجلالت وحفظہ

ترجمہ :- اور طاؤس بن کیسان کے جلیل القدر اور صاحب فضیلت اور نیک اور حافظ حدیث ہونے پر سب سنیوں کا اتفاق ہے۔

اور علامہ نووی نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء میں عطاؒ بن ابی رباح کے بارے لکھا ہے کہ واتفقوا علی توثیقہ وامامتہ کہ اہلسنت کا عطاؒ کے ثقہ اور امام ہونے پر اتفاق ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر اور عطاء اور طاؤس فضیلت میں یہ تینوں اصحاب ثلاثہؓ سے کسی طرح کم نہیں تھے اگر نبی کریمؐ کے بعد متعہ زنا بن گیا ہے تو یہ تینوں سنیوں کے امام کیا معاذ اللہ زنا کے حلال ہونے کا فتوی دیتے تھے۔

متعہ کے حلال ہونے کی تیرہویں دلیل امام اہل سنت ابن جریج نے ستر عورت سے متعہ فرما کر روحِ عمر کو ثواب پہنچایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۱۷۳ ج۹ ب متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب المغنی لابن قدامہ ص۵۷۱ ج۷
اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۶۵۹ ج۲
اہلسنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص۴۰۶ ج۶

تہذیب کی عبارت } قال الشافعی استمتع ابن جریج لسبعین امراۃ
شافعی نے کہا ہے کہ ابن جریج نے ۷۰ عورت سے متعہ کیا۔

میزان الاعتدال کی عبارت } عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج احد الاعلام الثقات مع کونہ قد تزوج نحو من سبعین امراۃ نکاح المتعۃ کان یری الرخصۃ فی ذالک

ترجمہ :- امام اہلسنت علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن جریج ان بڑے علماء میں سے ہے جو ثقہ اور معتبر ہیں اور اس کے ثقہ علامہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس نے ستر عورت سے نکاح متعہ بھی فرمایا ہے اور وہ متعہ کو حلال سمجھتا تھا۔

نوٹ :- اگر متعہ زمانہ رسالت کے بعد زنا تھا اور اس کی حلیت منسوخ ہو گئی تھی تو اہلسنت کے اس امام نے جو تابعین سے ہے ستر عورت سے متعہ کس طرح کیا بلکہ اس نے تو زنا کیا اور جو شخص حلال ستر عورت سے زنا کرے وہ بیچارا ثقہ اور معتبر کس طرح ہو سکتا ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی چودہویں دلیل سعید بن جبیر نے مکہ شریف میں ایک عراقی عورت سے متعہ فرما کر روحِ عمر کو ثواب پہنچایا

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۷۴ ج۹ ذکر متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبدالرزاق ص۴۹۶ ج۷
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص۴۷۴ ج۱ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۴۷۴ ج۲ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان الاندلسی ص۲۱۸ ج۳
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۵۷ ج۶ ذکر متعہ

فتح الباری کی عبارت } قال ابن حزم ثبت علی اباحتہا بعد رسول اللہ ابن مسعود ومعاویہ وابوسعید۔ ومن التابعین طاوس و سعید بن جبیر و عطاء و سائر فقہا مکہ

ابن حزم نے کہا ہے کہ نبی کریم کے بعد جو لوگ متعہ کو حلال سمجھنے پر قائم رہے ہیں وہ یہ بزرگوار ہیں ابن مسعود اور معاویہ اور ابوسعید اور ابن عباس اور سلمہ و معبد امیہ بن خلف کے بیٹے اور جابر اور عمر بن حریث اور جابر نے ابوبکر اور عمر کے زمانہ میں صحابہ سے متعہ کی حلیت کو نقل کیا ہے اور تابعین میں سے فقہاء مکہ اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عطا نے متعہ کو حلال سمجھا ہے۔ صاحب فتح الباری فرماتے ہیں کہ ابن حزم نے جن تابعین سے حلیت متعہ کو نقل کیا یہ عبدالرزاق کے نزدیک صحیح اسناد سے ثابت ہے۔

تفسیر ابن کثیر کی عبارت { وکان ابن عباس وابی بن کعب وسعید بن جبیر والسدی یقرؤن فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فآتوهن اجورهن فریضة وقال مجاهد نزلت فی نکاح المتعة ۔

ترجمہ :۔ ابن عباس اور ابی بن کعب اور سعید بن جبیر اور سدیؒ آیت متعہ میں الی اجل پڑھتے تھے۔ یہ اجل کا لفظ متعہ پر دلالت کرتا ہے اور مجاہد کہتا ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔

المصنف لعبدالرزاق کی عبارت ملاحظہ { عن عبداللہ بن عثمان بن خثیم قال کانت بمکہ امرأة عراقیة تنسک جمیلة لها ابن یقال له ابو امیه وکان سعید بن جبیر یکثر الدخول علیها قال قلت یا ابا عبداللہ ما اکثر ما تدخل علی هذه المرأة قال انا قد نکحتها ذالک النکاح المتعة قال واخبرنی ان سعیدا قال له هی احل من شرب الماء ۔ المتعة

ترجمہ :۔ راوی کہتا ہے کہ مکہ شریف میں ایک خوبصورت عراقی عورت رہتی تھی اور سعید بن جبیر کا اس کے پاس تشریف لانا زیادہ تھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ جناب کا اس خاتون کے پاس زیادہ تشریف لانا ہے اس نے کہا کہ ہم نے اس خاتون سے نکاح متعہ کیا ہوا ہے اور یہ نکاح متعہ پانی پینے سے بھی زیادہ حلال ہے

نوٹ :۔ ارباب انصاف اگر زمانہ رسالت کے بعد متعہ منع ہو گیا ہے اور یہ مثل زنا ہے تو کیا یہ امام اہلسنت زنا کرتا تھا ۔

متعہ کے حلال ہونے کی پندرہویں دلیل اہل مکہ نبی کریمؐ کی رحلت کے بعد بھی متعہ کو حلال جانتے تھے ۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صـ۱۷۳ ج۹ ب النکاح
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صـ۱۷۱ ج۶ ب المتعہ
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا صـ۳۴۳ ج۹
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح زرقانی علی الموطا صـ ج۳، المتعہ
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صـ۱۳۳ ج۵ ب المتعہ

فتح الباری کی عبارت { ومن التابعین طاؤس وسعید بن جبیر وعطاء وسائر فقہاء مکہ

اور تابعین میں سے متعہ کو حلال جاننے والے یہ علماء ہیں حضرت طاؤس اور جناب عطاء اور تمام فقہاء مکہ

نیل الاوطار کی عبارت { ومن المشهورین باباحتها ابن جریج فقیه مکه وهذا قال الاوزاعی فیما رواه الحاکم فی علوم الحدیث یترک من قول اهل الحجاز خمس فذکر منها متعة النساء من قول اهل مکة ۔ واتیان النساء فی ادبارهن من قول اهل المدینة ۔

ترجمہ ، متعہ کو حلال کہنے والوں میں سے زیادہ مشہور فقیہ مکہ ابن جریج ہے اور اسی لئے تو امام اوزاعی نے فرمایا ہے کہ اہل حجاز کی پانچ باتیں ترک کی جائیں گی اور ان میں یہ دو بھی ہیں ایک تو عورتوں سے متعہ کرنا اور دوسرا عورتوں سے لواط جو کہ اہل مدینہ کا خاص فتویٰ ہے

اہل حجاز نے عورتوں سے متعہ اور لواطہ کو حلال کر کے فتوی کی دنیا میں اپنا نام روشن فرمایا ہے

اسباب انصاف :۔ تم اس طرف بھی توجہ فرمادیں کہ مکہ اور مدینہ وہ شہر ہیں جو کہ صحابہ اور صحابیات کی مہربانی سے عورتوں سے متعہ اور لواطہ کے گڑھ تھے اور انہی دونوں شہروں ہی سے سب سے پہلے شریعت کے سورج نے روشنی دینا شروع کی ہے ۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ بقول نواصب کے اگر متعہ زنا ہے تو زمانہ رسالت کے بعد صحابہ کرام کو کیا مجبوری تھی کہ حرمین شریفین میں خوادم الحرمین نے اس زنا کو حلال سمجھ رکھا تھا اور صرف حلال ہی نہیں مفتی اعظم فقیہ مکہ ابن جریج نے ستر عورت سے متعہ فرما کر اسماء بنت ابی بکر کی طرح اس مسئلہ پر عمل فرما کر روح عمر کو قبر میں بے چین کر دیا ہے اہل مکہ اور صدیقی خاندان کے کردار سے یہ معلوم ہو گیا کہ متعہ شریعت اسلامیہ میں نہ منسوخ ہوا ہے اور نہ ہی حرام ہے اور حضرت عمر نے حرمت متعہ کا اعلان فرما کر اپنے آپ ہی کو ملکی اور صدیقی خاندان کا مخالف ثابت کیا ہے اہل مکہ کے مفتی اعظم اور فقیہ ابن جریج کا زنا کار ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس حمام میں کئی امام نواصب ننگے اور رسوا ہیں ۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ اگر ایک سنی مفتی ایک چیز کو حلال کہتا ہے اور دوسرا حرام کہتا ہے تو وہ دونوں ایکدوسرے کو جھٹلانے میں حق پر ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الظنون ص چلپی ذکر موطا
اہلسنت کی معتبر کتاب المیزان الکبری ص۱۹ از عبدالوہاب شعرانی
اہلسنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص۲
اہلسنت کی معتبر کتاب جزیل المواہب فی اختلاف المذاہب
اہلسنت کی معتبر کتاب روض الانف ص از سہیلی
اہلسنت کی معتبر کتاب الحلیہ ص از ابو نعیم

میزان الکبری کی عبارت } ص۸ ان سائر ائمۃ المسلمین علی ھدی من ربھم وان کل مجتہد مصیب ص۱۶ وکذا لک الی عبدالبر کان یقول کل مجتہد مصیب فاما ان یکونا فعلا اوقالا

ترجمہ :۔ اہلسنت کے تمام امام اپنے رب کی طرف سے حق پر ہیں اور ان کا ہر مجتہد درست فرماتا ہے خواہ دونوں فتوی دیں یا عمل کریں

رحمت الامۃ کی عبارت } فاختلفوا فی طلب الحق وکان اختلافھم رحمۃ للخلق سنی علماء نے طلب حق میں اختلاف کیا ہے اور دین میں = ان علماء کا ایک دوسرے کو جھٹلانا اور اختلاف کرنا مخلوق کے لئے رحمت ہے

نوٹ :۔ اہلسنت نے اپنے جھوٹے اماموں کے فراڈ پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ہتھکنڈہ بنایا ہے کہ ان کا ہر مجتہد دوسرے مجتہد کو جھٹلا کر بھی برحق ہے اور ان کی دینی مسائل میں جنگ مخلوق کیلئے رحمت ہے

اصحاب اگرچہ ایک دوسرے کو جھٹلائیں تو بھی سچے ہیں

کشف الظنون ج ۲ ص ذکر موطا میں کاتب چلپی لکھتا ہے
کی عبارت فانہ اصحاب محمد رسول اللہ اختلفوا فی الفروع وتفرقوا فی البلدان وکل مصیب ملخص

ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں لکھا ہے کہ حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ ہارون رشید نے مجھ سے مشورہ کیا کہ تمہاری کتاب موطا کو کعبہ میں رکھا جائے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کے تیار کیا جائے۔ مالک فرماتے ہیں کہ میں نے کہا ایسا نہ کریں کیونکہ اصحاب رسول نے دینی مسائل میں خود اختلاف کیا ہے۔ اور اس اختلاف کو ہر ہر شہر میں پہنچایا ہے اور وہ ایک دوسرے کو جھٹلانے میں مصیب اور حق پر ہیں۔

روض الانف فیکون من اجتہد فی مسئلۃ فادّاہ اجتہادہ الی
کی عبارت ص تحلیل مصیبا فی استحلالہا وآخر اجتہد فادّاہ اجتہادہ ونظرہ الی تحریمہا مصیبا فی تحریمہا

ترجمہ، جو سنی امام اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد اس کو کسی شئی کے حلال ہونے تک پہنچائے وہ حق پر ہے اور اگر دوسرا امام اسی شئی میں اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد اس کو اسی شئی کے حرام ہونے تک پہنچا دے تو وہ بھی حق پر ہے۔ نوٹ خلاصہ، ایک ہی شئی کو ایک حلال فرماتا ہے اور اسی شئے کو سنیوں کا دوسرا امام حرام فرماتا ہے تو دونوں حق پر ہیں گویا سنیوں کا عقیدہ مصحف کے باعث یہ تناقض نہیں ہے۔

اہلسنت کے بڑے بڑے پوپ پالوں کا فیصلہ کہ اہلسنت علماء کا ہر غلط فتویٰ بھی درست اور صحیح ہے۔

جزیل المواہب ص کل المجتہدین علی ھدی وکلہم علی حق ولا
کی عبارت ص ینسب الی احد منہم تخطیۃ

ہر سنی مجتہد ہدایت پر ہے اور حق پر ہے اور کسی بھی سنی مجتہد کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ خطا پر ہے اور اس کا فتویٰ غلط ہے۔

ان اختلاف العلماء رحمۃ من اللہ علی ھذہ الامۃ کل تیبع ما صح عندہ وکل علی ھدی وکل یرید اللہ

سنی علماء جو ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیتے ہیں اور آپس میں اختلاف کرتے ہیں یہ اس امت کے لئے رحمت ہے ہر سنی ملاں ہدایت پر ہے اور ہر ایک اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

اختلاف مذاہب اس امت کیلئے بہت بڑی فضیلت اور نعمت ہے،

جزیل المواہب ان اختلاف المذاہب فی ھذہ الملۃ خصیصۃ فاضلۃ
کی عبارت ص مذہبوں کا اختلاف اس امت میں ایک خاص فضیلت ہے

فصل اعلم ان اختلاف المذاہب فی ھذہ الملۃ نعمۃ کبیرۃ وفضیلۃ عظیمۃ ولہ سر لطیف ادرکہ العالمون وعمی عنہ الجاھلون

جان تو کہ اس امت میں مذہبوں کا اختلاف ایک بڑی نعمت ہے اور ایک بڑی عظمت والی فضیلت ہے اور اس اختلاف میں ایک راز ہے جس کو عالم جانتے ہیں اور جاہل اس کی معرفت سے دل کے اندھے ہیں۔

علمائے اسلام کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوتِ فکر

اہل اسلام کی مایہ ناز کتابیں گواہ ہیں کہ فرقہ فاروق نے ہر مسئلے میں بھانت بھانت کے فتوے دیئے ہیں اور اہل سنت علماء اور امام اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ پیش فرماتے رہے ہیں اور اس چیز کا نتیجہ ہے کہ اہلسنت پانچ ایسے فرقوں میں بٹ گئے جو ایک دوسرے کو کافر کہنا اپنے لئے سعادت اور فخر سمجھتے ہیں اور پھر ایک چوری اور دوسری سرزوری کے مصداق سنی علماء یہ فرماتے ہیں کہ دین اسلام کے احکام میں جس طرح بھی ہم بھانت بھانت کے فتوے لکھیں یہ سب حق ہے اور عین شریعت ہے اور یہ اختلاف عین رحمت ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ اختلاف رحمت نہیں ہے بلکہ تو اصحاب کے گنجے سروں پر ایک لعنت ہے۔

مسئلہ متعہ میں بھی فتوؤں کا اختلاف رحمت ہے

اے ارباب انصاف! اس رسالہ میں پیش کئے گئے حوالہ جات اس بات کے گواہ ہیں کہ اہلسنت کے کئی عدد بزرگ متعہ کو حلال سمجھتے تھے اور بات صرف حلال تک ہی نہیں ہے بلکہ جناب ابوبکر کی ایک بیٹی جناب اسماء نامی نے اہل اسلام کی بھلائی کی خاطر خود بذاتِ متعہ فرما کر عظمت متعہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور جناب عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ انصاری اور جناب عمران بن حصین اور معاویہ بن سفیان جیسے اہلسنت کے مفتیوں نے متعہ حلال ہونے کا فتویٰ دیکر دوسرے مجتہدوں سے اختلاف کر کے ثابت کر دیا ہے کہ جب ہر اختلاف رحمت ہے تو متعہ میں اختلاف بہت بڑی رحمت ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی سولہویں دلیل سلمہ بن امیہ نے ام اراکہ سے متعہ فرما کر سنت ابی بکر کی سنت کو زندہ کیا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۷۲ ج ۹ ب متعہ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ص۳۰۳ ج ۹
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۵۳ ج ۶ ب متعہ
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جمہرۃ انساب العرب لابن حزم۔
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ص۴۹۸ ج ۷
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی لابن حزم ص۵۲۰ ج ۹

فتح الباری کی عبارۃ۔ فروی عبد الرزاق بسند صحیح عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس قال لم یرع عمر الا ام اراکہ قد خرجت حبلی فسألہا عمر فقالت استمتع بی سلمہ بن امیہ

ترجمہ: سند صحیح سے آیا ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ عمر نے صرف ام اراکہ کی رعایت فرمائی وہ حاملہ تھی عمر نے پوچھا تو اس نے صاف صاف بتا دیا کہ سلمہ بن امیہ نے اس کے ساتھ متعہ کیا ہے۔

جمہرۃ انساب کی عبارت ص۱۶۰ ج ۲۔ فولد سلمہ بن امیہ معبد بن سلمۃ امہ ام اراکہ نکحہا سلمۃ نکاح متعۃ فی عہد عمر او فی عہد ابی بکر فولد لہ منہا معبد۔

ترجمہ: سلمہ کا بیٹا معبد ہے۔ معبد کی ماں ام اراکہ تھی۔ سلمہ نے اس کے ساتھ نکاح متعہ کیا تھا۔ اور یہ متعہ ابو بکر یا عمر کے زمانہ میں ہوا۔

متعہ کے حلال ہونے کی ۱۷ویں دلیل، اہل یمن نے حضرت عمر کی مخالفت اور ابن عباس کی موافقت کرتے ہوئے متعہ کے حلال ہونے کا اعلان کیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۷۳ جز ۹ ذ متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صفحہ ۱۵۴ جز ۶

فتح الباری کی عبارت { قال ابن عبد البر اصحاب ابن عباس من اہل مکۃ والیمن علی اباحتہا۔

ترجمہ: ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس کے یمنی اصحاب اور مکی اصحاب متعہ کے حلال ہونے پر ڈٹے ہوئے تھے۔

نوٹ: مکہ مدینہ اور ملک یمن یہ علاقے اہل اسلام کے خاص مرکز ہیں اور تھے اور ان علاقوں کے علماء جب کسی شئی کے حلال ہونے کا فتویٰ دیں تو ظاہراً یہی سمجھا جائے گا کہ اس شئی کو حلال سمجھنے کی شریعت پاک میں گنجائش ہے ہم شیعہ خیر البریہ اپنے سنی بھائیوں کی ٹوٹی پھوٹی دیانت کا ان کو واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ اگر بقول آپ کے متعہ زنا ہے تو ان مکہ اور یمن کے مسلمانوں کو کیا مجبوری تھی۔ کہ انہوں نے سنی ہونے کے باوجود اپنے خلیفہ نمبر ۲ حضرت کی مخالفت کی۔ اور متعہ کو حلال قرار دیا۔ اگر کسی سنی نے متعہ حرام قرار دیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس نے اس فتویٰ میں خطا کی ہے اور اس مسئلہ میں سنی علماء کا آپس کا اختلاف دوسرے معنی میں جوتوں میں دال بٹنا ہے۔

حلیت متعہ کی ۱۸ویں دلیل امام مالک سنی نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیکر ابوبکر کی بیٹی کی لاج رکھ لی ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ج ۱۵۱/۱ ۔ النکاح فصل ۱
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الہدایہ ج ۲۱۳/۱ محرمات۔
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۷۳ جز ۹ ذکر متعہ
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مبسوط صفحہ از شمس الائمہ سرخسی
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق صفحہ
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رمز الحقائق شرح کنز الدقائق صفحہ
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب خزانۃ الروایات صفحہ از قاضی جگن
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کافی صفحہ کتاب نکاح
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عنایہ شرح ہدایہ صفحہ از اکمل الدین
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حدائق الازہار شرح مشارق الانوار
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ صفحہ از علامہ الیاس۔
۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ صفحہ از ابو المکارم
۱۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ تاتارخانیہ از عالم بن العلاء
۱۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سراج وہاج شرح مختصر قدوری۔
۱۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ ظہیریہ صفحہ از ظہیر الدین
۱۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب رسالہ رد شیعہ صفحہ از یوسف اعور
۱۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جذب القلوب صفحہ جگ ظہیر از شاہ عبدالحق

۱۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۔ سعد الدین عمر
۱۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جامع الرموز شرح مختصر وقایہ
۲۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق ص۔ از ابوالبرکات
۲۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مختصر مالکی ص۔ از امام مالک
۲۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۔ کبیر ۳۱
۲۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بدوانی ص
۲۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب
۲۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ فرشتہ فارسی ص ۳۰۲ ج ۱

الھدایہ کی عبارۃ } ونکاح المتعۃ باطل عندنا وقال مالک ھو جائز لانہ کان مباحاً فیبقی الی ان یظھر ناسخہ

ترجمہ:۔ اور نکاح متعہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے دلیل ان کی یہ ہے کہ متعہ حلال اور مباح تھا پس یہ جواز باقی رہے گا ناسخ کے ظہور تک۔

نوٹ:۔ کتاب اہلسنت کشف الظنون چلبی میں ہدایہ شریف کی تعریف میں یوں لکھا ہے کہ یہ کتاب مثل قرآن ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں جس طرح غلطی نہیں ہے اسی طرح صاحب ہدایہ نے امام مالک سے جواز متعہ کے نقل کرنے میں کوئی خطا اور غلطی نہیں کی ہے اور بعض سنی علماء نے صاحب ہدایہ پر اس فتویٰ کے نقل کرنے میں خطاء کا بہتان باندھا ہے۔ وہ بیچارے خود خطاء پر ہیں۔ صاحب ھدایہ کا فقہ میں وہی مقام ہے جو ابوبکر کا خلفاء میں ہے۔

فتاویٰ قاضی } ولا ینعقد النکاح بلفظ المتعۃ وھی باطلۃ عندنا لا تفید الحل خلافاً لابن عباس ومالک

ترجمہ:۔ لفظ متعہ سے نکاح نہیں ہو سکتا اور یہ متعہ باطل ہے مفید حلیت نہیں ہے اس میں ابن عباس اور امام مالک کا اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک یہ مفید حلیت ہے۔

مبسوط کی عبارت } شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ؐ نے متعہ کو حلال کیا تھا اور یہ متعہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک بن انس کے نزدیک جائز ہے۔

فتح الباری کی عبارت } قال ابن دقیق ما حکاہ بعض الحنفیۃ عن مالک من الجواز خطاء = ابن دقیق کہتا ہے کہ امام مالک سے جو بعض حنفیہ نے متعہ کا جواز نقل کیا ہے۔ یہ ان کی خطا ہے۔ نوٹ۔ خطا اس لئے ہے کہ اس طرح حق ظاہر ہوتا ہے۔

تبیان الحقائق کی عبارت } وقال مالک ھو جائز لانہ کان مشروعاً فیبقی الی ان یظھر ناسخہ

ترجمہ:۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا حکم تھا اور جب تک اس کا ناسخ نہ آئے گا وہ باقی رہے گا

رمز الحقائق کی عبارت } وقال مالک ھو جائز لانہ کان مشروعاً مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا حکم ہے

خزانۃ الروایات } وقال مالک جائز خلاف ابن عباس کان یبیحھا امام مالک سنی کے نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ ابن عباس کے نزدیک متعہ حلال تھا۔

قرآن پاک اور حدیث پاک اور فقہ اہلسنت میں نکاح متعہ کے حلال ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

ارباب انصاف خدا گواہ ہے کہ ہمارا مقصد ان فتاویٰ سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ متعہ کا عام رواج ہو جائے اور سنی علماء کی جوان بیٹیاں اسماء بنت ابی بکر کی سنت پر عمل پیرا ہو کر جنت میں جانے کی کوشش تیز کر دیں۔ ہمارا مقصد جواز متعہ سے صرف یہ ہے کہ جس جواز متعہ کا بہانہ کر کے ہم شیعوں پر کفر کا اور بے غیرتی کا فتویٰ لگایا جاتا ہے۔ اس جواز متعہ کا ثبوت خود اہلسنت بھائیوں کے گھر میں موجود ہے اور یہ عقیدہ اگر جواز متعہ کفر کا باعث بنتا ہے تو اسماء بنت ابی بکر اور عبداللہ بن عباس سے لے کر حضرت امام مالک اور ان کے استاد ابن جریج تک جواز متعہ کے باعث اہلسنت کے گھر بے شمار کفار آپ کو ملیں گے اگر متعہ زنا اور بے غیرتی اور بے حیائی ہے تو اس بے غیرتی کے خود اہلسنت میں کئی عدد علمدار ملیں گے اور سب سے بڑا بے غیرت امام مالک ہے کہ جس نے لڑکوں سے اور عورتوں سے لواطہ کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور پھر متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دے کر قیامت تک کے لئے اپنی سنی برادری کو رسوا کر دیا۔ اور ہمارے ۲۵ عدد ثبوت ملاازم کے لئے دعوت فکر کے طور پر رہتی دنیا تک یاد رہیں گے۔

متعہ کے حلال ہونے کی ۱۹ ویں دلیل کہ کئی عدد علماء اہلسنت متعہ کو حلال جانتے تھے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب غرائب القرآن ص۱۲ پ۵ النساء
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۱۹۵ ج۳، النساء آیت ۲۴
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص۵ ج۲
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نزل الابرار فی فقہ نبی المختار ص۳۳
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ترجمان القرآن۔

تفسیر کبیر کی عبارت: فذهب السواد الاعظم من الامة الى انها صارت منسوخة وقال السواد منهم انها بقيت مباحة
امت سے ایک سواد اعظم متعہ کو منسوخ جانتی ہے اور ایک سواد یہ کہتی ہے کہ وہ متعہ اباحت پر باقی ہے

تفسیر حقانی کی عبارت: اور بعض علماء اہلسنت، متعہ کو بدستور جائز جانتے ہیں جیسا کہ صحابہ میں ابن عباس اور عمران بن حصین متعہ جائز جانتے تھے۔

نزل الابرار ص۳۳ مطبوعہ سعید المطابع بنارس ۱۳۲۸ھ کی عبارت: از علامہ وحید الزمان۔ وكذالك بعض اصحابنا فى نكاح المتعة فجوزوه لانه كان ثابتا جائزا فى الشريعة كما ذكره الله فى كتابه فما استمتعتم به الخ يدل صراحة على اباحة المتعة فالاباحة قطعية لكونه قد وقع الاجماع عليه والتحريم ظنى ولا يرفع القطعي بالظنى۔

سنی اہلحدیثوں کے عقیدہ میں متعہ حلال ہے

علامہ وحید الزمان فرماتے ہیں کہ حرمت متعہ کے بارے ہمارے بعض اصحاب اہلحدیث نے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے متعہ کو جائز قرار دیا ہے کیونکہ متعہ شریعت میں جائز اور ثابت تھا اور اس جواز کا ذکر آیت ۲۴ سورہ نساء میں ہے اور یہ آیت متعہ کے مباح ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے پس متعہ کی اباحت یقینی ہے کیونکہ اس پر اجماع ہے اور تحریم ظنی اور گمان ہے اور دلیل یقین کو گمان نہیں توڑتا۔

کچھ لوگ سواد اعظم سے بھی متعہ کو غیر منسوخ اور حلال جانتے ہیں

غرائب القرآن: واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی اول الاسلام ثم کی عبارت: السواد الاعظم من الامۃ علی انہا صارت منسوخۃ وذہب الباقون ومنہم الشیعۃ الی انہا ثابتۃ کما کانت ویروی ہذا عن ابن عباس۔

ترجمہ: اہل اسلام کا متعہ کے حلال ہونے پر اتفاق ہے مگر اول اسلام میں۔ پھر سواد اعظم فرماتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہے اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو باقی ہیں اور ان میں شیعہ بھی شامل ہیں ان کے عقیدہ میں متعہ جس طرح حلال تھا اب بھی اسی طرح حلال ہے اور یہ عقیدہ صحابی رسول اللہ ابن عباس اور حضرت عمران بن حصین سے بھی مروی ہے۔

مودودی امیر جماعت اسلامی متعہ کو جائز جانتے تھے

سابق امیر جماعت اسلامی جناب ابوالاعلی مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن کے زیر عنوان ترجمان القرآن، اور اگست ۱۹۵۵ کے شمارہ میں سورۃ مومنون کی آیت اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

"متعہ کا جب ذکر کیا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دو باتوں کی اور توضیح کر دی جائے۔

دوم: یہ کہ متعہ کو حرام قرار دینے یا مطلقاً مباح ٹھہرانے میں سنیوں اور شیعوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اس میں بحث و مناظرہ نے بے جا شدت پیدا کر دی ہے ورنہ امر حق معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں۔ انسان کو بسا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آ جاتا ہے جن میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ایسے حالات میں زنا کی بہ نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف محترم مودودی صاحب نے ترجمان میں جو کچھ لکھا ہے وہ آپ نے ملاحظہ کر لیا مگر اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں خوب قلابازیاں کھائی ہیں اور متعہ پر اس انداز میں تنقید فرمائی ہے کہ وہ تنقید بجائے شیعوں کے خدا اور رسول ؐ پر جاری ہے کیونکہ متعہ کو خدا اور رسول ؐ نے حلال کیا ہے اور اگر ذات متعہ میں کسی قسم کی بھی قباحت اور برائی پائی جاتی ہے تو اس کو خدا اور رسول ؐ نے حلال اور مباح اور جائز کیوں فرمایا ہے

متعہ کے حلال ہونے کی ۲۰ ویں دلیل کہ حنابلہ کے سردار امام احمد بن حنبل بھی متعہ کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ج۱ ص۴۷۴ النساء آیت ۲۴
اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۱۹۴ ج۴ خیبر

ابن کثیر کی عبارت: قد روی عن ابن عباس وطائفۃ من الصحابۃ اباحتہا للضرورۃ وہو روایۃ عن الامام احمد

جناب ابن عباس اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے نکاح متعہ کا حلال ہونا روایت کیا گیا ہے اور امام احمد سے بھی متعہ کی حلیت مروی ہے

البدایہ کی عبارت: وقد حکی عن الامام احمد روایۃ کمذہب ابن عباس ...... وحاول بعض من صنف نقل روایۃ اخری عن الامام احمد بمثل ذالک

جس طرح مذہب ابن عباس ہے کہ متعہ حلال ہے اسی طرح امام احمد سے متعہ کے حلال ہونے کی حکایت ہے۔

نوٹ۔ امام احمد صاحب حضرت امام مالک کی طرح اہلسنت بھائیوں کی فقہ کا مجتہد ہے اور امام مالک کی طرح متعہ کو حلال جانتا تھا اور ابن عباس اور صحابہ کرام بھی متعہ کو حلال جانتے تھے لہٰذا اگر متعہ بے حیائی اور بے شرمی ہے اور زنا کا دوسرا نام ہے تو خدا رسولؐ نے اس زنا کو چند دن تک کیوں حلال فرمایا تھا، خدا رسولؐ کے کلام کو صحابہ نے خوب سمجھا اور متعہ کرتے رہے اور آج سنی بھائیوں کا حلالہ پر فخر کرنا اور متعہ کو حرام کہنا ان کی بے انصافی ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی ۲۱ ویں دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر کا بیٹا عبداللہ بھی متعہ کو حلال جانتا تھا اور عمر کی مخالفت کرتا تھا!

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند الامام احمد ص۹۵ ج۸ حدیث ۵۶۹۴

ان رجلا سال عبداللہ بن عمر عن متعۃ النساء وانا عندہ فغضب وقال واللہ ماکنا علی عہد رسول اللہ زنائین ولا مسافحین۔

راوی فرماتا ہے کہ میں بھی حاضر تھا اور ایک شخص نے جناب ابن عمر خلیفہ زادے سے متعۃ النساء کے بارے سوال کیا، ابن عمر غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ کے زمانے میں زنا کار نہیں تھے

نوٹ۔ معلوم ہوا کہ ابن عمر متعہ کو حلال جانتے تھے اور نسخ کے قائل نہ تھے

اعتراض۔ ابن عمر نے متعہ کو حرام بھی فرمایا ہے.

جواب۔ یہ سفید جھوٹ ہے کیونکہ کسی کو کوئی بیان دینا اور کسی کو کوئی بیان دینا یہ صحابہ کرام کے زیبا نہیں ہے یہ کام غیر ذمہ دار لوگوں کا ہے۔

اعتراض۔ قلیل مقدار صحابہ متعہ کو حلال جانتے تھے۔

جواب۔ الحق حق وان قل ناصرہ والباطل باطل وان کثر ناصرہ

حق۔ حق ہے اگرچہ اس کو ماننے والے اور اس کی مدد کرنے والے تعداد میں کم ہوں اور باطل باطل ہے اگرچہ اس کے مددگار زیادہ ہوں

نوٹ۔ ارباب انصاف۔ ہماری ان اکیس عدد دلیل کے بعد صاحب تحفہ شاہ عبدالعزیز کا یہ دعویٰ جھوٹا ثابت ہوگیا کہ سوائے آیت فما استمتعتم کے متعہ کے حلال ہونے کی شیعوں کے پاس اور کوئی دلیل نہیں ہے۔

قرآن و سنت سے منہ پھیر کر متعہ کو حرام کہنے والوں کے دلائل

دلیل اول کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صہ ۲۵۹ باب ہشتم احکام فقہیہ ملاحظہ ہو اگر کوئی عقلمند اصل متعہ میں غور کرے گا۔ تو جان لے گا کہ اس غلط نکاح میں کتنی برائیاں ہیں۔ اور وہ حکم الہی اور شریعت پاک سے ٹکراتی ہیں۔ اس کے بعد صاحب تحفہ نے پورے دو صفحے اسی قسم کے خرافات سے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کئے ہیں اور خلاصہ اس دلیل کا اور اسی قسم کی دوسری دلیل کا یہ ہے کہ بالکل متعہ کی حلیت سے انکار کرنا حتی آغاز اسلام میں چند روز تک اس کے جواز سے انکار کرنا۔ اور تمسخر اور مذاق کے عنوان سے متعہ کو ایک بری شکل میں پیش کرنا اور لوگوں کو اس نکاح شرعی سے نفرت دلانا مثلاً بعض نے اپنے رسالہ جات میں کچھ سنی علماء نے نکاح متعہ کے بارے اس طرح بھی بدزبانی فرمائی ہے

رسالہ حرمت متعہ صہ ۱۲-۱۳ از معصوم شاہ میں لکھا ہے۔

متعہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر عورت رنڈی اور ہر بستی چکلہ ہوگی صہ ۱۲ اور سوسائٹی میں میری اور تیری کی قید اٹھ جائے گی صہ ۱۲ جواز متعہ کے بعد۔ کون ہے پرانی بوسیدہ ڈفلی کو بجاتا رہے۔ شیعہ لوگ کوئی بھی ولد متعہ پیش نہیں کر سکتے۔

دہلوی کذاب نے متعہ سے انکار کر کے قرآن و حدیث کو جھٹلایا ہے اور اپنے منحوس چہرے پر بے ایمانی کا غازہ لگایا ہے

ہم نے اسی رسالہ میں صہ ۱۷ اعدد کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے کہ سورہ نساء کی آیت ۲۴ فما استمتعتم متعہ کی حلیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ قرطبی سنی نے اور صاحب فتح القدیر نے اور ابن کثیر دمشقی نے صاف لکھا ہے کہ اس آیت سے مراد نکاح متعہ ہے جو کہ ابتداء اور صدر اسلام میں جائز تھا۔ پس دہلوی کذاب نے متعہ سے بالکل بغیر کسی تفصیل کے انکار کر کے اپنے مذہب کے ۱۷ علماء کو جھٹلایا ہے اور قرآن حکیم کو ٹھکرایا ہے اور بخاری شریف طبع دہلوی صہ ۷۵۹ میں جابر صحابی سے روایت لکھی ہے کہ ہمیں نبی کریم کی طرف سے ایک صحابی نے کہا کہ (ان النبیؐ) قد اذن لکم ان تستمتعوا کہ تم کو رسول پاکؐ نے متعہ کی اجازت دی ہے۔ اور یہی روایت صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ اور حوالہ جات گذر رہے ہیں کہ حضرت ابوبکر کی بیٹی اسماء نے متعہ کر کے ایک بیٹا بھی جنا ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ اولاد حلالہ سے سوال کرتے ہیں کہ بقول تمہارے اگر متعہ رنڈی بازی ہے تو اسماء بنت ابی بکر معاذ اللہ کیا رنڈی تھی اور نبی کریمؐ نے کیا معاذ اللہ چکلے کھولنے کی اجازت دی ہے

مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز کو خدا نے اس طرح بھی ذلیل کیا ہے کہ خود اسی کے قلم سے لکھوایا ہے کہ متعہ حلال ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ باب ۱۰ مطاعن عمر طعن ۱۱ ص ۳۰۲ میں لکھا ہے کہ اہلسنت کی صحیح ترین کتاب صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ متعہ تین دن تک حلال رہا ہے اور بقول ابن عباسؓ کے کہ ابتدائے اسلام میں بغیر کسی مجبوری کے متعہ حلال تھا۔ اور کتاب اہلسنت تفسیر کبیر ص ۱۹۵ ج ۳ آیت متعہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ انا لا ننکر ان المتعۃ کانت مباحۃ ان المتعۃ کانت مشروعۃ کہ ہم سنی لوگ متعہ کے مباح اور مشروع اور حلال ہونے سے انکار نہیں کرتے۔

ارباب انصاف۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ باب نہم احکام فقہ میں صاحب تحفہ نے متعہ کے حلال ہونے سے بالکل انکار کر کے اپنے مذہب کے تمام علماء کو بلکہ اصحاب کو جھٹلایا ہے اور پھر باب ۱۰ میں حلیت متعہ کا اقرار کر کے خود اپنے آپ کو جھٹلایا ہے۔ جو ملاں لوگ گز بھر کی زبان نکال کر فرماتے ہیں۔ کہ متعہ بے غیرتی ہے بے حیائی ہے رنڈی بازی ہے ہم آپ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں نبی کریمؐ نے معاذ اللہ تین دن تک بے غیرتی کی اجازت دی تھی۔

اہل سنت کی طرف سے تحریم متعہ کی دلیل دوم کہ متعہ مثل زنا ہے پس دونوں حرام ہیں

کتاب اہلسنت تحفہ اثناء عشریہ ص ۳۰۲ باب ۱۰ مطاعن عمر طعن ص ۱۱ میں لکھا ہے کہ زنا اور متعہ دونوں میں غرض یہ ہے کہ منی کا برتن خالی کیا جائے۔ شہوت کی آگ بجھائی جائے پس دونوں حرام ہیں ارباب انصاف یہ ڈفلی صاحب تحفہ نے بجائی اور پھر اس پر کئی ناصبی علماء نے رقص فرمایا ہے اور مرچ مصالحہ لگا کر خوب تشریح فرمائی ہے اور نیک بی بی اسماء بنت ابی بکر کا لحاظ نہیں فرمایا کہ جس نے نکاح متعہ سے بچے بھی جنے ہیں۔

جواب: اگر متعہ مثل زنا ہے تو اسلام نے چند روز اس کو حلال کیوں فرمایا تھا

ثبوت ملاحظہ۔ کتاب اہلسنت تفسیر لابن کثیر ص ۴۷۴ ج ۱

لا شک ان المتعۃ کانت مشروعاً فی ابتداء الاسلام

ابتدا اسلام میں بحکم شریعت متعہ کے حلال ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

نوٹ:۔ دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہر پڑھے لکھے آدمی کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ اگر متعہ اور زنا میں بقول سنی علماء کے کوئی فرق نہیں ہے تو پھر ابتداء اسلام میں متعہ جیسا زنا صحابہ کرام کے لئے حلال کیوں ہوا جب متعہ مثل زنا بے غیرتی ہے تو اس کی صحابہ کرام کو چند دنوں کے لئے اجازت کیوں ملی تھی۔

جواب۲۔ اس مسئلہ میں عجب صاحب کو امام رازی نے خوب ذلیل فرمایا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب اہلسنت تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۴ جز ۲

ابو بکر کہتا ہے کہ زنا کو سفاح اس لئے کہا جاتا ہے کہ زنا میں صرف پانی گرانا مقصود ہوتا ہے اولاد یا امور خانہ داری مقصود نہیں ہوتے۔ اور متعہ بھی اسی طرح ہے۔ پس وہ بھی زنا ہے۔ اس دلیل کو امام رازی ذکر کرنے کے بعد پھر امام رازی اس کا خود جواب دیتے ہیں۔ کہ متعہ مثل زنا نہیں ہے۔ فان المقصود منها سفح الماء بطريق مشروع مأذون فيه من قبل الله فان قلتم المتعة محرمة فنقول هذا اول البحث۔ متعہ کو مثل زنا کہنے والوں کو امام رازی نے یوں جھٹلایا اور ذلیل کیا ہے کہ متعہ میں بے شک مقصود پانی گرانا ہے مگر اس طریقہ سے کہ جس کی شریعت نے اجازت دی ہے اور اگر کوئی فرمائے کہ متعہ حرام ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متعہ کی حرمت میں نزاع ہے اور دعوی کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا

نوٹ:۔ جو لوگ متعہ کو مثل زنا فرض کر کے اس کو حرام کہتے ہیں۔ وہ ہمارے سنی احباب ہیں اور فخر رازی ان کا امام ہے اور بے چارے سنیوں کے نصیب کہ ان کا اپنا امام ان کو جھٹلا رہا ہے۔

جواب۲

حاملہ اور بیمار سے جماع کی غرض صرف رفع حاجت شہوانی ہے

اے ارباب انصاف، حاملہ عورت سے یا جس کی بچہ دانی اپریشن سے نکال دی گئی ہو۔ یا جس عورت کا خون حیض بوجہ بیماری کے یا عمر زیادہ ہونے کے باعث رک گیا ہو اس قسم کی عورت سے یا حلالہ والی عورت سے جب شوہر جماع کرتا ہے تو غرض اولاد نہیں ہوتی بلکہ غرض صرف رفع حاجت شہوانی ہوتی ہے اور اسی غرض سے چونکہ متعہ بقول نواصب کے زنا شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا جہاں جہاں یہ غرض موجود ہو وہاں سنی علماء کو زنا کا فتوی دینا چاہیئے۔

جواب۳۔ علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ اسقاط حمل حرام ہے مگر مانع حمل گولیاں غبارہ اور ٹیوب اور چھلا یا اپریشن حرام نہیں ہے اور اہل اسلام مانع حمل چیزیں بھی استعمال کرتے ہیں اور ازواج سے جماع بھی کرتے ہیں۔ اور اس جماع میں غرض رفع حاجت شہوانی ہوتی ہے۔ اگر بقول نواصب یہ غرض تو صرف زنا میں ہے تو کیا علما فتوی دیں گے کہ اہل اسلام مذکورہ تمام صورتوں میں زنا کرتے ہیں حلالہ والی عورت میں نہ ہی اولاد اور نہ ہی امور خانہ داری مقصود ہیں۔ پس محلل تو یقیناً زانی ہے اور حلالہ کے بہانہ دنیا میں جتنا زنا ہوا ہے اس کا حساب خدا ملاں سے ضرور لے گا۔

مولوی محمد علی جانباز کے متعہ اور زنا میں مشابہت کے چند جھوٹے دعوے اور انکے دندان شکن جوابات

مولانا موصوف اہلسنت کے نامور نعت خوان ہیں۔ اور جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں ترویج باطل کے نگران اعلیٰ ہیں اور حرمت متعہ نامی کتاب کے مصنف ہیں اور متعہ اور زنا میں انہوں نے مشابہت کے چند دعوے کئے ہیں۔ اور وہ قارئین کی خدمت میں مع الجواب پیش کئے جاتے ہیں۔

دعویٰ اول ملاحظہ ہو } زنا اور متعہ میں اجرت پیشگی دی جاتی ہے پس اس مشابہت کی وجہ سے متعہ حرام ہے۔

جواب کئی حرام چیزوں سے حلال کو مشابہت ہے لیکن وہ حرام نہیں ہوا

اس بات کا انحصار صرف شباہت کی وجہ سے کوئی حلال یا حرام نہیں بن جاتا۔ حرام یا حلال حکم خدا سے بنتا ہے مثال کے طور پر دیکھیں کہ انسان کی بیٹی کے اعضاء جسمانی سے اس کی بیوی کے اعضاء جسمانی مشابہت رکھتے ہیں تو کیا کوئی ملاں اس شباہت کی وجہ سے بیوی کے حرام ہونے کا فتویٰ دے گا۔

اگر صرف شباہت کی وجہ سے جامعہ ابراہیمیہ کی شریعت کے احکام کی فیکٹری چلانا ہے تو خنزیر اور بکرا دونوں پانی پیتے ہیں گھاس کھاتے ہیں کتا اور بکرا دونوں روٹی کھاتے ہیں پس اس شباہت کی وجہ سے ملاں کو فتویٰ دینا چاہیئے کہ بکرا بھی حرام ہے

جوابات اجرت زنا کے پیشگی ادا کرنے کا دعوی سفید جھوٹ ہے

ثبوت ملاحظہ، کتاب اہلسنت کامل لابن اثیر جلد ۲ ص ۲۲۴ ذکر سنہ ۴۴ھ میں لکھا ہے کہ جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کے امام پنجم حضرت معاویہ نے جب زیاد ولدالزنا کو خال المومنین کا تمغہ دینے کا فیصلہ کیا تو اس زمانہ کے مشہور کنجر ابومریم سلولی کو بلایا اور پوچھا کہ زیاد کی ولادت باسعادت کس طرح ہوئی تھی ابومریم نے جس طرح گل ریزی گلشن کلام میں کی اس کا ملخص یہ ہے کہ لے امیرالمومنین آپ کا عظیم باپ ابوسفیان ایک رات میرے شراب خانے میں تشریف لایا اور سمیہ نامی بدکار عورت سے زنا فرمایا اور سمیہ کی سرینوں سے ابوسفیان کی منی کے مبارک قطرات کو ٹپکتے ہوئے دیکھنے کا مجھے خود کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اور اس کے بعد سمیہ زانیہ سے آپ کا بھائی خال المومنین حضرت زیاد پیدا ہوا۔

نوٹ: ارباب انصاف مولانا محمد علی جانباز کے امام پنجم معاویہ کے ابا مرحوم ابوسفیان کے زنا کا قصہ ہم نے تاریخ اسلام سے بڑی دیانت داری سے نقل کیا ہے تاکہ خیانت علمی کا الزام ہم پر نہ لگایا جا سکے۔ اور اس کیس میں پیشگی اجرت ادا کرنے کا کوئی ذکر تک نہیں ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ پیشگی اجرت والا چکر جانباز صاحب کی خاندانی شریعت کا ہے۔

نعت خواں کا دوسرا دعویٰ کہ زنا اور متعہ دونوں میں اجرت کا تعین نہیں ہے شباہت کی وجہ سے حرام ہیں

ارباب انصاف محمد علی جانباز کی کتاب حرمت متعہ میں ص ۴۵۸ میں زنا اور متعہ میں شباہت دکھانے کے لئے علامہ موصوف نے ایک نقشہ دیا ہے اور ہم اسی نقشہ سے علامہ صاحب کی پیش کردہ مشابہات ذکر کر رہے ہیں۔

جواب ۱ زنا کے احکام میں علامہ جانباز امام اعظم کا درجہ رکھتے ہیں

کتاب اہلسنت توضیح تلویح ص ۴۵ فصل نہی عن الحسیات میں زنا کے یہ فضائل لکھے ہیں کہ ولد الزنا امام اور خلیفہ بن سکتا ہے۔ پس زنا چونکہ محمد علی جانباز کے گھر کا مسئلہ ہے اس لئے زنا کے احکام میں علامہ موصوف امام اعظم کا درجہ رکھتے ہیں لہٰذا زنا کی اجرت کا اگر تعین نہیں ہوتا تو اس بابت علامہ جانباز کا فتویٰ گویا امام اعظم کا فتویٰ ہے۔ اور رہا متعہ کا مسئلہ تو وہ شیعہ سنی کا مشترکہ ہے اور متعہ میں حق مہر کا تعیین کرنا ضروری ہے اور قلیل اور کثیر دونوں میں تعیین ہو سکتی ہے اگر مولوی جانباز تجاہل عارفانہ نہ فرمادیں تو ان کو خوب معلوم ہے کہ صحابہ کرام نے آدھی چھٹانک ستو اور مٹھی بھر کھجوروں پر متعہ کیا ہے اور خلیفہ زلوی بنت ابی بکر کا ایک برد عوسجہ یعنی دھوتی کے عوض متعہ کرنا اور بچہ جننا اہل سنت کے لئے شرف کا باعث ہے۔

دعویٰ نمبر ۱ زنا اور متعہ میں تعین وقت ضروری ہے پس بقول جانباز کے اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں

جواب ۱۔ ہم پہلے بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ زنا کے مسائل میں مولوی محمد علی امام اعظم یا امام شافعی کا درجہ رکھتے ہیں۔ مولانا کے مذہب کی مایہ ناز کتاب المحاضرات میں ص میں لکھا ہے کہ اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ کامل ہے۔ پس زنا کے احکام میں جانباز صاحب کا فرمان سند ہے۔ اور متعہ اہل اسلام میں مشترک امر ہے اور کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ صحابہ کرام مدت معین کر کے متعہ کرتے تھے۔ اگر متعہ زنا سے شباہت کی وجہ سے زنا کا حکم رکھتا ہے۔ تو کیا صحابہ کرام معاذ اللہ وقت معین کر کے زنا کرتے تھے۔

۲۔ اگر شباہت کی وجہ سے احکام کی فیکٹری چلانا ہے تو توجہ فرمادیں کہ سکھ اور کٹی سنی ملاں داھڑی کو قینچی نہیں لگواتے پس اس شباہت کی وجہ سے کیا معاذ اللہ ملاں اور سکھ دونوں کافر نجس اور پلید ہو گئے ہیں۔

۳۔ زنا کا کوئی قانون نہیں اس طرح کہ اجرت پیشگی دی جاتی اور اجرت کا تعیین نہیں ہے۔ اور زنا میں تعیین وقت ضروری ہے یہ سب خرافات ہیں اور جامعہ ابراھیمیہ سیالکوٹ کی خانہ ساز شریعت ہی کا یہ کام ہے کہ وہ اس قسم کے احکام نافذ فرماتی رہتی ہے

چوتھا دعویٰ ۔ زنا اور متعہ میں تنہائی ضروری ہے پس اس مشابہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں

جواب: ۔ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ مولوی محمد علی جانباز مسائل زنا میں امام اعظم کے بعد اس زمانہ کے امام اعظم ہیں اور زنا میں ان کا فرمان بڑا قیمتی ہوتا ہے ۔ ان سے کوئی پوچھے کہ زنا میں تو تنہائی ضروری ہے کیا لوگ جب اپنی ازواج سے جماع کرتے ہیں تو لوگوں کا مجمع لگا کر ان کے سامنے کرتے ہیں کیا صحابہ کرام اس فعل کو لوگوں کے سامنے کرتے تھے ۔ شیخ الحدیث محمد علی کے امام پنجم معاویہ کو اولاد زنا کی ایک ٹیم مل گئی تھی جن کو انہوں نے یہ شرف بخشا تھا کہ ان کو اپنا گورنر بنایا تھا اور ان میں سرفہرست عمرو بن عاص ہے پھر زیاد ولد الزنا ہے پھر مروان پلید ہے اور پھر مغیرہ بن شعبہ ہے یہ وہی مغیرہ بن شعبہ ہے ۔ جو کہ صحابی تھا اور حضرت عمر کی طرف سے کوفہ کا قاضی تھا ، اور کوفہ میں ایک ام جمیل نامی عورت سے زنا کرتا تھا اور حضرت عمر کی عدالت میں اس پر زنا کی گواہی دی گئی تھی البتہ چوتھے گواہ زیاد ولد الزنا کو جناب عمر نے اشارہ کر کے گواہی سے روک دیا تھا اور تاریخ لابن خلکان ج ۲ ص ۳۹۶ ذکر یزید بن زیاد میں لکھا ہے کہ اس کے مذکورہ کیس کے بعد حضرت عمر اس مغیرہ کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ تجھے دیکھ کر مجھے یہ خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں مجھ پر آسمان سے پتھر نہ برسنے لگیں اگر یہ مغیرہ صحابی تنہائی میں زنا کرتا تو اس پر زنا کا مقدمہ نہ ہوتا ۔

پانچواں دعویٰ کہ زنا اور متعہ میں عورتوں کی تعداد معین نہیں ہے اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں !

نعت خواں محمد علی جانباز کا پانچواں دعویٰ کہ

جواب ملاحظہ ہو ۔ ملک یمین میں عورتوں کی تعداد معین نہیں ہے چار کے بجائے ایک شخص ہزار کنیز بھی رکھ سکتا ہے پس متعہ عورتوں کی تعداد میں ملک یمین کی مثل ہے اور اگر زنا سے شباہت کی وجہ سے متعہ حرام ہے تو مذکورہ شباہت ملک یمین کو بھی زنا سے حاصل ہے پس وہ بھی حرام ہونا چاہیئے ۔

چھٹا دعویٰ زانیہ اور ممتوعہ دونوں بے حجاب ہوتی ہیں پس اس شباہت کی وجہ سے زنا اور متعہ حرام ہے

جواب ملاحظہ ہو ۔ صحابہ کرام ابتدائے اسلام میں بقول اہل سنت بھائیوں کے بوجہ مجبوری متعہ کرتے رہے ہیں ، اگر متعہ زنا ہے تو کیا صحابہ کرام بوجہ مجبوری زنا کرتے تھے ۔

۲ ۔ شہروں اور گاؤں میں اہل اسلام کی عورتیں ۹۵ فیصد بے حجاب ہیں تو کیا کوئی لعنتی ملاں فتویٰ دے سکتا ہے کہ تمام خواتین معاذ اللہ زنا کار ہیں ۔ سنی علماء کی سکھوں کے ساتھ اور یہود و نصاریٰ کی کئی باتوں میں شباہت ہے تو کیا یہ علماء معاذ اللہ ان کفار کی طرح بے ایمان اور لعنتی ہیں ۔

ساتواں دعویٰ: زنا میں طلاق نہیں اور متعہ میں بھی طلاق نہیں ہے پس اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں ۔

جواب ملاحظہ ہو: (۱) آغاز اسلام میں جب متعہ چند روز کے لئے بقول اہلسنت کے حلال ہوا تھا۔ اس وقت بھی متعہ میں طلاق نہیں تھی ۔ اور اس وقت بھی متعہ اس بات میں زنا کے مشابہ تھا ۔ پس اگر زنا سے شباہت کی وجہ سے متعہ بھی مثل زنا فعل حرام ہے تو آغاز اسلام میں صحابہ کرام جو متعہ کرتے تھے گویا وہ معاذ اللہ زنا کرتے تھے ۔ اور حضرت ابو بکر کی بیٹی اسماء نے جو متعہ فرمایا کیا معاذ اللہ اس نیک بی بی نے بھی زنا کیا تھا ۔ فعل حرام کیا تھا ۔

(۲) بیوی سے دختر کو شباہت ہے کیونکہ دونوں کا جوڑا اور گوشوارہ اور ناک میں کوکی ہوتی ہے اور دونوں گندم کھاتی ہیں ۔ پس مثل دختر کے بیوی سے بھی جماع حرام ہونا چاہیئے کیونکہ مشابہت ہو گئی ہے ۔

(۳) متعہ میں طلاق کے عوض میں ہبہ مدت ہے اگر شوہر ممتوعہ کو مدت بخش دے تو عورت عدت گذارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے ۔ اور زنا کے احکام میں مولانا محمد علی جانباز سنی قوم میں دوسرے امام اعظم صاحب ہیں۔ اور ان کا وجود سنی قوم کے لئے معاویہ کی طرح بہت مفید ہے

نعت خواں کا آٹھواں دعویٰ: زنا اور متعہ میں وراثت نہیں ہے اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں !

جواب: معاویہ نے ولد الزنا زیاد کو اپنا بھائی کیوں بنایا !

جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کے امام پنجم معاویہ نے شریعت اسلامیہ کا یوں جنازہ نکالا تھا کہ اپنے زانی باپ ابو سفیان کے نطفے سے پیدا ہونے والے زیاد ولد الزنا کو اپنے حرموں میں داخل فرما کر اس کو اپنا حقیقی بھائی بنانے کا اعلان فرمایا تھا اور بیچارا علامہ سیوطی اپنی تاریخ الخلفاء ص ۱۸۵ میں یہ رونا روتا ہے کہ معاویہ نے اس کیس میں اعلانیہ نبی کریم کی نافرمانی کی ہے

نوٹ :- بے شک اسلام میں ولد الزنا نہ ہی وارث ہے اور نہ ہی بیٹا ہے مگر معاویہ نے اسلام کے خلاف بغاوت کر کے ایک نطفہ حرام کو اپنا بھائی بنا کر ابو سفیان کا بیٹا بھی بنا دیا ۔ اور وارث بھی بنا دیا ۔ کیونکہ بیٹے کے لئے وارث ہونا ضروری ہے ۔ محمد علی کہتا ہے کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اور معاویہ کہتا کہ ولد الزنا بیٹا بھی ہوتا ہے اور وارث بھی ہوتا ۔ پس اس مسئلہ میں یا مولوی محمد علی جانباز جھوٹا ہے اور یا اس کا امام پنجم معاویہ جھوٹا ہے اور متعہ میں بلا کسی اختلاف کے اولاد متعہ وارث ہے اور زوجہ وقت عقد اگر شرط وراثت کرے تو وہ بھی وارث ہے ۔

نعت خواں کا دعویٰ

کہ زنا اور متعہ میں خرچہ مرد کے ذمہ نہیں ہوتا اس شباہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں!

عمرو کی ماں کو اس کا زانی باپ خرچہ دیتا تھا!

کتاب اہلسنت تذکرہ خواص الامہ ص۱۱۶ ذکر امام حسن میں لکھا ہے کہ جب معاویہ کا مشیر خاص عمرو بن عاص پیدا ہوا تھا تو پانچ آدمیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ مولود مسعود ہمارا نطفہ ہے۔ اور وہ ۵ پہلوان زنا کے میدان کے ہیں ۱ عاص بن وائل ۲ ابولہب ۳ امیہ بن خلف ۴ ہشام بن مغیرہ ۵ اور معاویہ کا باپ ابوسفیان ۵۔ یہ پانچوں قریشی عمرو کی ماں نابغہ سے زنا کرتے تھے۔ اور وہ خوش بخت بی بی حاملہ ہو گئی اور عمرو کو جنا اور ان پانچوں میں جھگڑا ہو گیا کہ یہ کس کا بیٹا ہے پھر نابغہ بی بی عمرو کی ماں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ عاص بن وائل کا بیٹا ہے اور لوگوں نے سوال کیا کہ ابوسفیان بھی قریشی سردار تھا اس کو نظر انداز کیوں کیا ہے نابغہ نے کہا کہ ابوسفیان بخیل ہے اور عاص مجھ کو خرچہ دیتا تھا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی جھوٹا ہے کہ زنا میں عورت کو خرچہ نہیں دیا جاتا بلکہ دیا جاتا ہے جس طرح کہ عمرو صحابی کی ماں عاص سے خرچہ لیتی تھی۔

خالد سیف اللہ کا مالک کی حسین زوجہ کے عشق کی وجہ سے مالک کو قتل کرنا اور بغیر عدت گزرنے اس کی زوجہ سے نکاح کرنا

کتاب اہل سنت کنز العمال جز ۳ ص۱۳۲ کتاب الخلافہ مع الامارہ میں لکھا ہے کہ مایۂ ناز صحابی حضرت خالد بن ولید ہے۔ سیف نے ایک صحابی مالک بن نویرہ کو دن میں بغیر کسی جرم کے قتل کیا اور عدت کیسی، رات ہی کے وقت اس کی بیوہ ام متمم سے نکاح کر لیا اور جماع کیا۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو انہوں نے ابوبکر کو کہا کہ خالد نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور اس کی بیوہ سے زنا کیا ہے اور عدت کے گزرنے کا انتظار تک نہیں کیا پس اس خالد کو قتل کرو مگر ابوبکر ٹال مٹول کر گیا۔

نوٹ:۔ سپاہ صحابہ والے ناموس صحابہ بل بنائے پھرتے ہیں۔ ہم ان تمام وکلاء صحابہ سے پوچھتے ہیں مالک صحابی کی بیوی ام متمم اگر اس کی زوجہ نہ تھی تو کیا ایک صحابی اس کو گھر میں رکھ کر اس کے ساتھ زنا کرتا تھا اور اگر وہ اس کی زوجہ تھی تو اس کے مرحوم شوہر کے قتل کے بعد فوراً ہی خالد نے اس عورت کی عدت میں اس سے نکاح کر کے اس بیوہ سے زنا کیا۔

یہ ہیں اصحاب مثل ستاروں کے اور ان کی پیروی سنیوں کے لئے باعث فخر ہے۔

فیض احمد اویسی کے تحریم متعہ کے بارے چند خرافات

اس نام کے شیخ الحدیث نے ایک رسالہ متعہ یا زنا نامی لکھا ہے اور دونوں میں شباھت دکھلانے کے لئے حسن الدین سہروردی کے رسالہ حرمت متعہ کی لفظ بلفظ عبارات چوری کی ہیں اور ہمارے لئے یہ سارق بھی مفتی بن گیا ہے متعہ اور زنا میں اس کی بیان کردہ شباہتیں تقریباً وہی ہیں۔ جن کو محمد علی جانباز نے ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے غرور کو توڑنے کے لئے کچھ نوٹس اس کا لینا ضروری ہے تاکہ یہ ذل منافق کی طرح اپنی ٹیڑھی گردن کو مایہ لگا کر نہ چلے۔

اویسی کا ایک دعویٰ یہ کہ متعہ میں عدت نہیں ہے پس یہ زنا کے مشابہ ہے اور زنا کی طرح حرام ہے

جواب: متعہ سے عدت کی نفی کرنا اویسی کا سفید جھوٹ ہے

ارباب انصاف علامہ اویسی نے شیعوں کے خلاف جھوٹ بول کر اپنے منحوس چہرے پر بے ایمانی کا غازہ لگا رکھا ہے، اہل تشیع کی کتاب شرح لمعہ جلد دوم کتاب النکاح ذکر متعہ میں صاف لکھا ہے کہ نکاح متعہ کی مدت ختم ہونے کے بعد عورت کے لئے عدت رکھنا فرض ہے۔

اویسی کا دوسرا دعویٰ کہ نکاح میں چار سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتیں

غرض اس ماں کے مفتی کی یہ ہے کہ نکاح میں کوئی شخص چار سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں جمع نہیں کر سکتا۔ اور متعہ اور زنا میں عورتیں رکھنے کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہے پس اس شباہت کی وجہ سے دونوں متعہ اور زنا حرام ہیں

نبی کریم ص کے پاس ایک وقت میں چار سے زیادہ ازواج تھیں!

اویسی مسکین کو تاریخ اسلام کا صحیح علم نہیں ہے۔ جب نبی کریم ص نے رحلت فرمائی تھی تو نبی کریم ص کے بیت الشرف میں 9 عدد ازواج جمع تھیں اور یہ 9 عدد اگر ازواج نہ تھیں تو کیا تھیں پس ان عورتوں کا ازواج نبی ص ہونا اویسی کو جھوٹا کرنے کے لیے کافی ہے جس طرح نبی کریم ص کو شریعت نے چار سے زیادہ عورتیں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور صرف کسی ایک وجہ سے شباہت اگر مؤثر ہے تو اویسی صاحب کو کئی لحاظ سے کفار سے سکھوں سے شباہت ہے۔

اویسی کا تیسرا دعویٰ کہ متعہ والی عورت کو میراث نہیں ملتی پس وہ زانیہ کے مشابہ ہو گی اس لئے متعہ حرام ہے

جواب: میراث سے محروم زوجہ کو زانیہ کہنا کفر ہے۔

ارباب انصاف شیعوں کی دشمنی میں یہ سنی ملاں کچھ اندھے ہو گئے ہیں اور کفر تک بکنے کو تیار ہیں۔ اگر زوجہ کو میراث نہ ملے تو وہ مثل زانیہ عورت کے ہے اگر فقہ حنفیہ کا یہ صحیح مسئلہ ہے تو پھر ہم سوال کرتے ہیں کہ وراثت تو ازواج نبیؐ کو بھی نہیں ملتی کیونکہ بقول ابوبکر مفتی اعظم کے نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ پس ازواج نبیؐ وراثت سے محروم ہیں اور بقول اہلسنت وراثت سے محروم عورتیں مثل زانیہ عورتوں کے ہیں۔ پس اہلسنت سے دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم پوچھتے ہیں کہ ازواج نبی وراثت سے محروم ہونے کے بعد کیا تھیں ان ماؤں کے بارے فیصلہ کرنا سنی ملاں کے ذمہ ہے۔ ۲۔ ممتوعہ عورت اگر شوہر سے اس طرح شرط کر لے کہ اگر ہم سے مدت متعہ کے درمیان جو مرے گا تو دوسرا جو زندہ ہو گا اس کا وارث بنے گا تو بعض مجتہدین کے نزدیک یہ درست ہے اور وراثت ثابت ہے اور اجتہادی اختلاف اہلسنت کے گھر میں ٹھوک کے حساب سے موجود ہے اور ان کی چار فقہوں کا سرچشمہ ہے

چوتھا دعویٰ کہ عورت نکاح متعہ میں شوہر سے منسوب نہیں ہوتی

ارباب انصاف اس علامہ اویسی زبدۃ المحققین کا مقصد یہ ہے کہ نکاح متعہ میں عورت اس طرح اپنے شوہر کی طرف منسوب نہیں ہوتی جس طرح نکاح دائم میں ہوتی ہے۔ پس ممتوعہ مثل زانیہ کے ہے اور متعہ مثل زنا ہے۔

جواب: نکاح حلالہ میں عورت اپنے محلل شوہر سے منسوب نہیں ہوتی

ارباب انصاف۔ اہلسنت بھائیوں کی شریعت میں ایک نکاح حلالہ ہے کہ جس کا نام سننے سے شرفاء غیرت اور شرم سے کانپ جاتے ہیں اور ہدایہ شریف جو سنی مذہب کی وہ کتاب ہے جس کو وہ مثل قرآن سمجھتے ہیں اس ہدایہ ص۳۷۸ ج۲ کتاب الطلاق باب الرجعت میں یہ لکھا ہے لعن اللہ المحلل والمحلل لہ کہ خدا اس مرد پر لعنت کرے جو حلالہ کی خاطر کسی عورت سے شادی کرے اور اس مرد پر بھی خدا لعنت کرے جس نے اپنی بیوی حلالہ کی خاطر دی ہو۔ خلاصہ، اس حلالہ میں عورت فخر سے یہ نہیں کہتی کہ میں فلاں محلل کی عورت ہوں پس یہ حلالہ بھی مثل زنا ہے جو کہ ملاں نے اپنے موج میلہ کے لئے حلال بنا رکھا ہے۔ جب اصحاب ابتدائے اسلام میں متعہ کرتے تھے تو ان کی ازواج کس سے منسوب ہوتی تھی۔

اویسی کا پانچواں دعویٰ:- کوئی شریعہ یہ نہیں کہتا کہ میں ولد متعہ ہوں

علامہ اویسی کا مقصد یہ ہے کہ قوم شیعہ میں کوئی عالم فاضل یا کوئی بھی اقرار نہیں کرتا کہ میری ولادت متعہ سے ہوئی ہے پس اگر متعہ صحیح نکاح تھا تو اس کی اولاد کہاں گئی ہے۔

جواب: کوئی کمینہ سے کمینہ سنی بھی یہ نہیں کہتا کہ میں حلالہ کا نطفہ ہوں!!

ارباب انصاف ہم اپنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کا کوئی عالم یا قاری، یا شیخ الحدیث پیش فرما دیں - جو بقلم خود اقرار فرما دے کہ وہ نکاح حلالہ کی پیداوار ہے۔ چودہ سو سال سے سنی مذہب کو نکاح حلالہ کے رائج کرنے کا شرف حاصل ہے اور سنی مذہب کے کئی علماء اور پیر صاحبان کو محلل ہونے کا شرف بھی حاصل ہے پس کیا وجہ ہے کہ اولاد حلالہ کہیں نظر نہیں آتی جب ہمارے سنی بھائی اولاد حلالہ پیش کریں گے تو ہم بھی اولاد متعہ پیش کریں گے یہ عجب ابتدائے اسلام میں اصحاب مٹھی بھر کھجور یا ستو دے کر متعہ کرتے تو ان کی اولاد متعہ کہاں گئی ہے سوائے عبداللہ بن زبیر کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔

حسن الدین سہروردی کے خرافات اور ان کے دندان شکن جواب

اس ذریت مروان نے ایک حرمت متعہ نامی رسالہ لکھا ہے۔ اور باتیں تو وہی ہیں جو سنی علماء مکھی پر مکھی مارتے ہیں۔ مگر ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم تھوڑا تھوڑا سب کا نوٹس لیں اس کے خرافات کا کچھ ذکر کر کے ہم اختصار کے ساتھ ان کا جواب پیش کرتے ہیں رسالہ حرمت متعہ ص ۹ میں نواصب کا یہ علامہ لکھتا ہے۔

دلیل نمبر ۱: متعہ کی غرض محض قضاء شہوت ہے پس حرام ہے

جواب: حاملہ بیوی سے جماع کی یہی غرض ہے پس اس کو بھی حرام کہو۔

دلیل نمبر ۲: متعہ سے ہر جگہ "میں تیرا تو میری" کا جلوہ نظر آئے گا۔

جواب ملاحظہ ہو: آغاز اسلام میں اٹھارہ سال تک خدا اور رسول نے اس کو حلال کیوں رکھا۔ اس وقت بھی تو یہ جلوہ تھا۔

دلیل نمبر ۳: متعہ سے بستے گھر اجڑ جائیں گے۔

جواب ملاحظہ ہو: حوالہ جات اسی رسالہ میں موجود ہیں کہ بقول جابر صحابی کے یہ متعہ رسول پاکؐ اور ابوبکر کے زمانہ میں عام تھا کوئی سنی بتلائے کہ کتنے صحابہ اور صحابیات کے گھر متعہ کی وجہ سے اجڑے ہیں اور علاوہ ازیں حسن سہروردی کے یہ اعتراضات بجائے شیعوں کے خدا اور رسولؐ پر وارد ہوتے ہیں کہ انہوں نے ابتدائے اسلام میں لوگوں کو بے غیرت بنانے والا نکاح جائز رکھا تھا

دلیل نمبر ۴ شجر متعہ بالکل بے برگ بار ہے! شیعہ کوئی ولد متعہ نہیں پیش کر سکتے ہیں؟

جواب ملاحظہ ہو: نکاح حلالہ بھی بے برگ و بار ہے اور سنیوں میں ایک نکاح موقت بھی ہے اور سنی بھائی آج تک نکاح حلالہ اور نکاح موقت سے پیدا ہونے والا بچہ نہیں پیش فرما سکے شاید شرم کی وجہ سے جس طرح نکاح حلالہ کی اولاد نہیں ملتی اسی طرح اولاد نکاح متعہ بھی نہیں ملتی اور جس طرح نکاح حلالہ درست ہے زنا نہیں ہے اسی طرح نکاح متعہ زنا نہیں ہے

دلیل نمبر ۵ متعہ کا جائز استعمال بھی برائیوں کا سرچشمہ ہے

جواب ملاحظہ ہو: یہ سہروردی اس دلیل کے باعث کافر ہو گیا ہے کہ بقول اس کے جب متعہ جائز ہو تو پھر اس کو برائیوں کا سرچشمہ کہنا خدا اور رسولؐ کی عقل پر اعتراض کرنا ہے اور یہ کفر ہے۔

دلیل نمبر ۶ متعہ کو رواج دینے سے حرام کاری نہیں رک سکتی۔

جواب ملاحظہ ہو: شریعت نے نکاح دائم کو رواج دیا ہے اور حرام کاری نہیں رکی پس سہروردی کو چاہیے کہ نکاح دائم کو متعہ کے ساتھ منتقی کر کے زنا کے کھاتہ میں ڈال دے سنی مذہب میں تین نکاح ہیں ۱۔ نکاح دائم ۲۔ نکاح موقت ۳۔ نکاح حلالہ اور یہ تینوں مل کر بھی زنا اور لواطہ کو نہیں روک سکے۔ اور سنیوں میں علت المشائخ عام ہے۔

دلیل نمبر ۷ متعہ سے جو اولاد پیدا ہو گی وہ کس کی کہلائے گی؟

جواب ملاحظہ ہو: نکاح حلالہ سے جو اولاد پیدا ہو گی وہ کس کی کہلائے گی؟ ۱۔ سنی مذہب کی بقا اور ترقی صرف نکاح حلالہ سے ہے۔ چودہ سو سال نکاح حلالہ اہلسنت میں آرہا ہے۔ اور وہ جب بھی اور جتنی بھی تعداد سنیوں میں ہم کو اولاد حلالہ کی دکھائیں گے اتنی تعداد ان کو ہم شیعوں میں اولاد متعہ دکھائیں گے۔

۲۔ نکاح متعہ سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ اسی مرد اور عورت کے ہوں گے اور وہ بچے اسی مرد اور عورت کے وارث ہوں گے اور وہ مرد و عورت ان بچوں کے وارث ہوں گے رہا یہ سوال کہ اولاد متعہ کسی جگہ نظر نہیں آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاد متعہ نے اولاد حلالہ کی طرح سر پر سلیمانی ٹوپی رکھی ہے اسی لئے یہ دونوں نظر نہیں آتے

اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا اولاد متعہ کہاں گئی؟

اہلسنت احباب کی کتابیں گواہ ہیں کہ زمانہ رسالت میں صحابہ کیلئے متعہ حلال تھا پس دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر اہلسنت بھائیوں سے ہم سوال کرتے ہیں کہ جب اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں متعہ حلال رہا تو اولاد متعہ کس کی کہلائی اور کہاں گئی؟ بڑی مہربانی ہو گی کہ ایک مختصر فہرست اولاد حلالہ و اولاد متعہ سنی بھائی پیش کریں تو۔

سنیوں کی طرف سے متعہ کے حرام ہونے کی تیسری دلیل کہ ممتوعہ عورت نہ زوجہ ہے اور نہ ہی کنیز ؟؟

مناظر اہلسنت شاہ عبدالعزیز نے یہ ڈفلی بجائی ہے۔ اور ناصبی ملاں آج تک اس پر رقص کر رہے ہیں۔ کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۵ باب مسائل متعہ اور ص۳۲ باب۱۱ مطاعن عمر طعن ۱۱ میں۔ بچارے سنی مناظر نے یہ رونا رویا ہے کہ قرآن پاک پارہ ۱۸ سورہ مومنون۔ آیت ۵،۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی عورت کا کسی مرد کے لئے حلال ہونے کے صرف دو سبب ہیں ۱۔ وہ عورت اس کی زوجہ ہو ۲۔ وہ عورت اس کی کنیز ہو۔ اوران کے علاوہ جو مرد کسی عورت کو اپنے لیے حلال سمجھے گا وہ حکم خداوندی سے آگے بڑھنے والا ہے۔ اور جس عورت سے کسی نے متعہ کیا ہے وہ نہ ہی زوجہ ہے اور نہ ہی وہ کنیز ہے۔ اس کا کنیز ہونا اس لیے نہیں ہے کہ اس کا بکنا صحیح نہیں ہے اور ممتوعہ زوجہ اس لیے نہیں ہے کہ اس کے لئے طلاق۔ عدت میراث۔ ایلا ظہار۔ لعان۔ نفقہ وغیرہ ثابت نہیں پس جب ممتوعہ کا زوجہ ہونا ثابت نہیں ہے تو وہ عورت مرد کے لئے حلال نہیں۔ ارباب انصاف اس دلیل کی اب ہم اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ کوئی سنی سرجن قیامت تک اس کو ٹانکے نہ لگا سکے۔

جواب ۱ بلند پایہ سنی علمائ نے ممتوعہ کو زوجہ اور متعہ کو نکاح مان کر شاہ عبدالعزیز کو ذلیل کر کے جھٹلایا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص۴۶ ج۳ المومنون آیت ۶
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۳ ج۵۔ النساء
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص۴۹ ج۲ عبداللہ بن عمر بیضاوی

کشاف کی عبارت: فان قلت هل فيه دليل على تحريم المتعة قلت لا لان المنكوحة بنكاح المتعة من جملة الازواج۔

ترجمہ:۔ اگر تو سوال کرے کہ سورہ مومنون کی آیت نمبر۶ میں متعہ کے حرام ہونے پر دلالت ہے تو میں (زمخشری) جواب دوں گا کہ اس آیت کی حرمت متعہ پر دلالت نہیں ہے کیونکہ جس عورت سے نکاح متعہ کیا جائے وہ زوجہ ہے۔

تفسیر قرطبی کی عبارت: قال الجمهور المراد نكاح المتعة الذي كان في صدر الاسلام ..... وقال ابو عمر لم يختلف العلماء من السلف والخلف ان المتعة نكاح الى اجل لا ميراث فيه

اہلسنت کے بڑے علمائ یہ فرماتے ہیں کہ پارہ ۵ کی پہلی آیت فما استمتعتم سے مراد نکاح متعہ ہے جو آغاز اسلام میں حلال تھا اور علامہ ابو عمر کہتا ہے کہ سب علمائ کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی پکا نکاح ہے

بیضاوی کی عبارت: والمتعہ وھی النکاح الموقت المعلوم
علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ متعہ نکاح موقت ہے

نوٹ :- ارباب انصاف۔ امام اہلسنت فخرالدین رازی نے صاحب کشاف علامہ زمخشری کی اپنی کتاب ترجیح مذہب شافعی میں یوں تعریف کی ہے کہ وہ بلند پایہ علامہ تھے اور کان علی مذھب ابی حنیفہ کے اور تھے بھی امام اعظم ابو حنیفہ کے۔ مذہب پر اسی زمخشری نے اقرار فرمایا ہے کہ ممتوعہ عورت بھی زوجہ ہے اور قرطبی اور بیضاوی نے اقرار فرمایا ہے کہ متعہ بھی نکاح اور ان علماء کے ارشادات دہلوی صاحب کو جھٹلانے کیلئے کافی ہیں۔

محدثین نے بھی ممتوعہ کو زوجہ تسلیم کیا ہے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲ ج ۷
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد ۱ ج ص ۵۳۲ النکاح
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹۱ ج ۹
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۳۶۲ ج ۹

بخاری کی عبارت: ثم رخص لنا ان ننکح المرأۃ بالثوب ثم قرأ علینا یا ایھا الذین ۔ ۔ ۔ لا تحرموا طیبات۔

ترجمہ :- عبداللہ بن مسعود روایت کرتا ہے کہ ہم نے نبی کریمؐ سے اپنے آپ کو خصی کرنے کی اجازت طلب کی۔ حضور پاکؐ نے اس چیز سے تو ہم کو منع کیا مگر ہمیں اجازت دی کہ کپڑے کے عوض ہم عورت سے نکاح کریں۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے اس آیت

کی تلاوت کی کہ اے ایمان والو تم حرام نہ کرو ان اچھی چیزوں کو جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے۔

نوٹ :- اس روایت کو مسلم نے بھی اپنی صحیح کتاب النکاح میں لکھا ہے اور باب قائم فرمایا ہے کہ باب نکاح المتعہ

فتح الباری کی عبارت: قولہ ان ننکح المرأۃ بالثوب ای الی اجل فی نکاح المتعۃ

عمدۃ القاری کی عبارت: قولہ ثم رخص لنا ان ننکح المرأۃ بالثوب ھذا نکاح المتعۃ

ترجمہ :- دونوں شارح فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں ننکح سے مراد۔ نکاح متعہ ہے۔

اہل اسلام کو دیانت کا واسطہ دے کر ہم دعوت انصاف دیتے ہیں

ارباب انصاف جب ابتدائے اسلام میں متعہ حلال تھا۔ اس وقت ممتوعہ عورت حلال تھیں ہمارا سوال ہے اس وقت وہ کیا تھی اگر زوجہ نہ تھی تو حلال کیوں تھی اور اگر زوجہ تھی تو معلوم ہوا کہ ممتوعہ بھی شریعت میں زوجہ ہے اور اس کو زوجیت سے خارج کرنا دوسرے معنوں میں اصحاب کو زانی ثابت کرنا ہے کیونکہ وہ متعہ کرتے تھے۔ خلاصہ اہلسنت کے بلند پایہ علماء نے ممتوعہ کو زوجہ اور متعہ کو نکاح تسلیم کیا اور جو لوگ اس بات سے انکار فرماتے ہیں ان کی نادانی اور کم علمی ہے۔

رسالہ حرمت متعہ والے ملاں کی ڈگڈگی بھی سنئیے

حسن الدین سہروردی نے اپنے رسالہ حرمت متعہ صـ۳۶ میں یہ رونا بھی رویا ہے کہ زوجہ کا لفظ قرآن پاک میں جہاں بھی آیا ہے اس سے مراد نکاح دائمی والی عورت ہے مثلاً جناب آدم کے قصہ میں ہے وزوجك الجنة = اور چونکہ متوعہ سے نکاح دائمی نہیں ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے۔

جواب: اثبات الشی نفی ماعداہ نہیں ہے!

اوباب انصاف اگر قرآن میں لفظ زوجہ زیادہ تر اس عورت کے بارے استعمال ہوا ہے جو منکوحہ بنکاح دائمی ہے تو اس سے اس منکوحہ کا صرف زوجہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ اثبات ممتوعہ کے زوجہ ہونے کی نفی نہیں کرتا کیونکہ علم منطق میں ثابت ہے کہ اثبات الشی نفی ماعداہ نہیں کرتا۔

ملاں سہروردی کی ایک اور شرلی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی صحاح ستہ میں بے شک لفظ زوجہ اور لفظ نکاح یعنی متعہ اور ممتوعہ میں استعمال ہوتے ہیں مگر یہ استعمال مجاز ہے اور معنی مجازی پر معنی حقیقی کے احکام جاری نہیں ہوتے مثلاً شاگرد مجازی بیٹا ہے اس پر حقیقی بیٹے کے احکام جاری نہیں ہوتے۔

جواب ۱:- اگر ممتوعہ زوجہ نہیں ہے، تو کیا صحابہ کرام زنا کار تھے

آغاز اسلام میں اہلسنت کی صحاح ستہ گواہ ہے کہ صحابہ کرام متعہ فرماتے تھے اور اگر متوعہ عورت زوجہ نہیں ہے اور عقد متعہ نکاح نہیں ہے تو کیا ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام متعہ کی صورت میں زنا کرتے تھے اور قرآن پاک میں آیا ہے

وازواجه امهاتکم کہ نبی کریمؐ کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں لفظ ام معنی مجازی میں استعمال ہوا ہے اور معنی حقیقی کے بعض احکام اس معنی مجازی کے لئے ثابت ہیں نبی کریمؐ کی ازواج امت کی اس طرح مائیں نہیں ہیں کہ تمام امت ان کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے اور امت سے ان ازواج کو پردہ نہیں ہے البتہ جس طرح حقیقی ماں سے نکاح نہیں ہو سکتا اسی طرح ازواج نبیؐ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

سنی ملاں کی ایک اور شرلی ملاحظہ ہو

حدیث کتب شیعہ میں ہے کہ

ملعون من نکح بهيمة

اور جس طرح یہاں نکاح بمعنی بدکاری ہے اسی طرح متعہ میں نکاح بمعنی بدکاری ہے۔

جواب: آغاز اسلام میں جب صحابہ نکاح متعہ کرتے تھے ملاحظہ تو ان کا نکاح متعہ کیا معاذ اللہ بدکاری تھا۔

مولوی محمد علی جانباز کی شرلی اور خرافات

موصوف اپنی کتاب حرمت متعہ ص۱۷۱ میں لکھتے ہیں کہ ممتوعہ زوجہ اور بیوی اس لئے نہیں ہے کہ زوجیت کے لئے جتنے احکام ہیں ان میں سے کسی کا بھی اس ممتوعہ پر اطلاق نہیں ہوتا

جواب: علامہ نے ثلثہ کی خاطر تمام ریکارڈ جھوٹ بولنے کے توڑ دیئے

ارباب انصاف ملتف اور افسوس ہے اس جانباز پر کہ جنے ثلاثہ کی خاطر جھوٹ بولنے کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔

شیعہ مذہب کی فقہ کی تمام کتابیں حاضر اور موجود ہیں۔ اور ان میں مثلاً شرح لمعہ وغیرہ سب میں لکھا ہے کہ ممتوعہ عورت پر عدت واجب ہے اور عدت زوجہ پر ہی واجب ہوتی ہے۔ پس ممتوعہ زوجہ ہے۔

اعتراض ملاحظہ: بس ایک حکم ثابت ہونے سے ممتوعہ عورت کس طرح زوجہ بن گئی۔

جواب ملاحظہ: ازواج نبی کریمؐ صرف ایک حکم ثابت ہونے سے مائیں کس طرح تمام امت کی بن گئیں۔

ارباب انصاف:۔ نبی کریمؐ کی بیویاں بے شک امت کی مائیں ہیں مگر صرف ایک حکم میں کہ ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ممتوعہ عورت کا زوجہ ہونا بھی سمجھ لیں۔

شاہ عبدالعزیز کی تحفہ مسروقہ میں ایک اور گڈ گڈ کی ملاحظہ ہو!

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۳۰۲ باب ۱۰ مطاعن عمر طعن ۱۱ میں صاحب تحفہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے صرف چار ازواج کی اجازت دی ہے اور متعہ تو چار سے زیادہ عورتوں سے کیا جا سکتا ہے۔ پس ممتوعہ عورت زوجہ نہیں ہے اگر زوجہ ہوتی تو پھر چار سے زیادہ عورتوں سے متعہ صحیح نہ ہوتا۔ اور کافی شریف میں لکھا ہے کہ شیعوں کے امام نے فرمایا ہے ممتوعہ عورت نہ چار سے ہے اور نہ ۷۰ سے خلاصہ۔ صاحب تحفہ کا مقصد یہ ہے کہ جو عورت چار ازواج کے علاوہ کسی کے پاس ہو گی وہ اس کی زوجہ نہیں ہو گی پس اس سے جماع کرنا زنا شمار ہو گا اور مرد زناکار اور عورت زانیہ ہو گی۔

جواب: چار کے عدد میں ازواج کو منحصر کرنے والا گستاخ نبیؐ اور کافر ہے نبی کریمؐ کی ازواج وقت وفات ۹ تھیں

ارباب انصاف عالم اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ نے جب وفات پائی تھی تو آنجنابؐ کی اس وقت ۹ بیویاں تھیں ۱ رملہ ام حبیبہ ۲ ام سلمہ ۳ سودہ بنت زمعہ ۴ زینب بنت جحش ۵ جویریہ بنت حارث ۶ صفیہ بنت حیی۔

۷ میمونہ بنت حارث ۸ عائشہ بنت ابوبکر ۹ حفصہ بنت عمر

ارباب انصاف۔ ہمارا نادان ملاں سے سوال ہے کہ اگر چار سے زیادہ جو عورت کسی کے نکاح میں ہوگی وہ زوجہ نہیں ہے۔ تو نبی کریمؐ کی ۹ عدد ازواج کس طرح ہوگی اور جناب عائشہ اور حفصہ کا تو آٹھواں اور نواں درجہ ہے پھر عائشہ اور حفصہ کو زوجہ رسول اللہ کس طرح کہا جاتا ہے پس چار کے علاوہ جو عورتیں نبی کریمؐ کے گھر تھیں بقول ملاں وہ ازواج نہ تھیں تو کیا تھیں اور آنجنابؐ نے ان کو گھر میں بطور بیوی کے کس طرح رکھا ہوا تھا۔ جو عورت چار میں شمار نہیں ہے اور وہ زوجہ نہیں ہے اور اس کا شوہر زانی اور وہ خود زانیہ ہے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا گستاخ نبی ہے کافر ہے۔ کیونکہ اس نے عائشہ اور حفصہ کو زوجہ ہونے کے شرف سے نکال دیا ہے۔

اعتراض ملاحظہ

چار عورتوں سے زیادہ ازواج رکھنا امت کے لئے منع ہے اور نبی پاکؐ کے لئے جائز ہے

جواب ملاحظہ

ہمارا مقصد حاصل ہو گیا کہ چار سے تعداد اگر بڑھ جائے تو پانچویں کو بھی زوجہ کہا جاتا ہے اس کو زانیہ نہیں کہا جاتا ورنہ نبی پاکؐ کے حق میں گستاخی لازم آئے گی۔

خلاصہ۔ بی بی عائشہ کا ۹ ویں زوجہ ہونا ہمارے لئے شاہ عبدالعزیز کو جھوٹا کرنے کے لئے کافی ہے۔

امت کیلئے بھی بعض سنی ملاں چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دیتے ہیں اور صاحب تحفہ کی تکذیب کرتے ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق منقول از تشئید المطاعن صفحہ ۱۰۹۴ در جواب باب تحفہ اثنا عشریہ

وقال القاسم بن ابراہیم یجوز التزویج بالتسع لان اللہ تعالی اباح نکاح ثنتین بقولہ مثنی ثم عطف علیہ بثلث و رباع بالواو وهی للجمع فیکون المجموع تسعا و مثلہ عن النخعی و ابن ابی لیلی۔

ترجمہ:۔ امام اہلسنت قاسم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ۹ عدد عورتوں سے بھی شادی کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں سے شادی کرنے کو اپنے فرمان مثنیٰ سے مباح کیا ہے پھر مثنیٰ ۲ پر ثلٰث ۳ اور رباع ۴ کا واو سے عطف کیا ہے اور لفظ واو جمع کے لئے آتی ہے ۲۔۳۔۴ کی جمع ۹ بنتی ہے پس معلوم ہوا کہ ۹ عدد ازواج کو ایک وقت میں گھر میں رکھنا امت کے لئے جائز ہے۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف اس حوالہ کو غور سے پڑھنے کے بعد آپ اس طرف توجہ بھی فرما دیں کہ اگر متعہ میں چار سے زیادہ ازواج رکھنا گناہ ہے اور بے حیائی ہے تو آغاز اسلام میں یہ بے حیائی اصحاب کے لئے خدا اور رسولؐ نے حلال کیوں فرمائی تھی۔

اہلسنت کی طرف سے متعہ کے حرام ہونے کی چوتھی دلیل کہ ممتوعہ عورت کیلئے لوازم زوجیت ثابت نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ باب ۹ مسائل متعہ ص ۲۵۶ اور باب ۱۰ مطاعن عمر طعن ۱۰ ص ۳۱۳ میں شاہ عبدالعزیز بچارے نے یہ رونا بھی رویا ہے کہ اذا ثبت الشئی ثبت بلوازمہ کہ جب شئی ثابت ہوتی ہے تو اس کے لوازم بھی ثابت ہوتے ہیں پس جس عورت سے متعہ کیا جاتا ہے اگر بحکم شریعت وہ زوجہ ہے تو زوجہ کے لوازمات کا اس کے لئے ثبوت ضروری ہے مگر وہ لوازمات ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے ممتوعہ زوجہ نہیں ہے اور ان لوازمات میں میراث سر فہرست ہے۔ زوجہ کا وارث ہونا ضروری ہے اور ممتوعہ کو وراثت نہیں ملتی اس لیے وہ زوجہ نہیں ہے
نوٹ: ارباب انصاف۔ محدث دہلوی اور اس کی مکار برادری کا مقصد اس دلیل سے یہ ہے کہ ممتوعہ چونکہ وراثت سے محروم ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے بلکہ وہ زانیہ اور کنجری ہے اور اب ہم اولاد حلالہ کی اس دلیل کی اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ بچارے شیخین بھی قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو وہ بھی ٹانکے نہیں لگا سکتے۔

جواب: صاحب تحفہ نے عرض لازم فرض کر کے خیانت علمی کا ارتکاب کیا ہے

مشہور سنی عالم محب اللہ بہاری اپنی مشہور کتاب المسلم الثبوت میں لکھتا ہے ان اللزوم حقیقۃ امتناع الانفکاک فی جمیع الاوقات فالعرض الذی یمکن انفکاکہ عن المعروض فی بعض الاوقات لایقال علیہ اللازم
کہ عرض لازم وہ ہے جس کا اپنے معروض سے تمام اوقات میں جدا ہونا محال ہے اور جس عرض کا اپنے معروض سے بعض اوقات میں جدا ہونا ممکن ہو۔ اس کو عرض لازم نہیں کہا جاتا وہ عرض مفارق ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں۔ میراث۔ زوجہ کے لئے عرض لازم نہیں ہے بلکہ یہ عرض مفارق ہے اور اس عرض مفارق کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتبت کرنا خیانت علمی ہے اور اس خیانت کا سہرا صاحب تحفہ کے سر پہ ہے اور ان کے بعد تمام ملاں مکھی پر مکھی مارتے رہے ہیں۔

میراث زوجہ کیلئے عرض مفارق ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے

جواب: عائشہ نبی کریم کی زوجہ تھی اور میراث اس کو نہیں ملی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۳۹ ج ۵ باب غزوہ خیبر
فقال ابوبکر ان رسول اللہ قال لا نورث

کہ جناب ابوبکر نے نبی کریمؐ سے روایت فرمائی ہے کہ آنجناب نے فرمایا ہے کہ ہم نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہے۔

ارباب انصاف۔ اہلسنت دوستوں کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر دعوت فکر دیتے ہیں کہ بقول ان کے ابوبکر صدیق ہے اور وہ راوی ہیں کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا تو پھر وہ یہ بات تسلیم کریں کہ عائشہ (معاذاللہ) زوجہ نبی پاکؐ نہیں ہے اور یہ کہنا کفر ہے اور اگر عائشہ زوجہ نبی پاکؐ ہے تو پھر ابوبکر کی روایت کی روشنی میں کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا نتیجہ یہ نکلا کہ عائشہ کو زوجہ نبی پاکؐ ہوتے ہوئے میراث نبی پاکؐ نہیں ملی۔ اور اس بات سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت زوجہ بھی ہو اور اس کو شوہر کی میراث نہ ملے جس طرح کہ بی بی عائشہ اور ممتوعہ عورت دونوں کو زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور میراث سے دونوں محروم ہیں اور صاحب تحفہ مناظر اعظم اہلسنت کو جھوٹا کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ عائشہ زوجہ ہے اور میراث اس کو نہیں ملی پس معلوم ہوا کہ زوجہ کیلئے میراث عرض مفارق ہے نہ کہ عرض لازم ہے اور صاحب تحفہ نے میراث کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتب کیا ہے اور چونکہ ممتوعہ کو میراث نہیں ملتی اس لئے بقول اہلسنت کے وہ زانیہ ہے اور کنجری ہے۔ تو میراث جناب عائشہ کو بھی نہیں ملی لہٰذا ان کے بارے میں ذریت مروان نے اگر یہ فیصلہ سنایا تو کافر ہو کر مریں گے

جواب ۲ میراث زوجہ کیلئے عرض مفارق ہے عرض لازم نہیں ہے

ارباب انصاف زوجہ کی تعریف چند سطریں پہلے گذر چکی ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ میراث زوجہ کے لئے عرض مفارق ہے کیونکہ اگر زوجہ کنیز ہو یا اپنے شوہر کی قاتلہ ہو یا اسلام سے مرتد ہو گئی ہو تو اس کو میراث نہیں ملتی۔ معلوم ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے اور سنی ملاں صاحبان کو جھوٹا کرنے کے لئے اتنا کافی ہے

جواب ۳ سنیوں کے عقیدہ میں نبی کی بیٹی کو میراث نہیں ملتی

اہلسنت دوستوں نے حکم قرآن کے مخالف ابوبکر سے ایک روایت نقل کی ہے کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نبیوں کے بیٹے اور بیٹیاں ان کے وارث نہیں ہوتے۔
سنی دوستوں کی مذکورہ قرارداد سے یہ ثابت ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے زوجہ اور اولاد دونوں سے یہ جدا ہو سکتی ہے پس معلوم ہوا کہ جس عورت کو میراث نہ ملے وہ بجائے کنجری ہونے کے زوجہ ہو سکتی ہے جس طرح کہ تمام ازواج نبیؐ کو میراث نہیں ملی مگر وہ ازواج ہیں اور اگر سنی علماء میراث زوجہ کو عرض لازم قرار دینے کے بضد ہیں۔ تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ زوجہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) زوجہ بنکاح دائمی (۲) زوجہ بنکاح متعہ

اور میراث کا حکم زوجہ بنکاح دائمی کے لئے ہے۔

جواب: نکاح متعہ میں شرط توارث سے میراث ثابت ہے

ارباب انصاف بعض مسائل میں بقول سنی علماء کے اجتہاد کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے جس طرح کہ اہلسنت کی چار فقہ میں بھانت بھانت کے فتوے ہیں۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ص۸۹ ج۲ کتاب النکاح ذکر متعہ میں لکھا ہے کہ عن الصادق علیہ السلام ان اشترطا المیراث فہما علی شرطہما = اگر مرد عورت نکاح متعہ کے وقت یہ شرط کریں گے کہ ہم ایک دوسرے کے وارث ہوں گے تو اس کی رعایت ضروری ہے خلاصۃ الکلام کہ نکاح متعہ میں زوجین کا توارث مسئلہ اجتہادیہ ہے اور بعض فقہائے شیعہ کا یہ فتویٰ ہے وہ وارث بنتے ہیں اور بعض کے نزدیک توارث ان میں ثابت نہیں ہے اور آخر میں سنی دوستوں کو ہم اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ آغاز اسلام میں متعہ حلال تھا اور کسی پڑھے لکھے سنی عالم کو اس میں اختلاف نہیں ہے پس آغاز اسلام میں ممتوعہ عورت بغیر میراث کے کس طرح صحابہ کرام کے لئے حلال ہو گی۔ اگر متوعہ کنجری ہوتی ہے تو کیا صحابہ کرام کنجری کے پاس جاتے تھے یا زانیہ کے پاس تشریف لے جاتے تھے (معاذ اللہ)

سنی ملاں کی پٹاری کا ایک اعتراض یہ ہے کہ ممتوعہ عورت پر عدت نہیں ہے پس اس کو گھر میں رکھنا زنا سے کم نہیں ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۶ باب ۹ ص۳۰۳ باب ۱۰ میں مناظر اہلسنت نے تمام دنیا کے جھوٹوں پر ٹانگ پھیر دی ہے۔ اور بانچھیں ٹھہریں کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ممتوعہ عورت پہ عدت نہیں ہے اور اگر وہ زوجہ ہوتی تو اس پہ عدت ہوتی۔

جواب: مخالف کا ممتوعہ سے عدت کی نفی کرنا سفید جھوٹ ہے

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ص۹۰ ج۲ کتاب النکاح فصل ۴ میں لکھا ہے کہ جب مدت متعہ گذر جائے تو شوہر اس کو مدت بخش دے تو ممتوعہ عورت دو حیض یا ۴۵ دن عدت رکھے اور اگر اس کا شوہر وفات پائے تو ممتوعہ پہ عدت وفات بھی ہے اور اگر وہ حاملہ ہے تو ابعد الاجلین اس کی عدت مزید تفصیلات کے لئے کتاب شرح لمعہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

اعتراض: صاحب تحفہ نے ایک رونا یہ بھی رویا ہے کہ ممتوعہ کو طلاق اور ظہار، ایلاء، اور لعان بھی نہیں ہوتا۔

جواب: یہ مسائل اجتہادیہ ہیں ان میں اختلاف کا کوئی حرج نہیں ہے،

ارباب انصاف۔ دیانتداری سے ہم نے اہلسنت دوستوں کی

کتابوں کو پڑھا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ان کا اسلام بھانت بھانت
کے اقوال کی کھچڑی ہے ایک ہی مسئلہ میں امام اعظم نعمان اپنی الگ
ڈگڈگی بجاتا ہے اور میاں شافعی اسی مسئلہ میں اپنی پٹاری سے دوسرا
حکم نکالتا ہے اور حضرت مالک اسی مسئلہ میں اپنی الگ شرلی
چھوڑتا ہے اور احمد صاحب اپنا طنبورہ الگ بجاتے ہیں۔
اور اہل حدیث سنی کے نزدیک یہ چاروں امام اہل بدعت
ہیں اور کھوٹے سکے ہیں اور اگر سنی بھائی اپنے علماء کی
اس طرح صفائی دیں کہ مسائل اجتہادیہ میں اختلاف ہوتا
ہے۔ اس لئے اہل حدیث اور چار امام مسائل میں اختلاف
رکھتے ہیں تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں مسائل اجتہادیہ
میں ہمارے علماء کا بھی اختلاف ہوتا ہے اور جس عورت
سے متعہ کیا جائے شیعہ فقہاء کے نزدیک اس کو ظہار
واقع ہوتا ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک ممتوعہ
عورت کے لئے لعان اور ایلاء بھی ثابت ہے۔
اور ممتوعہ کے لئے طلاق اس لئے نہیں ہے کہ
شوہر کا اس کو مدت بخش دینا یا مدت مقررہ کا
گذر جانا ان دو امروں کو شریعت نے قائم مقام طلاق
کے قرار دیا ہے تفصیلات کے لئے شیعوں کی کتاب شرح لمعہ
یا دیگر کتب فقہیہ کی طرف رجوع کیا جائے اور ابتدائے اسلام میں
اصحاب کا متعہ کرنا اور صحابیات کا متعہ کرنا سنی علماء
کو جھٹلانے میں کافی ہے۔

مسئلہ متعہ میں سنی مناظر کا بہت بڑا جھوٹ ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۂ اثناء عشریہ ص ۴۲۵ باب ۹ مسائل
متعہ میں لکھا ہے کہ شیعہ فقہاء خود تسلیم کرتے ہیں کہ
مرد اور عورت میں متعہ کے باعث زوجیت ثابت نہیں ہے
کیونکہ کتاب اعتقادات ابن بابویہ میں لکھا ہے کہ مرد کے لئے
عورت کی حلیت چار اسباب میں نکاح۔ اور ملک یمین، متعہ اور تحلیل

جواب۔ اگر متعہ حرام ہے تو ابوبکر کی بیٹی نے متعہ کیوں کیا تھا

سنی مناظر نے ممتوعہ سے زوجہ ہونے کی نفی کی فقہاء
شیعہ کی طرف نسبت دے کر سفید جھوٹ بولا ہے۔
آج تک کسی شیعہ فقیہ نے ممتوعہ سے زوجہ ہونے
کی نفی نہیں فرمائی ہے اور ابن بابویہ کی عبارت میں
نکاح کے بعد متعہ کو ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ذکر
الخاص بعد العام ہے کما فی قولہ تعالیٰ حافظوا علی الصلوٰۃ
والصلوٰۃ الوسطیٰ میں ذکر عام کے بعد ذکر خاص ہے۔
نکاح میں متعہ داخل ہے اور دونوں سبب حلیت زن ہیں
اور چونکہ بعض سنی ملاں متعہ کو حرام جانتے ہیں ان کی تکذیب
کے لئے ابن بابویہ نے نکاح کے بعد متعہ کو ذکر الخاص بعد العام کے
عنوان سے بیان فرمایا ہے اور یہ تاکید کی
خاطر ہے۔

جواب۲ لفظ نکاح معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے۔

قانون ابو علی سینا کے شارح قرشی نے باب حمیات قانون میں لکھا ہے کہ لفظ دق معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے اور لفظ جو ہر معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے اسی طرح لفظ نکاح معنی جنس اور اس کی ایک نوع نکاح دائم میں مشترک ہے اور عبارت ابن بابویہ میں نکاح سے مراد دائمی ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں متعہ کا ذکر ہے اور خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی اگر متوعہ نکاح دائم کی زوجہ نہیں ہے تو اس کی زوجیت کی مطلق نفی لازم نہیں آتی۔

نوٹ

۱۔ باب الانصاف:۔ تفصیلات کے لئے تشئید المطاعن مؤلفہ السید محمد قلی اور نزھۃ اثنا عشریہ ص۳۹۰ ج۹ مؤلفہ علامہ مرزا محمد کامل شہید ثالث کو پڑھیں۔ ان دونوں شیعہ علماء نے مذکورہ دونوں کتابیں تحفہ اثنا عشریہ کے جواب میں لکھ کر ناصبیت اور سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھوک دی ہے اور امت تثلیث ایڑی چوٹی کا زور لگا لے تو بھی ان کتابوں کا جواب نہیں لکھ سکتے۔ اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اگر متعہ زنا ہے تو اسلام نے اس کو صحابہ کے لئے حلال کیوں فرمایا تھا۔

اہلسنت کی طرف سے حرمت متعہ کی پانچویں دلیل کہ ممتوعہ عورت میں بالبداہت احصان نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۳۰۳ باب ۱۰ مطاعن عمر طعن ۱۱ میں بیچارے مناظر اہلسنت نے یہ رونا رویا ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی عورتوں سے تحلیل استمتاع کا ذکر آیا ہے وہ مقید ہے احصان کے ساتھ اور بالبداہت زن متعہ میں احصان نہیں ہے اور شیعہ خود متعہ کو سبب احصان شمار نہیں کرتے اور حد رجم اس پر جاری نہیں کرتے۔ سنی مناظر کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ متعہ میں احصان نہیں ہے لہٰذا متعہ حلال نہیں ہے اور اب اس دلیل کی ہم اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ تثلیث کے میڈیکل کالج کے تمام سرجن اس کی مرمت سے عاجز نظر آئیں۔

جواب۱ صاحب تحفہ کا اپنا اقرار کہ متعہ بغیر احصان کے بھی حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۳۰۲ باب۲ کید ۹ میں لکھا ہے کہ اہلسنت اباحت متعہ را در ابتداء اسلام انکار نمی کنند لکن بقاء اباحت را انکار می کنند

اہلسنت ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں کرتے لیکن وہ بقاء اباحت کا انکار کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ صاحب تحفہ کی تکذیب کے لئے مذکورہ عبارت ہی کافی ہے

اگر متعہ بغیر احصان کے حلال نہیں بلکہ زنا ہے تو پھر یہ زنا ابتداء اسلام میں بنت ابی بکر اور صحابہ کرام کیلئے کس طرح حلال ہوا

ارباب انصاف۔ آپ نے دیکھا کہ اس نام کے محدث کو خدا نے ذلیل کس طرح کیا ہے اور اس کے اپنے قلم سے لکھوایا ہے کہ متعہ حلال ہے اور اب ہم اپنے سنی دوستوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ متعہ حرام ہے تو پھر بقول صاحب تحفہ کے ابتداء اسلام میں سنی لوگ کس طرح متعہ کو حلال جانتے تھے۔ اور اگر ہمارے سنی دوست بضد ہیں اس عقیدہ پر کہ ممتوعہ میں احصان نہیں ہے اور متعہ زنا ہے تو پھر ان کو اسی طرح ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ متعہ کو ابو بکر کی بیٹی اسماء نے بھی کیا ہے اور امام اہلسنت ابن جریج نے ۷۰ عورتوں سے متعہ کیا ہے بلکہ

امیر معاویہ نے بھی متعہ کیا ہے۔ بلکہ تابعین اور صحابہ کرام میں سے کئی محترم لوگوں نے متعہ فرمایا ہے اور بقول سنی دوستوں کے متعہ میں احصان نہیں لہذا متعہ حلال نہیں ہے بلکہ زنا ہے تو کوئی سنی اس بات کی صفائی پیش کرے کہ یہ متعہ والا زنا صحابہ کرام کے لئے ابتداء اسلام میں کس طرح نبی کریم نے حلال فرمایا تھا۔ گویا متعہ اگر صحابہ کریں تو حلال۔ اگر دوسرا کرے تو زنا۔

جواب متعہ نکاح ہے اور ممتوحہ میں احصان ہے اور یہ سنی علماء کا فیصلہ ہے اور صاحب تحفہ کے دہن میں خاک ہے

ثبوت ملاحظہ کتاب اہلسنت تفسیر قرطبی صفحہ ۱۳۲ جز ۵ النساء

لم یختلف العلماء من السلف والخلف ان المتعۃ نکاح الی اجل لا میراث فیہ والفرقۃ تقع عند انقضاء الاجل

ترجمہ۔ اگلے پچھلے علماء اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے کہ متعہ بھی مدت معین تک نکاح ہے اور اس نکاح میں میراث نہیں ہے اور عورت اور مرد میں مدت گذر جانے کے بعد بغیر طلاق کے جدائی واقع ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ امام اہلسنت علامہ قرطبی بھی سنیوں کا بلند پایہ امام ہے اور اس نے یہ رپورٹ دی ہے کہ تمام سنی متعہ کو نکاح مانتے ہیں۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ سنی دوستوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ جب تمہارے علماء نے متعہ کو بھی نکاح مان لیا ہے تو پھر متعہ میں احصان ماننے سے انکو کیا رکاوٹ ہے۔ ایک صفحہ پہلے میں نے ثبوت دیا ہے کہ اہلسنت ابتدائے اسلام میں متعہ کو حلال مانتے ہیں اور اب حوالہ دیا ہے کہ سنی علماء متعہ کو نکاح بھی مانتے ہیں اور جب نکاح بھی مان لیا اور حلال بھی مان لیا تو پھر احصان کا بہانہ اور متعہ کو حرام کہنا اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ اپنے آپ کو جھٹلاتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی۔

اگر سنی علما بحث برائے بحث کا شوق رکھتے ہیں تو ان کا یہ شوق بھی ہم پورا کرتے ہیں احصان کئی معنوں میں مشترک ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۱۳ ج۵ النساء
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نووی شرح صحیح مسلم
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاج المصادر
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صراح

غرائب القرآن کی عبارت { وقد ورد الاحصان فی القرآن بمعان احدها الحریه وثانیها العفته وثالثها الاسلام ورابعها کونها ذات زوج

ترجمہ:- قرآن پاک میں احصان کئی معنوں میں آیا ہے۔
۱۔ آزادی ۲۔ پاکدامنی ۳۔ اسلام ۴۔ عورت کا شادی شدہ ہونا محصنین غیر مسافحین کا ایسا معنی کیا جائے کہ جیسے صحابہ کرام کا زنا کار ہونا لازم نہ آئے۔ اور وہ معنی ہے کہ تم پاکدامنی کے ارادہ سے عورتوں کو طلب کرو۔ اور نکاح متعہ میں یہ معنی حاصل ہے اور اگر احصان کا ایسا معنی کیا جائے جو نکاح متعہ میں جائز نہیں ہے اور اسی وجہ سے متعہ کو زنا قرار دیا جائے تو ابتداء اسلام میں جب صحابہ کرام متعہ کرتے تھے تو کیا وہ معاذ اللہ زنا کرتے تھے دو ٹوک بات ہے اگر متعہ زناکاری ہے زنڈی بازی ہے بے شرمی و بے حیائی اور بے غیرتی ہے تو اس کا شرف سب سے پہلے صحابہ کرام کو حاصل ہوا ہے۔

سنی علما کا فیصلہ کہ آیت متعہ میں احصان کا معنی ہے پاکدامنی ۔ اور یہ شیعوں کی فتح ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک ص۳۰۷ ج۱ از نسفی
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص۹۶ ج۲ النساء
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۲۷ ج۵ آیت متعہ
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن جصاص ص۱۴۲ ج۲
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص۲ ج۲
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر وسیط ص از واحدی
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر الکواشی ص از احمد کواشی

بیضاوی کی عبارت { والاحصان العفة فانها تحصین للنفس عن اللوم والعقاب

قرطبی کی عبارت { محصنین نصب علی الحال ومعناہ متعففین عن الزنا غیر زانین

آیت متعہ میں محصنین حالیت پر منصوب ہے اور معنی یہ ہے کہ تم عورتوں کو طلب کرو اس حال میں کہ زنا سے تم پاکدامنی کا ارادہ کرو۔

تفسیر حقانی کی عبارت { محصنین تم مال کے ذریعہ سے معاوضہ پاکدامنی کیلئے نہ کہ شہوت رانی کیلئے ان کو نکاح میں رکھو۔

احکام القرآن کی عبارت { تکونون به محصنین عفائف غیر مسافحین
نوٹ:- اور متعہ سے رجم کی نفی یہ حکم خاص ہے یعنی رجم نکاح دائم میں ہے نکاح متعہ میں نہیں ہے۔

اہلسنت کی طرف سے حرمت متعہ کی چھٹی دلیل کہ نکاح اور ملک یمین کی اجازت کے ساتھ قرآن میں متعہ کی اجازت نہیں ملی

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۵۵ ۲ باب ۹
مسائل متعہ میں ہمارے سنی مناظر نے یہ رونا بھی رو رہا ہے کہ قرآن پاک میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ آزاد عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے تو وہ کنیز رکھیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ آزاد عورتوں میں تم عدل نہیں کر سکتے تو ایک آزاد کو نکاح میں رکھو یا کنیز رکھ لو۔ خلاصہ نکاح اور ملک یمین کی اجازت کا ذکر نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ متعہ کرنا حرام اور فعل زنا ہے۔

جواب: صاحب تحفہ پاگل ہے اپنے آپ کو جھٹلاتا ہے

دلیل پنجم کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے کہ تحفہ اثنا عشریہ ص۲۳۶ باب ۲ کید ۹ میں لکھا ہے کہ اہل سنت ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں کرتے سنی دوستوں کو دعوت فکر ہے کہ تم نے ابتداء اسلام میں متعہ کو حلال کس طرح مان لیا۔ اور تمہارے صحابہ کرام بھی عجیب لوگ تھے۔ جب نکاح اور ملک یمین کے ساتھ متعہ کی اجازت ہی نہیں ہے تو گویا صحاب متعہ نہیں کرتے تھے بلکہ وہ زنا کرتے تھے۔

اگر متعہ بالکل ہی حرام ہے تو سنیوں کے امام بخاری اور امام مسلم نے متعہ کے حلال ہونے کی حدیثیں کیوں لکھی ہیں

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج۳ کتاب النکاح باب ما یکرہ من التبتل والخصاء ج۳ باب نہی عن نکاح المتعہ اخرا
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۵۳۵ ج۱ باب نکاح المتعہ
بخاری کی عبارت ۱۔ ابن مسعود عبداللہ کہتا ہے کہ نبی پاکؐ نے ہم کو نکاح متعہ کی اجازت دی اور عبداللہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام مت کہو
بخاری کی دوسری عبارت ج۳ جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن الاکوع فرماتے ہیں کہ رسول پاکؐ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ قد اذن لکم ان تستمتعوا فاستمتعوا کہ تم کو متعہ کی اجازت ہے۔
مسلم کی عبارت ۱۔ جابر بن عبداللہ صحابی بیان کرتا ہے کہ ہم لوگ نبی کریمؐ اور ابوبکر کے زمانہ میں کنا نستمتع متعہ کرتے تھے حتیٰ کہ عمر نے منع کیا۔ اور جابر اور سلمہ بن اکوع سے وہی بخاری والی روایت مسلم میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ قد اذن لکم ان تستمتعوا یعنی متعہ النساء کہ تم کو عورتوں سے متعہ کی اجازت ہے۔
نوٹ: بقول سنیوں کے پوپ پال صاحب تحفہ کے متعہ کی نکاح اور ملک یمین کے ساتھ قرآن میں اجازت نہیں آئی۔ اس لئے متعہ حرام ہے ہم شیعہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر متعہ حرام ہے تو نبی پاکؐ نے اس کی صحابہ کو اجازت کیوں دی۔ کیا حضور نے صحابہ کو حرام فعل کی اجازت دی تھی۔

۱۲ عدد مفسرین کی گواہی کہ متعہ ابتدأ اسلام میں حلال تھا صاحب تحفہ کا جھوٹا ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۱۹۵ ج۳
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۵ ج۵
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۳۲ ج۵
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص۴۷۴ ج۱
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص۸ ج۵
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر وحیدی ص۱۰۶
۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ترجمان القرآن ص۶۲۴ ج۱ پ۵
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص۷۹ ج۲
۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۴۱۴ ج۱
۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ضیاء القرآن ص۳۴۴ ج۱
۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص۸۱ ج۲
۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی

تفسیر کبیر کی { انا لا ننکر ان المتعہ کانت مباحۃ
عبارت { ابتدأ اسلام میں متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے

ابن کثیر کی { لا شک ان المتعۃ کانت مشروعا فی ابتداء الاسلام
عبارت { اس میں شک نہیں ہے کہ متعہ کی ابتداء اسلام میں جائز تھی

مراغی کی { کان المتعۃ مرخصا فی ابتداء الاسلام
عبارت { متعہ ابتداء اسلام میں جائز تھا۔

غرائب القرآن { واتفقوا علی انھا کانت مباحۃ فی اول الاسلام
کی عبارت { علماء کا اتفاق ہے کہ ابتداء اسلام میں متعہ مباح تھا

فتح القدیر { المتعہ الذی کان فی صدر الاسلام
کی عبارت { بڑے علماء فرماتے ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں مباح تھا

تفسیر قاسمی { المتعہ کان مشروعا فی ابتداء الاسلام
کی عبارت { ابتداء اسلام میں شریعت کی متعہ کے بارے اجازت تھی

تفسیر قرطبی { وقال الجمہور المتعہ الذی کان فی صدر الاسلام
کی عبارت { بقول بڑے علماء کے متعہ صدر اسلام میں مباح تھا۔

تفسیر وحیدی { فما استمتعتم بہ منھن اکثر علماء نے لکھا
کی عبارت { ہے کہ متعہ شروع اسلام میں جائز تھا۔

ضیاء القرآن { پیر کرم شاہ لکھتے ہیں کہ متعہ کو حجۃ الوداع کے
کی عبارت { موقع پر نبی پاک نے حرام کر دیا تھا۔

نوٹ :۔ گویا متعہ ۱۰ ہجری تک حلال رہا پھر حرام ہوا ہے بقول ان کے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں دعوت فکر ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۱۷۳ ج۹
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نووی شرح صحیح مسلم ص۴۵۱ ج۱
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا ص۴۱۴ ج۹
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی ص۵۱۹ ج۹ از ابن حزم
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب معالم السنن مع مختصر سنن ابی داؤد ص۱۸ ج۳
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۵۳ ج۶

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح زرقانی علی موطا صفحہ ۱۵۲ جلد ۳ ذکر متعہ

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲ جلد ۳

۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد صفحہ ۲۰۵ جلد ۲

فتح الباری کی عبارت { جاء عن الاوائل الرخصة فيها اى المتعة
پہلے والے علماء سے متعہ کے بارے اجازت منقول ہے

نووی شرح مسلم کی عبارت { ثبت ان نكاح المتعة كان جائزاً في اول الاسلام
ابتداء اسلام میں نکاح متعہ کی اجازت ثابت ہے

المحلی کی عبارت { نكاح المتعة كان حلالاً على عهد رسول الله
نبی کریمؐ کے زمانہ میں نکاح متعہ حلال تھا۔

معالم السنن کی عبارت { نكاح المتعة كان مباحاً فى صدر الاسلام
ابتداء اسلام میں متعہ مباح تھا۔

سنی ملاں زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں، مگر ان ۲۱ حوالہ جات کی صفائی نہیں دے سکتا۔

ارباب انصاف ۲۱ عدد علماء کا بیان پیش کیا ہے کہ متعہ حلال تھا اور صاحب تحفہ اور چند عدد اس کے چیلے فرماتے ہیں کہ متعہ بالکل حرام ہے ہم سنی دوستوں کو ہی منصف قرار دیتے ہیں کہ یا تو وہ ۲۱ عدد سنی علماء جھوٹوں کا ٹولہ ہے اور یا صاحب تحفہ جھوٹوں کا کپتان ہے۔ اور صحابہ کا متعہ کرنا تواتر سے ثابت ہے اگر متعہ شریفوں کا کام نہیں بلکہ یہ فعل کمینے لوگوں کا کام ہے تو جن صحابہ نے متعہ کیا ہے وہ کس گروہ میں شامل ہے اور بنت ابی بکر کا متعہ کرنا تمام تنازع کو حل کر دیتا ہے۔

صاحب تحفہ کا ایک اور جھوٹ ملاحظہ ہو کہ حرمت متعہ پر قرآن کی دلالت ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۰۳ میں لکھا ہے کہ

آیات قرآنی صریح دلالت بر حرمت متعہ میکند کہ آیات قرآنی متعہ کے حرام ہونے پر صاف دلالت کرتی ہیں۔

نوٹ:۔ اب ہم اس دلیل کی اس طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ عثمانی میڈیکل کالج کے تمام سرجن اس کی سرجری سے عاجزی کا اقرار کریں

جواب: خود سنی علماء نے صاحب تحفہ کو اس دعویٰ میں جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۳۱۰ جلد ۸ غزوہ خیبر

فصل يحد من وطئ فى نكاح متعة فاكثر اصحاب مالك قالوا لا يحد لانه ليس من تحريم القرآن

ترجمہ:۔ جو نکاح متعہ سے جماع کرتا ہے کیا اس پہ حد جاری کی جائے گی امام مالک کے اصحاب میں سے زیادہ کا فرمان ہے کہ اس پر حد جاری نہ کی جائے گی کیونکہ متعہ قرآن کی رو سے حرام نہیں ہے۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف صاحب تحفہ کو ان ۲۱ عدد علماء نے بھی جھٹلایا ہے جنہوں نے ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کی رپورٹ دی ہے اور خود صاحب تحفہ نے اپنے ان تمام علماء کو اور اپنے تمام تابعین اور اصحاب کو جھٹلایا ہے جو کہ متعہ کرتے تھے۔

کیا اصحاب متعہ کر کے قرآن کے خلاف بغاوت کرتے تھے؟ اصحاب متعہ کر کے گویا زنا کرتے تھے معاذ اللہ۔

جامعہ امیر معاویہ کے تمام محققین کو چیلنج کہ اگر وہ حرمت متعہ قرآن سے دکھادیں تو دس ہزار نقد انعام ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور خیانت علمی کرنے والے کو سوائے لعنت کے اور کچھ بھی نصیب نہ ہوگا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ان اولاد حلالہ کا علم منطق پڑھتے پڑھتے لعنت زدہ سر گنجا ہو جاتا ہے مگر یہ زبدۃ العلماء تمام عمر عقل سے عاری ہی رہتے ہیں بلکہ عقل کے یہ لوگ بدترین دشمن ہیں

جامعہ صدیقیہ و فاروقیہ و عثمانیہ کے نام نہاد محققین سے ایک سوال

گز بھر کی زبان نکال کر جو گنجے سر سے لے کر ٹیڑھے پاؤں تک زور لگا کر کہتے ہیں کہ متعہ حرام۔ متعہ زنا۔ ہمارا ان سے یہ ایک سوال ہے کہ قرآن پاک سے وہ ایک ایسی آیت ہم کو دکھائیں جو متعہ کے حرام ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہو یعنی اس کی حرمت متعہ پر دلالت مطابقی ہو۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر اصحاب ثلثہ قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو وہ بھی ایسی آیت نہیں دکھا سکتے۔ لہٰذا قوم معاویہ حرمت متعہ از روئے قرآن کا ڈھنڈورا چھوڑ دیں اگر متعہ قرآن کی نص سے حرام ہے تو کیا اصحاب بعد از نبیؐ متعہ کے رنگ میں زنا کرتے تھے۔ اگر متعہ رنڈی بازی ہے تو معاذ اللہ کیا اصحاب رنڈی بازی کرتے تھے

مسئلہ متعہ میں شیعوں کے خلاف سپاہ صحابہ کی توپ کا ساتواں گولہ کہ متعہ روز خیبر نبی پاکؐ نے حرام فرمایا تھا۔

کتاب اہلسنت حرمت متعہ بجواب جواز متعہ ص۳۰
از قلم شیخ الحدیث محمد علی جانباز مہتمم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں لکھا ہے کہ کتاب شیعہ تہذیب الاحکام ص۱۸۹ ج ۲ میں لکھا ہے عن علی علیہ السلام قال حرم رسول اللہ یوم خیبر نکاح المتعہ کہ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ نے متعہ کو حرام فرمایا ہے۔

نوٹ:۔ اس دلیل کو سنی ملاں خوب رنگ روغن لگا کر پیش کرتے ہیں اور اب ہم بھی اس کی وہ چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ عمر فاروق میڈیکل کالج کا کوئی بھی سرجن اس کو ٹانکے لگا کر مرمت نہ کر سکے گا۔

جواب جس حدیث کی صحت کی کوئی محدث گواہی نہ دے وہ قبول نہیں ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ ص۲۶۲ باب ۹ مطاعن ابو بکر طعن ۳ میں لکھا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک حدیث وہ معتبر ہے جو محدثین کی مستند کتابوں میں ہو مع الحکم بالصحۃ اور اس پر صحت کی طرف سے صحیح ہونے کا حکم بھی لگایا گیا ہو۔

نوٹ:۔ ہم شیعہ مذکورہ حدیث کے جواب میں صاحب تحفہ کی اس تحقیق کو پیش کرتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کسی شیعہ محدث کی طرف سے محکوم بالصحت نہیں ہے

جواب ۲: اس حدیث کو مصنف نے تردید کرنے کی خاطر تحریر کیا ہے

اہل تشیع کی کتاب تہذیب الاحکام صفحہ ۱۸۶ جز ۲ مسائل متعہ میں مذکورہ حدیث کو رد کرنے کی خاطر مصنف نے اس کو لکھا ہے اور یوں اس کی تردید فرمائی ہے فان هذه الرواية وردت مورد التقية وعلى مايذهب اليه مخالفوا الشيعة والعلم حاصل لكل من سمع الاخبار ان من دين ائمتنا عليهم السلام اباحة المتعة فلا يحتاج الى الاطناب

ترجمہ: مذکورہ روایت تقیہ کی وجہ سے آئی ہے اور مخالفین شیعہ کے عقیدہ پر آئی ہے اور اخبار کا علم رکھنے والوں کو معلوم ہے کہ ہمارے اماموں کے دین میں متعہ مباح ہے۔

سنی ملاں کی عاجزی اور بے بسی ملاحظہ ہو

ارباب انصاف سنی ملاں ہمارے مقابلہ میں کچھ اس طرح اپنا ذہنی توازن خراب کر بیٹھا ہے کہ جس حدیث کو شیعہ عالم غلط ثابت کرنے کے لئے اور اس کا جواب دینے کے لئے لکھ رہا ہے اسی روایت کو اور اسی کھوٹے سکے کو بچارا سنی عالم ہمارے خلاف پیش کر کے اپنی کم علمی کا بھانڈا پھوڑ رہا ہے اور ہم اس قماش کے ملاں کو اس الفاظ میں داد دیتے ہیں کہ اذا كان الغراب دليل قوم کہ جب کسی قوم کا راہنما کوا ہو گا تو وہ قوم تباہ ہو گی۔ مذکورہ روایت آیت متعہ قرآن پاک کے خلاف ہے لہذا مردود ہے۔

جواب ۳: اس روایت کے بعض راوی ضعیف ہیں لہذا یہ معتبر نہیں ہے

اس روایت کا ایک راوی محمد بن احمد بن یحیٰی ہے کہ جس کے بارے علامہ نے خلاصہ میں لکھا کہ یہ صاحب ضعفاء سے روایت کرتا تھا اور اس کا ایک راوی حسین بن علوان ہے جس کے بارے رجال کبیر میں اور رجال نجاشی میں لکھا ہے کہ عامی کوفی کہ یہ سنی ہے لہذا ہم پر یہ روایت حجت نہیں ہے نیز یہ روایت قرآن کی آیت متعہ کے خلاف ہے اور حضرت علیؑ کے عمل کے خلاف ہے نیز ہمارے تمام فرامین آئمہ کے خلاف ہے اس لئے اس کو مورد تقیہ پر حمل کیا جاتا ہے۔

تقیہ سنی مذہب کی جان ہے اور تا قیامت جائز ہے

کتاب اہلسنت صحیح بخاری صفحہ ۱۰۲۹ جز ۹ کتاب الاکراہ میں لکھا ہے قال الحسن التقية الى يوم القيامة حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ قیامت تک جائز ہے اور قرآن پاک میں اس آیت کی تفسیر میں الا ان تتقوا منهم تقاة قاری یعقوب نے تقاة کو تقیہ بھی پڑھا ہے۔ امام رازی نے اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے التقیہ جائزۃ لصون النفس کہ جان بچانے کے لئے تقیہ جائز ہے اور اسی آیت کی تفسیر میں ولبثت فينا من عمرك قاضی بیضاوی لکھتا ہے کہ موسیٰ کان یداریھم بالتقیہ جناب موسیٰ نے بھی تقیہ سے گزارا کیا ہے اور اسی رسالہ میں حوالہ موجود ہے کہ سنی کتب گواہ ہیں کہ مقام تقیہ میں انبیاء کے لئے کفر بھی جائز ہے لہذا سنی ملاں کو لفظ تقیہ سن کر دل کا دورہ کیوں پڑتا ہے۔

جواب ۴ اہلسنت اور شیعہ کا اتفاق کہ امام علیؑ کے نزدیک متعہ حلال ہے

اہل تشیع کی کتاب تہذیب الاحکام صفحہ ۱۸۶ جلد ۲ مسائل متعہ
اہلسنت کی کتاب تفسیر در منثور صفحہ ۱۴۰ جلد ۲ آیت متعہ
در منثور کی } قال علی علیہ السلام لولا ان عمر نهی عن المتعہ
عبارت } ما زنی الا شقی

ترجمہ۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر عمر صاحب نے متعہ والے نکاح سے منع نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی شقی اور بدبخت کے کوئی بھی زنا نہ کرتا۔
نوٹ۔ حضرت علیؑ نے تو متعہ کے منع کرنے کی بابت جناب عمر کی مذمت فرمائی ہے اور قیامت تک ہونے والے زنا کی ذمہ داری جناب فاروق کے کھاتہ میں ڈالی ہے لہذا جناب امیر کی طرف حرمت متعہ کی روایت کو منسوب کرنا صاف جھوٹ ہے۔

جواب ۵ حضرت علی کا جناب عمر کی بہن سے خود متعہ کرنا!

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ صفحہ ۸۹ جلد ۲ کتاب النکاح فصل ۴
جناب قدیم کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ایک رات حضرت عمر نے حضرت علیؑ کو اپنے گھر سلا لیا اور صبح حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ تو فرماتے تھے کہ آدمی کو شہر میں بغیر عورت کے رات اکیلے نہیں گزارنی چاہیے پس آج رات تو آپ اکیلے سوئے ہیں جناب امیر نے فرمایا کہ تو اپنی بہن سے پوچھ آج رات میں نے اس سے متعہ کیا ہے جناب عمر نے اس بات کو دل میں رکھ لیا اور جب موقع ملا تو

متعہ کو حرام کر دیا
نوٹ:۔ ارباب انصاف۔ متعہ تو حضرت علیؑ نے جناب عمر کی بہن سے خود فرمایا ہے لہذا تحریم متعہ کی روایات کا جناب امیر کی طرف نسبت دینا سفید جھوٹ ہے۔

حضرت عمر کی بہن عفرا کا متعہ کرنا اور بچہ جننا عمر کا منع کرنا

کتاب شرح لمعہ صفحہ ۸۷ جلد ۲ فصل ۴
میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جناب عمر اپنی بہن عفراء کے گھر آئے اور ایک دودھ پینے والا بچہ دیکھا۔ غضبناک ہو کر سوال کیا کہ بغیر شوہر کے تو نے یہ بچہ کیسے جنا ہے اس نے کہا متعہ سے۔ عمر نے تب متعہ حرام کر دیا۔
نوٹ ارباب انصاف۔ حضرت ابو بکر کی بیٹی اسماء نے متعہ کیا ہے اور جناب عمر کی بہن عفراء نے متعہ کیا ہے۔ اور بندہ پر دریا صادقہ میں انکشاف ہوا ہے کہ حضرت عثمان کی بیٹی عائشہ نے بھی متعہ فرمایا ہے۔
الحاصل۔ تحریم متعہ کی نسبت حضرت علیؑ کی طرف کتب شیعہ کے وسیلہ سے دینا اتنا کمزور ہے کہ صاحب تحفہ کو بھی یہ جرأت نہیں ہوتی ہے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ یہ گھٹیا پن ہے اور علم مناظرہ کا جنازہ نکالنا ہے بیچارے صاحب تحفہ نے تحریم متعہ کی نسبت حضرت علیؑ کی طرف اپنی کتابوں کی روایات سے دی ہے۔

جناب تحفہ نے اپنی کتابوں سے مذکورہ تحریم متعہ والی روایت کو شیعوں کے خلاف پیش کر کے سنی مناظرین کی ناک کاٹی ہے بغیر چھری کے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۰۲ مطاعن عمر طعن ۱۱ میں لکھا ہے کہ نبی کریم ص کا متعہ کو حرام کرنا اور علی مرتضیٰ کا اس کو روایت کرنا اتنا مشہور اور متواتر ہے کہ امام حسن اور محمد حنفیہ کی تمام اولاد نے اس کو روایت کیا ہے اور موطا مالک اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وہ روایات متعدد طرق سے ثابت ہیں۔

نوٹ :- مولوی محمد علی جانباز نے اپنے رسالہ حرمت متعہ صفحہ ۱۹ میں اور مولوی فیض احمد اویسی نے اپنے رسالہ متعہ یا زنا صفحہ ۱۳۰ میں مکھی پر مکھی ماری ہے اور اب ہم ان تینوں کی تحقیق کا اس طرح بخیہ ادھیڑتے ہیں کہ نواصب کے جگر پھٹ جائیں گے اور عظمت تثلیث کے پرخچے اڑ جائیں گے۔

جواب ۱ اپنے مذہب کی کتاب سے مخالف کو الزام نہیں دیا جاتا

از باب انصاف۔ صاحب تحفہ نے اپنی بخاری وغیرہ سے تحریم متعہ کی روایت جو حضرت علیؑ سے مروی ہے شیعوں کے خلاف پیش کر کے قواعد مناظرہ کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت کی ہے اگر شیعوں نے سنی کتب کو ہی تسلیم کرنا ہے تو پھر جھگڑا کیا ہے صاحب تحفہ کی مذکورہ حرکت اس کی بیچارگی و بے بسی کا روشن ثبوت ہے۔

جواب ۲ مذکورہ حدیث کو متواتر کہنا صاحب تحفہ کا صاف جھوٹ ہے

صاحب کا یہ کہنا کہ مسلم اور بخاری میں حدیث حرمت متعہ جناب امیر سے متواتر ہے یہ دعویٰ سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ مذکورہ حدیث صرف زہری سے مروی ہے اور خبر واحد ہے اور ایسی خبر کو متواتر کہنا بالکل جھوٹ ہے۔

جواب ۳ مذکورہ حدیث کو تمام اولاد امام حسن کی طرف نسبت دینا بھی دعویٰ بلا دلیل و صاف جھوٹ ہے اگر کسی سنی میں جرأت ہے تو دلیل پیش کرے

مذکورہ حدیث کو تمام اولادِ محمد حنفیہ کی طرف نسبت دینا بھی جھوٹ ہے۔

کتاب عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب میں لکھا ہے کہ جناب محمد حنفیہ کے ۱۴ بیٹے تھے اور مذکورہ حدیث صرف دو سے مروی ہے اور دو کے فعل کو باقی بارہ کی طرف نسبت دینا بالکل جھوٹ ہے اور صاحب تحفہ کی مکاری و عیاری ہے۔

جواب ۴ زہری دشمن علی ہے اس کی روایت سے شیعوں کو الزام نہیں دیا جا سکتا

اس تحریم متعہ والی روایت کا راوی زہری ابن شہاب ہے۔ اور نہج البلاغہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۴ میں ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کان زہری من المنحرفین عن علی بن ابی طالب کہ زہری ابن شہاب ان لوگوں سے ہے جن کے دل جناب امیر کی دشمنی سے بھرے ہوئے

ہیں اور خود صاحب تحفہ نے تحفہ صہ ۹۵ کید ۲۷ باب ۲ میں لکھا ہے کہ خود اہلسنت تعبض اہلبیت و امیرالمومنین از قوادح صحت روایت میں زہری کی روایت کو شیعوں کے خلاف پیش کرنا مخالف کی نادانی ہے۔

جواب ۵: اس روایت کے دو راوی حسن اور عبداللہ پسران محمد حنفیہ ہیں اور ان کے بارے کتاب اہلسنت تہذیب التہذیب صہ حرف العین میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ دونوں ضعیف ہیں کیونکہ ان میں ایک مرجی اور ایک شیعہ ہے۔

جواب ۶: بخاری اور مسلم کو اس حدیث بابت خود سنی علماء نے جھٹلایا ہے اور اقرار کیا ہے کہ متعہ کا روز خیبر منع ہونا غلط اور جھوٹ ہے!

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صہ ۳۱۱ جلد ۸

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد صہ ۲۰۴ جلد ۲ غزوہ فتح

اہلسنت کی معتبر کتاب روض الانف صہ از سہیلی

اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری صہ خیبر

اہلسنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین صہ

اہلسنت کی معتبر کتاب سیف المسلول صہ از ثناء اللہ

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صہ ۱۶۸ جلد ۹

اہلسنت کی معتبر کتاب

اہلسنت کی معتبر کتاب

عمدۃ القاری کی عبارت } قال ابن عبد البر ذکر النھی عن المتعۃ یوم خیبر غلط۔

علامہ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن متعہ سے منع غلط ہے۔

زاد المعاد کی عبارت } والصحیح ان المتعۃ انما حرمت عام الفتح فتح مکہ کے وقت تحریم متعہ والا قول صحیح ہے

ارشاد الساری کی عبارت } قال السہیلی النھی عن نکاح المتعۃ یوم خیبر شئی لا یعرفہ اھل السیر و لا رواۃ اھل الاثر

ترجمہ: قسطلانی نے لکھا ہے کہ علامہ سہیلی فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن متعہ کا منع ہونا وہ شئی ہے جس کو راویان اخبار نے ذکر نہیں کیا۔

محمد علی جانباز کو دیانت اور انصاف کی دعوت فکر

علماء شیعہ اور سنی مل کر روز خیبر متعہ کے حرام ہونے کا انکار فرما رہے ہیں اور سنی علماء بغیر کسی مجبوری کے مسئلہ متعہ میں امام بخاری اور امام مسلم کو جھٹلا رہے ہیں اور جناب نے بغیر کسی تحقیق کے مکھی پر مکھی ماری ہے اور صاحب تحفہ نے صہ ۳۰۲ میں یہ صاف لکھا ہے کہ حرمت متعہ کی تاریخ غزوہ خیبر کو قرار دینے والا حضرت علیؑ کے استدلال میں غلط دعویٰ کرتا ہے اور یہ دعویٰ اس کی جہالت اور حماقت کا گواہ ہے اور بخاری نے نہی عن المتعۃ زمن خیبر کے الفاظ لکھ کر اور زمن خیبر ہی کے لئے ظرف زمان ہے گویا امام بخاری حرمت متعہ روز خیبر کا قائل ہے اور صاحب تحفہ کی تحقیق مطابق (امام بخاری) احمق اور جاہل ہے۔ کیا بات ہے! کیا بات ہے! کیا بات ہے واللہ۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا آٹھواں گولہ کہ امام پاک نے ابن عمیر کے سوال کے بعد منہ پھیر لیا!

کتاب اہلسنت جواز متعہ ص۲۴۳ کتاب شیعہ تہذیب الاحکام کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمیر امام باقرؑ کی خدمت میں آیا اور متعہ کے بارے سوال کیا امام پاک نے فرمایا ھی حلال الی یوم القیامۃ کہ نکاح متعہ قیامت تک حلال ہے۔

...... ابن عمیر نے کہا ایسرک ان نساءک وبناتک یفعلن قال فاعرض عنہ حین ذکر نساءہ سائل نے کہا کہ کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی عورتیں اور لڑکیاں یہ فعل کریں امام نے یہ بات سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا انتھی

اس روایت کو لکھنے کے بعد مولوی محمد علی نے تبصرہ فرمایا ہے کہ اگر متعہ حلال تھا تو اپنی عورتوں کا سوال آجانے پر امام نے منہ کیوں پھیر لیا۔

محمد علی جانباز کو اپنی اس دلیل پر بہت ہی ناز ہے اور اب ہم بھی اس دلیل پر عقل کی روشنی میں تبصرہ کر کے ارباب انصاف کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ اس ماں کے جانباز کی کتاب سے اس کی دلیل کو پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ خاندان نبوت کے خلاف یہ کس طرح تنقید کرتا ہے اور بغل میں چھری اور نام عزیدار اس والی کہاوت، اس مولانا پر فٹ آتی ہے، اور وہ سنی کھیاطن میں کس طرح نفاق اور بغض آل نبیؐ بھرا ہوا ہے۔

جواب ۱: اس روایت میں حرمت متعہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے

ارباب انصاف: اس روایت میں ھی حلال الی یوم القیامۃ کے الفاظ موجود ہیں کہ قیامت تک متعہ حلال ہے لہذا اس کو حرمت کی دلیل سمجھنا غلط ہے رہا یہ سوال کہ امام نے ابن عمیر کے سوال کے بعد منہ کیوں پھیر لیا اس کی وضاحت پیش کر کے انصاف پسندوں کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں۔

جواب ۲: امام نے ابن عمیر کی گستاخی کے باعث منہ پھیر لیا تھا

ارباب انصاف، ایک مثال ملاحظہ ہو اگر کسی سنی شیخ الحدیث کی اٹھارہ سال کی باکرہ جوان لڑکی ہو اور ایک بوڑھا غریب بیڑیں صاف کرنے والا مسلمان اس علامہ اہلسنت کے پاس آ کر مسئلہ پوچھے کہ کیا کسی غریب بوڑھے مسلمان کا اٹھارہ سال کی باکرہ نوجوان عورت سے نکاح ہو سکتا ہے اور وہ سنی علامہ فرمائے کہ ہاں نکاح صحیح ہے ہو سکتا ہے اور پھر وہ غریب بوڑھا فوراً کہہ دے کہ اچھا آپ اپنی جوان باکرہ لڑکی کا میرے ساتھ نکاح کر دیں تو کیا وہ علامہ اہلسنت کا فوراً چھوارے منگوا لے گا، اور نکاح کر کے دے گا یا اس بوڑھے جاہل کی بات سن کر منہ پھیرے گا اگر علامہ منہ پھیرے گا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بوڑھے غریب کا کسی علامہ کی جوان لڑکی سے نکاح صحیح نہیں ہے عالمہ عورت اور جاہل بوڑھے کا نکاح صحیح ہے شریعت نے اجازت دی ہے،

جواب ۲ ہر وہ کام جس کی شریعت اجازت دے ہر آدمی کے لئے اس کا کرنا ضروری نہیں ہے ۔

ارباب انصاف ، اگر کسی سنی عالم کی ماں بیوہ اور بوڑھی ہو اور کوئی مسلمان نوجوان ۲۵ سال کا اس عالم سے مسئلہ پوچھے کہ کیا بوڑھی بیوہ سے نوجوان کا نکاح ہو سکتا ہے اور وہ عالم فرما دے کہ ہاں نکاح ہو سکتا ہے اور پھر وہ نوجوان عرض کرے کہ مولانا تم اپنی بیوہ ماں کا نکاح میرے ساتھ کر دو اور وہ مولانا منہ پھیر لے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نکاح حرام ہے سنی مذہب میں حلالہ جائز ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام علماء اہلسنت اپنی بیویوں اور لڑکیوں کے حلالے نکلوائیں سنی مذہب میں لڑکیوں کے ختنے جائز ہیں مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام سنی علماء اپنی بیویوں اور لڑکیوں کے ختنے کروائیں ۔ طلاق جائز ہے مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام سنی علماء اپنی ازواج کو طلاق دے دیں ۔ جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت پڑ گئی ہے اور کسی نے حلالہ نکلوایا ہے یا ختنہ کروایا ہے یا طلاق دی ہے تو اس نے گناہ نہیں کیا ہے اسی طرح متعہ حلال اور جائز ہے اور جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے متعہ وقت ضرورت کیا ہے تو اس نے زنا نہیں کیا بلکہ حلال کام کیا ہے ۔ ابن عمیر بد تمیز اور گستاخ انسان تھا اور وہ دریدہ دہنی پر اتر آیا تھا اس لئے امام ؑ نے اس گستاخ سے منہ پھیر لیا تھا ۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا نواں گولہ کہ متعہ بے حیا لوگوں کا کام ہے اس لئے اس بے حیائی سے بچنا ضروری ہے ؛

کتاب اہلسنت حرمت متعہ ص۲۴ ، از مولوی محمد علی جانباز میں لکھا ہے کہ کتاب شیعہ فروع کافی کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ امام ؑ نے متعہ کے بارے فرمایا دعوھا اما یستحی احدکم ان یری فی موضع العورۃ فیحمل علی صالح اخوانہ و اصحابہ متعہ چھوڑ دو کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ کوئی شخص عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور اس کا ذکر اپنے ساتھیوں سے کرے اس روایت میں نہ صرف متعہ حرام کیا گیا ہے بلکہ متعہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ متعہ بے حیاؤں کا فعل ہے

جواب ۱ جس چیز کی خدا اور رسول ؐ نے اجازت دی ہو اس کو کسی ملاں کا بے حیائی کہنا یہ خدا اور رسول ؐ کی توہین ہے

ارباب انصاف ، اسی رسالہ میں حقوق کے حساب سے حوالہ جات موجود ہیں کہ صدر اسلام میں خدا اور رسول ؐ نے متعہ کی اجازت دی تھی اور یہ ملاں متعہ کو بے حیائی کہتا ہے معلوم ہوا کہ اس ملاں کی نگاہ میں خدا اور رسول ؐ نے بے حیائی اور بے غیرتی کی اجازت دی تھی شیعوں سے بغض کی وجہ سے یہ ملاں خدا اور رسول ؐ اللہ کی توہین کرتا ہے ۔

متعہ کو بے حیائی کہنے والے اپنے مذہب کے ان بے شرموں کی فہرست ملاحظہ کریں جو متعہ کو حلال جانتے تھے

۱۔ علامہ قرطبی عثمانی نے اپنی تفسیر جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۲۔ علامہ ابن کثیر شامی نے اپنی تفسیر جلد ۱ صفحہ ۴۷۴ میں متعہ کو حلال لکھا ہے
۳۔ علامہ ابن عمر بیضاوی نے اپنی تفسیر میں جلد ۱ صفحہ ۷۹ میں متعہ کو حلال لکھا ہے
۴۔ علامہ فخر رازی نے اپنی تفسیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۵۔ علامہ خازن نے اپنی تفسیر جلد ۱ صفحہ ۳۲۳ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۶۔ محدث بخاری نے اپنی صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۶ میں متعہ کو حلال لکھا ہے
۷۔ محدث مسلم نے اپنی صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۳۵ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۸۔ ابن حجر شارح بخاری نے اپنی فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۷۴ میں متعہ کو حلال لکھا ہے۔
۹۔ اور قاضی بدر نے اپنی شرح بخاری عمدۃ القاری جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ میں متعہ کو حلال لکھا

اور کتب اہلسنت گواہ ہیں کہ درج ذیل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین بنت ابی بکر کی طرح متعہ کو حلال جانتے تھے۔

۱۔ عمران بن حصین ۲۔ جابر انصاری ۳۔ عبداللہ بن مسعود۔
۴۔ عبداللہ بن عباس ۵۔ ابو سعید خدری ۶۔ معاویہ بن ابو سفیان
۷۔ زبیر بن عوام ۸۔ اسماء بنت ابوبکر ۹۔ سعید بن جبیر ۱۰۔ مجاہد۔
۱۱۔ عطا بن رباح ۱۲۔ طاؤس ۱۳۔ ابن جریح۔ اگر متعہ کرنا یا اس کو جائز کہنا بے حیائی بے غیرتی اور بے شرمی ہے تو ان مذکورہ بزرگان دین کے بارے فیصلہ کرنا سنی بھائیوں کے اپنے ہاتھوں میں ہے

جواب ۲ بقول سنی علماء روایت وہ معتبر ہے جس کی محدث گواہی دے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۶۶ باب ۹ مطاعن ابوبکر طعن نمبر ۳ میں لکھا ہے کہ حدیث وہ معتبر ہے جس پر محدثین کی طرف سے صحیح ہونے کا حکم لگایا گیا ہو۔

ارباب انصاف جس حدیث کو متعہ کی حرمت میں پیش کیا گیا ہے اس کے بارے شیعوں کی کتاب شرح کافی مرآۃ العقول جلد ۳ صفحہ ۴۸۲ میں لکھا ہے الرابع ضعیف کہ یہ نمبر ۴ حدیث ضعیف ہے۔ نیز یہ حدیث ضعیف روایات صحیحہ جو جواز متعہ پر دلالت کرتی ہیں ان کی مخالف اور متعارض ہے نیز یہ حدیث ضعیف قرآن پاک کی مخالف ہے۔ قرآن پاک میں جس چیز کو اللہ حلال فرما دے اس کو حدیث کس طرح حرام کر سکتی ہے اور محمد علی جانباز نے اس روایت کا ترجمہ غلط کر کے خیانت علمی کا ارتکاب کیا ہے موضع العورۃ کا ترجمہ۔ شرمگاہ کرنا خیانت علمی ہے۔ اس حدیث میں دعوھا صیغہ اسم فعل ہے اور معنی اس کا امر ہے۔ اور یہ ارشاد کے لئے ہے اور اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ تم کو ایسے مقام میں دیکھا جائے جہاں تمہارے بھائیوں کے لئے خطرات ہیں اس سے پرہیز کریں غرض یہ ہے کہ سنی احباب متعہ کے برخلاف ہیں لہذا اگر کوئی شیعہ متعہ کرتا ہے تو اس سے اس کو یا اس کے بھائیوں کو اہل سنت اذیت دیں گے پس اذیت سے بچنے کے لئے اگر متعہ نہ کیا جائے تو کیا حرج ہے۔

شیعوں کے خلاف سنیوں کی توپ کا دسواں گولہ کہ متعہ پر اصرار سے اور متعہ زیادہ کرنے سے منع ہے

اہلسنت کی کتاب حرمت متعہ ص۲۳۸ از محمد علی جانباز میں لکھا ہے کہ کتاب شیعہ فروع کافی کتاب النکاح میں حدیث ہے لاتلعبوا علی المتعہ انما علیکم اقامۃ السنۃ ترجمہ: متعہ پر اصرار مت کرو صرف سنت بجالاؤ۔ اور اس میں زیادہ مشغول مت ہو جاؤ۔ تاکہ تم اپنی عورتوں سے ہٹ جاؤ۔ اور وہ پھر متعہ کو جائز کرنے والوں کو لعنت کریں ملخص۔ روایت کو ترجمہ کے ساتھ لکھنے کے بعد موصوف نے اس طرح جس تحقیق میں گل ریزی فرمائی ہے ص۲۳۸ کہ جو لوگ متعہ کرتے ہیں وہ ملعون ہیں۔ لہذا شیعہ مذہب والے سب ملعون ہیں پھر علامہ جانباز نے آخر میں ص۲۳۹ میں چیلنج کیا ہے کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ان روایات کا قیامت تک کوئی شیعہ جواب نہیں دے سکتا۔

نوٹ: اب ہم اس اعتراض کی اس طرح دھجیاں بکھیرتے ہیں کہ عثمان میڈیکل کالج کے تمام سرجن اس کو ٹانکے لگانے سے عاجزی کا اعتراف کریں۔

جواب۱: اگر متعہ کرنے والے لعنتی ہیں تو اس لعنت کا طوق نبی پاک ص کے زمانہ میں سب سے پہلے ان لوگوں نے گلے میں ڈالا جن کے لئے صدر اسلام میں بقول سنی علماء کے متعہ حلال ہوا اور مباح ہوا اور وہ بڑے خوش قسمت تھے۔

اہلسنت کے وہ بزرگ جو متعہ کرنے میں سرفہرست ہیں ۱ جابر انصاری ۲ زبیر اور اسماء ۳ ابن جریج اور معاویہ

حوالہ جات اسی رسالہ میں موجود ہیں کہ صحیح مسلم کتاب النکاح میں جابر صحابی سے مروی ہے کہ ہم نے زمانہ ابوبکر اور زمانہ رسالت میں متعہ کیا ہے۔ سنن الکبریٰ میں امام نسائی نے لکھا ہے کہ اسماء بنت ابی بکر نے برملا اعلان فرمایا کہ زمانہ رسالت میں ہم نے خود متعہ کیا ہے اور معاویہ کا معاشر بی بی سے متعہ کرنا بھی ثابت ہے۔ اور امام اہلسنت ابن جریج کا متعہ کرنا ثابت ہے پس اگر متعہ کرنا لعنتی لوگوں کا کام ہے۔ تو مذکورہ لوگوں کا متعہ کرنا ہم نے ثابت کیا۔ اور لعنت کے پھول ان پر برسانے کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا اہلسنت لوگوں کا کام ہے۔ یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ متعہ اگر اصحاب کریں تو وہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر یہ متعہ کوئی دوسرا کرے تو وہ لعنتی ہے اور ایک چھت اور دو ہوائیں کس طرح ہو سکتی ہیں۔

جواب۲: کتاب اہلسنت حرمت متعہ ص۲۲ میں حسن سہروردی نے اس مذکورہ روایت کو لکھنے کے بعد یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ اس روایت میں گو مخالفت کلی نہیں ہے۔ مگر متعہ کے اصرار سے منع ہے۔

ارباب انصاف! اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ حلال ہے

البتہ اس کو زیادہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اسی طرح
تو جب جماع مضر صحت ہو تو وہ اپنی بیوی سے بھی کرنا
منع ہے بلکہ جس نماز پڑھنے سے جان کو خطرہ ہے اس
نماز سے بھی منع ہے۔ خلاصہ متعہ حلال ہے البتہ اگر کوئی
شخص متعہ کے باعث اپنی بیوی کی حق تلفی کرتا ہے تو یہ درست
نہیں ہے۔ جس طرح اگر ایک شخص کی ایک زوجہ ہے اور وہ اس
کی حق تلفی کرتا ہے اور پھر دوسری زوجہ کرتا ہے اور اس زوجہ سے
جماع کرتا ہے۔ تو یہ جماع زنا نہیں ہے اور اس کا نکاح صحیح ہے
اسی طرح ایک بیوی کے ہوتے ہوئے متعہ کرنا یہ زنا نہیں ہے
اگر کسی کو کہا جائے کہ گوشت زیادہ نہ کھائیں آم زیادہ نہ
کھائیں چینی زیادہ استعمال نہ کریں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ
یہ چیز ہر شخص کے لئے اور ہر حالت میں منع ہیں۔ لا تلحو صیغہ نہی
ہے اور ہمارے فاضل مخاطب اگر ہر نہی کو معنی حرمت پر حمل
کرنے کے عادی ہیں تو جناب ابوبکر کے لئے بھی لا تحزن
صیغہ نہی کا آیا ہے اس کو بھی حرمت پر حمل کریں۔

جواب ۱۲۔ فروع کافی کی شرح مراۃ العقول جلد ۴ ص ۸۴ میں اس حدیث
کی بابت لکھا ہے کہ الثالث ضعیف نمبر ۳ حدیث ضعیف ہے
ارباب انصاف، جس حدیث کے الفاظ کی دلالت حرمت
متعہ پر نہیں ہے اور جس حدیث کو محدث نے ضعیف لکھا ہے۔
اس کو حرمت متعہ کی دلیل بنانا فضلاء اہلسنت کی نادانی
ہے یا تجاہل عارفانہ ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا گیارہواں گولہ کہ متعہ عقد فاسد ہے اور کئی برائیوں اور خرابیوں کی بنیاد ہے۔

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۵۵ باب ۹ مسائل متعہ میں لکھا ہے بلکہ اگر
عاقل اصل متعہ میں غور کرے تو اس کو معلوم ہو جائے کہ اس عقد
فاسد میں کس قدر مفسدے ہیں۔ جو سب کے سب شرع کے منافی
اور حکم الٰہی کے مخالف اور متضاد ہیں منجملہ ان کی اولاد ہر شہر اور
گاؤں میں منتشر ہوگی اور ان کی تربیت اور تدبیر کے لئے اس شخص
کا ان کے پاس جانا ممکن نہ ہوا۔ تو وہ اولاد زنا کی طرح بے تربیت
اٹھیں گے۔ اور اگر بالفرض وہ اولاد اناث کی قسم سے ہو تو
زیادہ تر رسوائی ہوگی۔ کیونکہ ان کا نکاح ان کے ہمسروں سے
کرنا ہرگز ممکن نہیں۔ اور منجملہ ان کی ایک خرابی یہ ہوگی کہ
متعہ یا نکاح سے باپ کی وطی کردہ عورت سے وطی کرنے کا
اتفاق ہوگا۔ بلکہ بیٹی اور نواسی۔ پوتی، بھتیجی، بہن اور بھانجی
وغیرہ محارم سے وطی کا موقع ملے گا۔ اور بعض صورتوں میں
خصوصاً جبکہ متعہ سفر میں واقع ہوا۔ اور سفر بھی دراز ہو۔ اور
ہر ایک منزل میں نئے متعہ کا اتفاق پڑے اور متعہ میں بچہ کا
نطفہ قائم ہو جائے اور بعض نطفوں سے لڑکیاں پیدا ہوں۔ اور
یہی شخص پندرہ سال کے بعد اس سفر مراجعت کرے یا اس کا بیٹا اور
اس کا بھائی ان منزلوں سے گزرے اور لڑکیوں سے متعہ کرے یا
نکاح کرے۔ لفظہ۔ ان خرافات کے اب جوابات آپ ملاحظہ فرمادیں

جواب ۱: صحیح بخاری اور مسلم گواہ ہیں کہ متعہ ابتدا اسلام میں حلال ہوا ہے اور تحفہ کے خرافات ان کے خلاف ہیں۔

ارباب انصاف۔ آپ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ جابر کی روایت مسلم میں اور عبداللہ بن مسعود کی روایت بخاری میں موجود ہے اور اسی رسالہ میں حوالے ان کے اور الفاظ موجود ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں جائز ہوا ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی گواہی مطابق رسول اللہ ص کے زمانہ میں متعہ حلال تھا اور صاحب تحفہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ وہ برائی ہے جس کو ایک لحظہ بھر کے لئے حلال نہ سمجھا جائے۔ اب یا تو صاحب تحفہ سچے ہیں اور امام بخاری اور مسلم و دیگر تمام علماء اہلسنت جو ابتداء اسلام میں متعہ کو حلال جانتے تھے یہ سب کذاب اور جھوٹے ہیں اور یا یہ علماء سچے ہیں اور صاحب تحفہ جھوٹا ہے۔ اس بارے صحیح فیصلہ کرنا خود اہلسنت دوستوں کے اپنے ہاتھوں میں صاحب تحفہ کا بالکل متعہ کی حلیت سے انکار کرنا یہ بہت بڑی ان کی دلیری بلکہ بے حیائی ہے کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم تو حلیت متعہ کی چند دن کے لئے حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ اور صاحب تحفہ ان کو جھٹلاتا ہے۔ یہ بے شرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ افسوس ہے

جواب ۲: متعہ میں اختلاف صرف نسخ کا ہے اور صاحب تحفہ کا اس کو عقدِ فاسد کہنا اسلام کے تعلیمات کے خلاف ان کی بغاوت ہے

ارباب انصاف۔ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور دیانت و انصاف کی رو سے ہم ہر مسلمان کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اصل متعہ کے ثبوت میں امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اس بات پر اجماع ہے کہ متعہ صدر اسلام میں اور نبی کریم ص کے زمانہ میں حلال اور مباح تھا۔ صاحب تحفہ کا اس کو ص ۲۵۶ میں ان الفاظ کے ساتھ۔ متعہ۔ دریں عقد فاسد چہ مفسد ہا است کہ متعہ عقد فاسد ہے اور اس میں بہت برائیاں ہیں۔ لکھنا ... خدا اور رسول ص پر تنقید ہے۔ قرآن پاک کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے۔ اور شریعت پاک کی توہین ہے۔ اور اس تحریر کے بعد صاحب تحفہ کا ایمان مشکوک ہے۔

جواب ۳: اہلسنت اور شیعوں میں صرف متعہ کے نسخ میں اختلاف ہے

اہلسنت فرماتے ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں جائز تھا اور بعد میں حرام کر دیا گیا۔ اور منسوخ ہو گیا اور اہل تشیع فرماتے ہیں کہ متعہ حرام نہیں کیا گیا۔ جس طرح رسول اللہ ص کے زمانہ میں متعہ حلال تھا اور ابو بکر کی بیٹی اسماء اور دیگر صحابیات اور اصحاب متعہ کرتے رہے ہیں اسی طرح حلال محمد حلال الی یوم القیامہ۔ کہ یہ قیامت تک حلال ہے اور حرام نہیں ہوا۔

متعہ قیامت تک حلال ہے اور منسوخ نہیں ہوا

اس باب میں چند دلائل ذکر کر کے عالم اسلام کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں!

نوٹ: عدم نسخ متعہ کی بحث اسی رسالہ میں صـ۔۔۔ پر کچھ مقدار ہو چکی ہے اور مزید تسلی و تشفی کے لئے یہاں بھی ہم کچھ بحث کرتے ہیں اور دوستوں کو مالک کے دودھ کا واسطہ دے کر دعوت فکر دیتے ہیں

دلیل اول: کتاب اہل تشیع نزہتہ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ صـ۳۹ ج ۹ مسائل متعہ مؤلفہ مرزا محمد کامل شہید رابع ملاحظہ ہو۔ علامہ موصوف نے کتاب نزہتہ ۱۲ جلدوں میں تحفہ کے جواب میں لکھ کر سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھوک دی ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا ہے کیونکہ اگر یہ منسوخ ہے تو اس کے ناسخ کا ثبوت تواتر سے معلوم ہو گا یا طریق احاد سے اگر ناسخ کا ثبوت تواتر سے ہوتا تو لازم آتا ہے کہ حضرت علیؑ اور آنجنابؑ کی اولاد اور صحابہ کرام سے عبداللہ بن عباس عمران بن حصین جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع، مغیرہ بن شعبہ، معاویہ بن ابی سفیان، ابن جریح، سعید بن جبیر، مجاہد، عطا اور دوسرے صحابہ جو حضرت علیؑ کے اس مسئلہ میں پیروکار تھے لازم آتا کہ وہ ماثبت بالتواتر من دین محمد کے منکر ہوں اور اس انکار سے بزرگان کی اس جماعت کا کفر لازم آتا ہے اور قضیہ شرطیہ کی یہ تالی باطل ہے پس مقدم بھی یعنی متعہ کے ناسخ کا تواتر سے

ثابت ہونا باطل ہے اور اگر ناسخ کا ثبوت بطریق احاد معلوم ہے تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ متعہ کا حلال ہونا اجماع تواتر اور یقین سے ثابت ہے لہٰذا اس کا ناسخ بھی یقین سے ثابت ہو۔ اگر ناسخ کو ہم طریق احاد اور گمان سے ثابت کریں تو لازم آئے گا کہ ہم نے گمان کی وجہ سے یقین کو چھوڑا ہے اور یہ درست نہیں ہے۔

نوٹ: امام اہلسنت فخر رازی نے اس دلیل کو اپنی تفسیر کبیر صـ۱۹۵ ج ۳ آیت متعہ میں ذکر فرمایا ہے اور اس کے جواب دینے سے بعد میں آئیں بائیں شائیں کر کے اپنی عاجزی کا اظہار فرمایا ہے۔

دلیل دوم متعہ کے منسوخ نہ ہونے کی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۳ کتاب النکاح باب مایکرہ من الخصاء۔ قال عبداللہ کنا نغزو مع رسول اللہ ولیس لنا شئی فقلنا الا نستخصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان ننکح المرأۃ بالثوب ثم قرأ علینا یا ایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود کہتا ہے کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں پس ہم نے عرض کی کہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں پس حضرت نے ہم کو اس فعل سے نہی فرمائی پھر ہم کو متعہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی پس ہم میں سے ایک شخص کپڑے کے عوض مدت مقررہ تک نکاح کرتا تھا پھر عبداللہ بن مسعود نے آیہ یا ایھا الذین

.... ننکم تلاوت کیا۔ یعنی اے ایمان والو! جو طیب اور پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو۔ نوٹ:۔ عبداللہ بن مسعود کا نبی پاکؐ کی وفات کے بعد اس طرح متعہ کے حلال ہونے کو بیان کرنا، اس بات کا ثبوت ہے کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا اگر متعہ منسوخ ہوتا تو ابن مسعود اس کو بیان کرتا۔ ناسخ کا ہونا اور صحابی کا اس کو بیان نہ کرنا یہ صحابی کی دیانت کے خلاف ہے اور صاحب تحفہ نے اس متعہ کو جس کے منسوخ ہونے میں صرف اختلاف ہے اس کو عقد فاسد اور بالکل حرام لکھ کر خدا اور رسولؐ کے فرمان کی توہین کی ہے۔

دلیل سوم متعہ کے منسوخ نہ ہونے کی یہ ہے کہ وفات رسولؐ اللہ کے بعد اصحاب کی ایک جماعت متعہ کو حلال جانتی تھی،

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۱۴۳ ج۹ النکاح میں لکھا ہے کہ بقول ابن حزم وفات رسولؐ اللہ کے بعد صحابہ کی یہ جماعت متعہ کو حلال جانتی تھی۔ عبداللہ بن مسعود۔ معاویہ۔ ابوسعید۔ ابن عباس سلمہ۔ معبد، عمرو بن حریث اور جابر بن عبداللہ اور فیل الاوطار میں جناب اسماء بنت ابی بکر کا نام بھی مجوزین متعہ میں شامل ہے اور ابن عباس کے بارے فتح الباری ص۱۴۳ ج۹۔ النکاح میں لکھا ہے کہ اس نے زندگی بھر جواز متعہ سے رجوع نہیں کیا ہے۔

بقول اہلسنت اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اور جس کی پیروی کر لیں ہدایت ہے، اور اختلاف اُمت رحمۃ ہے

ارباب انصاف۔ رسولؐ اللہ کی رحلت کے بعد صحابہ کرام کا متعہ کو حلال جاننا اور ابن عباس جیسے جلیل القدر کا اس جواز سے زندگی بھر رجوع نہ کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ متعہ حلال ہے منسوخ نہیں ہوا۔ اگر منسوخ ہوتا تو یہ صحابہ اس کو نسخ کے بعد حلال نہ جانتے خصوصاً ابن عباس جن کے ابن زبیر سے حلیت کے بارے مناظرے ہوئے اور جب اختلاف امت رحمۃ ہے تو سنی علماء اختلاف در مسئلہ متعہ کو بھی رحمت تصور کر لیں، خلاصۃ الکلام صاحب تحفہ کا حلیت سے بالکل انکار کرنا اور اس کو عقد فاسد کہنا بہت بڑی ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہے نیز اسی رسالہ میں حوالہ جات صہ پہ موجود ہیں کہ فقہاء مکہ اور اصحاب ابن عباس و اہل یمن سب متعہ کو حلال جانتے تھے اور اہلسنت کے امام مالک متعہ کو حلال مانتے تھے اور اہلسنت کے امام ابن جریح نے ۷۰ عورتوں سے خود متعہ کیا ہے اور یہ موثق راویوں سے ہیں۔ پس یہ سب باتیں اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ متعہ منسوخ نہیں ہے ورنہ لازم آئے گا کہ ابن جریح جیسوں کے امام نے ۷۰ عورتوں سے زنا کیا ہے - اور اس قماش کا زانی معتبر راوی کس طرح ہو سکتا ہے۔

حرمت متعہ ثابت کرنے کیلئے صاحب تحفہ کی من گھڑت خرابیاں طلاق کو حرام کرنے کیلئے بھی جاری ہو سکتی ہیں۔

ارباب انصاف۔ صاحب تحفہ نے حکم اسلام کے خلاف بغاوت کا علم اٹھایا ہے اور پھر اس بغاوت پر پردہ ڈالنے کے لئے ان خرافات کو سہارا بنایا ہے کہ جن کو ہندو کفار طلاق کی مذمت میں پیش کرتے ہیں اگر شاہ صاحب کے خرافات سے حرمت متعہ ثابت ہوتی ہے تو انہی خرافات سے حرمت طلاق بھی ثابت ہوتی ہے۔ صاحب تحفہ کے تمام خرافات کے محل کا سہارا ہے، عورت اور مرد کی جدائی پر ہے کیونکہ نکاح متعہ میں عورت مدت متعہ گذارنے کے بعد عورت مرد سے جدا ہو جاتی ہے اور جس طرح صاحب تحفہ نے شیخ چلی کی طرح فرضیات کی گردان بنائی ہے، اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ ایک آدمی سفر پر گیا ہے اور بیوی ساتھ نہیں ہے اور اس پر شہوت کا غلبہ ہوا ہے، تو اس پر نکاح واجب یا سنت ہو گیا اس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور چند راتیں وہ اس منکوحہ کے ہمراہ گذار کر پھر اس کو طلاق دے کر چلا گیا، اسی طرح اس نے سال میں بارہ عورتوں سے نکاح کیا اور ان کو طلاق دی لیں طلاق دینا عورت کو حرام ہے کیونکہ اگر طلاق جائز ہو تو لازم آتا ہے، کہ ان خواتین کی اولاد۔ مثل اولاد زنا

بے تربیت رہے گی اور نیز اس طلاق سے میراث تقسیم کرنے میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور نیز ان خواتین کی طلاق سے یہ خرابی بھی پیدا ہو گی کہ اگر یہ شخص ۱۵-۱۷ سال کے بعد اگر اسی راہ سے دوبارہ گذرے اور اس کو نکاح کی حاجت ہو تو عین ممکن ہے کہ وہ اپنی ہی لڑکی سے نکاح کر بیٹھے۔ یا اس کا بیٹا یا بھائی وہ اپنی بہن یا بھتیجی سے نکاح کریں اور یہ تمام مصیبت طلاق کے جائز ہونے سے آئی ہے پس! جس طرح مذکورہ برائیوں کے باعث بقول صاحب تحفہ متعہ حرام ہے۔ اسی طرح ان برائیوں کے باعث طلاق کو بھی حرام ہونا چاہیئے، اور بقول صاحب تحفہ حرمت متعہ کے لئے رسالہ فوائد القلوب، ایک محقق سنی کی تصنیف کو ملاحظہ کیا جائے، اسی طرح تفصیل مذمت طلاق کے لئے ایک رسالہ "ہندو شاعب" کی تصنیف سے ملاحظہ کیا جائے، اور صاحب تحفہ کی روحانی اولاد جو صفائی طلاق کے حلال ہونے کی دیں گے ہماری طرف سے حلیت متعہ کے لئے وہ اسی صفائی کو کافی سمجھیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا بارہواں گولہ کہ آیت فما استمتعتم کا متعہ کے بارے نازل ہونا جھوٹ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵ ب ۹
مسائل متعہ میں مناظر اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ کا متعہ کے بارے نازل ہونا غلط ہے اور اس بابت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ سے روایت کرنا صاف جھوٹ اگرچہ تفاسیر غیر معتبر اہلسنت میں موجود ہیں۔

جواب صاحب تحفہ نے خود جھوٹ بولا ہے اور قرآن پاک میں آیت متعہ کے بارے صحابہ کی گواہی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج۵ ص۱۲ آیت متعہ۔
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لفخر رازی ص۱۹۵ ج۳ ب۔
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۲۴ ج۲ تفسیر سورہ بقرہ۔
غرائب القرآن کی عبارت: نزلت اية المتعة فی کتاب ولم ینزل بعدها آیة تنسخها وامرنا بها رسول اللہ وتمتعنا معه ومات ولم ینهنا عنها ثم قال رجل برأیه ما شاء یرید ان عمر نهی عنها
ترجمہ: عمران بن حصین صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور بعد میں کوئی ایسی آیت نہیں اتری جو آیت متعہ کو منسوخ کرے اور نبی پاک نے اس آیت متعہ پر عمل کرنے کے لئے

ہمیں حکم دیا اور ہم نے ان کے اس حکم کے ساتھ متعہ کیا ہے اور نبی کریمؐ نے متعہ سے منع نہیں کیا حتی کہ آنجناب کی وفات ہوگئی اور پھر عمر نے اپنی رائے سے فرمایا جو کچھ فرمایا۔
تفسیر کبیر کی عبارت: هذا هو الحجة التی احتج بها عمران بن حصین حیث قال ان اللہ انزل فی المتعة آیة ما نسخها بآیة اخری۔
امام رازی فرماتے ہیں کہ عدم منسوخیت متعہ کی وہ دلیل ہے جس کے ساتھ دلیل لایا ہے۔ عمران بن حصین اس نے فرمایا ہے کہ اللہ نے متعہ میں آیت نازل فرمائی ہے اور پھر کوئی ایسی آیت نازل نہیں فرمائی ہے کہ جس کے ساتھ آیت متعہ کو منسوخ فرمایا ہو۔
صحیح بخاری کی عبارت: عن عمران بن حصین قال انزلت آیة المتعة فی کتاب اللہ ففعلنا ها مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینزل قرآن یحرمه ولم ینه عنها حتی مات قال رجل برأیه ما شاء
ترجمہ: عمران صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل کی گئی ہے اور ہم نے نبی کریمؐ کی اجازت کے ساتھ متعہ کیا ہے اور قرآن میں متعہ کو حرام کرنے والی آیت نہیں آئی حتی کہ نبی کریمؐ نے وفات پائی۔
نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ تین کتابیں اہلسنت کی معتبر کتابیں ہیں اور عمران بن حصین شیعہ نہیں ہے صحابی ہے اور مثل ستاروں کے ہادی ہے اور گواہی دی ہے کہ آیت متعہ قرآن میں آئی ہے اور اس کی ناسخ آیت نہیں آئی ہے اور یہ امور دال کر صاحب تحفہ کے جھوٹے ہونے کا دوسرا ثبوت ہیں۔

قاضی بدر کا اعلان کہ حرمت متعہ کی قرآن میں کوئی آیت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص۳۱۱ ج۸ باب غزوہ خیبر
فاکثرھا اصحاب مالک قالوا لا یحد لشبھۃ العقد وللخلاف
المتقدم فیہ وانہ لیس من تحریم القرآن

ترجمہ: اگر کوئی متعہ کرے تو کیا اس کو سزا دی جائے گی، امام مالک کے
زیادہ اصحاب فرماتے ہیں کہ اس کو سزا نہ دی جائے گی کیونکہ
اس پر عقد کا شبہ ہے اور نیز جواز متعہ میں اختلاف ہے اور
خلا۳ عمدۃ القاری رکئی علماء نے متعہ کے جواز پر اجماع کا دعویٰ
کیا ہے اور متعہ کا حرام ہونا قرآن سے ثابت نہیں ہے۔

نوٹ: معلوم ہوا کہ حلیت متعہ آیت قرآن سے منسوخ نہیں ہے۔

ابن قیم کا اعلان کہ حرمت متعہ حدیث سے بھی ثابت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص۲۰۶ ج۲ ذکر فتح مکہ۔

عربی عبارت اسی رسالہ کے ص۔ میں گذری ہے کہ اہلسنت کا ایک گروہ
یہ کہتا ہے کہ متعہ عمر نے منع کیا ہے اور حرمت متعہ والی احادیث صحیح نہیں ہیں
اور اگر وہ نسخ متعہ اور حرمت متعہ والی احادیث صحیح ہوتی تو امام بخاری
اپنی صحیح میں ان کو لکھتا اور وہ ابن مسعود پر پوشیدہ نہ ہوتیں اور متعہ
زمانہ ابوبکر میں نہ کیا جاتا اور عمر حرمت کی اپنی طرف نسبت نہ دیتا۔

نوٹ: حلیت متعہ قرآن سے ثابت ہے اس پر اجماع ہے اور حرمت متعہ نہ قرآن
سے اور نہ ہی حدیث سے ثابت ہے اور صاحب تحفہ کی تکذیب کے
لئے اتنا ہی کافی ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا تیرہواں گولہ کہ آیت مذکورہ کو متعہ پر حمل کرنا نظم قرآن کے خلاف ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۸ باب۹ مسائل متعہ
آیت فما استمتعتم کو حلیت متعہ پر حمل کرنا خلاف نظم قرآنی ہے،
اور جو تفسیر اس طرح ہو گو اس کی روایت صحابی کرے قبول نہیں ہے

جواب:

صاحب تحفہ جناب عمر کا فرمان جھٹلاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۱۶۷ ج۳، آیت فما استمتعتم ان عمر قال
علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عھد رسول اللّٰہ وانا
انھیٰ عنھما متعۃ النکاح ومتعۃ الحج۔

ترجمہ: حضرت عمر نے کہا کہ منبر پر کہ نبی کریم ص کے زمانہ میں دو متعہ
حلال اور شرع میں جائز تھے ایک متعہ نکاح اور دوسرا متعہ
حج اور میں ان سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ: ۱۷ عدد کتب اہلسنت سے حوالہ جات مذکور ہیں کہ متعہ حلال ہے
اور آیت مذکورہ سے مراد متعہ نکاح ہے اور صاحب تحفہ کو یہ ۱۷
سنی علماء اور حضرت عمر اور دیگر صحابہ جھٹلا رہے ہیں، نظم قرآن کو
صحابہ زیادہ جانتے تھے اور اگر صحابہ کی تفسیر کو نہ لیا جائے تو معلوم
ہوگا کہ صحابہ زیادہ جھوٹے تھے اور مثل ستاروں کے نہ تھے عمران
صحابی نظم قرآن کو جانتے ہوئے آیت کو متعہ پر حمل کرتا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا چوتھواں گولہ کہ آیت متعہ میں الی اجل مسمی قرآت شاذہ اور منسوخہ ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۵ باب ۹ سنی مناظر لکھتا ہے کہ آیت فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی میں لفظ الی اجل مسمی قرآت منسوخہ اور شاذہ ہے اور احکام میں قرآت منسوخہ معتبر نہیں ہے اور آیات قرآنی اس قرآت شاذہ کی مخالف ہیں۔

امام ابوحنیفہ امام اعظم کے نزدیک قرآت شاذہ احکام میں معتبر ہے اور صاحب تحفہ کو جھوٹا کرنے کیلئے اتنا ہی کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ج ۱ ص ۱۰۳ نوع ۲۲ - ۲۷

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص از تشئید المطاعن ص ۱۱۹۶

جواب تحفہ باب المطاعن باب ۱۰ از مفتی محمد قلی رح

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری کا ص منقول از نزہہ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ ص ۳۸ ج ۹۷ از شہید رابع رح

اتقان کی عربی عبارت اسی رسالہ کے ص میں مذکور ہے اب دوبارہ عبارت کا صرف ترجمہ ملاحظہ قرآت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے قاضی ابو طیب اور دیگر علماء نے اس پر عمل کو جائز قرار دیا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ انہوں نے کفارہ یمین کے روزوں میں وجوب تتابع کا فتویٰ دیا ہے۔ قرآت متتابعات کے باعث

فتح الباری اور عمدۃ القاری کی عربی اسی رسالہ کے ص میں مذکور ہے دوبارہ صرف ترجمہ ملاحظہ ہو۔

جو چیز خبر واحد سے نقل کی جائے اور اسی باب سے ہے قرآت شاذہ۔ جیسے کہ ابن مسعود کا مصحف ان میں اصحاب اصول کا اختلاف ہے کہ آیا یہ حجت ہیں یا نہیں امام اعظم فرماتے ہیں کہ حجت ہے اور اسی قرآت شاذہ کی حجیت پر بنا رکھتے ہوئے امام صاحب نے کفارہ یمین کے روزوں پر وجوب تتابع کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ مصحف ابن مسعود میں ثلثۃ ایام متتابعات منقول ہے۔

امام ابوحنیفہ کے مقابلہ میں صاحب تحفہ کی ایک ٹکا بھی حیثیت نہیں ہے

ارباب انصاف شیعان علی کی یہ فتح مبین ہے کہ صاحب تحفہ ہمارے مقابلہ میں کچھ اس طرح بدحواس ہوا ہے کہ بچارا اپنے امام اعظم کو جھٹلاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرآت شاذہ حجت ہے اور آیت متعہ میں الی اجل مسمی کے الفاظ ابن عباس کی روایت سے ثابت ہیں اور روایت مع ثبوت اسی رسالہ کے ص میں دیکھی جائے اور جب یہ الفاظ صحیح روایت سے مروی ہیں اور اگر یہ الفاظ قرآت شاذہ ہیں تو یہ قرآت امام اعظم کے نزدیک اثبات احکام میں معتبر ہے کیونکہ امام نے خود اس شاذہ قرآت سے حکم ثابت کیا ہے۔ پس صحیح روایت کو جھٹلانا اور قرآن پاک کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو حرام قرار دینا یہ صاحب تحفہ کی ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں ابی بن کعب بھی الی اجل مسمی
پڑھ کر منکرین متعہ کے دلوں پر چھری مارتا تھا۔
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۴۹ ج۳ ش آیت ا

وروی ان ابی بن کعب کان یقرأ الی اجل مسمی وھذا ایضا ھو
قرأۃ ابن عباس والامۃ ما انکروا علیھما فی ھذہ القرأۃ فکان
ذالک اجماعا من الامۃ علی صحۃ ھذہ القرأۃ۔

روایت میں ہے کہ صحابی ابی بن کعب آیت متعہ الی اجل مسمی
پڑھتا تھا اور یہی قرأت ابن عباس کی بھی اور اس قرأت کے
بارے اصحاب نبیؐ نے ان پہ کوئی اعتراض نہیں فرمایا پس یہ
خاموشی اس قرأت کے صحیح ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔
نوٹ:۔ اس مذکورہ عبارت کے بعد فوراً ہی امام رازی یہ بھی لکھتے ہیں
کہ یہ دلیل اسی طرح ہے کہ جس طرح منکرین متعہ فرماتے ہیں کہ
جب عمر نے متعہ منع کیا تو اصحاب خاموش کیوں رہے اصحاب کی
خاموشی سے ثابت ہوا کہ متعہ منع ہے۔ پس مجوزین متعہ یہ کہتے
ہیں کہ اگر صحابہ کی خاموشی سے حرمت پر اجماع ثابت ہوتا تو
صحابہ کی خاموشی متعہ کے حلال ہوتے پر بھی اجماع ثابت ہوتا ہے
نوٹ:۔ ارباب انصاف آیت متعہ میں الی اجل مسمی کے الفاظ چونکہ
ثابت ہیں اس لئے یہ اسی طرح قرآن ہی ہیں جس طرح باقی قرأت
شاذہ کے الفاظ قرآن ہیں، اگر یہ قرآن نہ ہوتے تو امام اعظم ان
پر بنا رکھتے ہوئے حکم شرعی ثابت نہ کرتے اور صاحب تحفہ کا ان کے
قرآن ہونے سے انکار کرنا گویا اپنے امام کے فرمان سے انکار کرنا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا پندرہواں گولہ کہ الی اجل کا تعلق استمتاع سے ہے نہ کہ عقد سے ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۷ باب ۹
مناظر اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت متعہ میں الی اجل مسمی استمتاع سے
متعلق ہے، عقد سے مربوط نہیں ہے اور معنی یہ ہے کہ آیت کا اگر تم
نے اپنی منکوحہ سے لذت حاصل کی ہے ایک مدت تک تو اس کو تمام
مہر ادا کرو۔

جواب۱: صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ان تمام صحابہ کرام کا
جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت متعہ سے نکاح متعہ کو حلال
جانتے تھے اور ان میں سر فہرست عمران بن حصین اور ابن عباس ہیں
جواب۲: صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ان تمام علمائے اہلسنت کا جھوٹا
ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت سے متعہ کو حلال جانتے تھے اور
تفاسیر لکھی ہیں۔
جواب۳: صاحب تحفہ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام
اور تمام اہلسنت علماء اور عوام جنہوں نے متعہ کیا ہے وہ زناکار
ہیں اور ابن جریج جس نے ۷۰ عورتوں سے متعہ کیا ہے وہ تو بہت
بڑا زناکار بھی ہوا اور ان کا امام بھی ہوا۔
جواب۴: صاحب تحفہ نے مذکورہ جو گوہر ریزی فرمائی ہے وہ دعویٰ
بلا دلیل ہے۔ اور جب تک کسی دعویٰ میں دلیل نہ ہو وہ
غیر معتبر ہوتا ہے۔

جواب۵۔ صاحب تحفہ کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص
اپنی منکوحہ سے لذت جماع نہ اٹھائے تو اس پر حق مہر نہیں ہے
اور یہ بات اہلسنت کے خلاف ہے کیونکہ اہلسنت کا یہ فتویٰ
ہے کہ صرف نکاح ہو اور پھر طلاق ہو جائے تو آدھا حق مہر
دینا فرض ہے۔ خلاصہ اس تحقیق سے صاحب تحفہ نے اپنے تمام
علماء کرام کی تکذیب فرمائی ہے۔ بلکہ اصحاب کو بھی جھوٹا قرار دیا ہے
اور صاحب تحفہ نے اسی صفحہ ۲۵۷ باب ۹ میں یہ بھی جھوٹ تحریر کیا ہے
کہ اہل تشیع کا اجماع ہے کہ متعہ تا زندگی جائز ہے یہ نسبت
شیعوں کی طرف سفید جھوٹ ہے تا زندگی مدت مجہول ہے
اور متعہ میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے لہذا تا زندگی متعہ
مدت مجہول ہونے کے باعث صحیح نہیں ہے۔

اہلسنت علماء کا اقرار کہ آیت مذکورہ بابت متعہ ہے

ارباب انصاف، علماء اہلسنت کی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔
اور مفسرین صاف لکھتے ہیں کہ شیعوں کے علاوہ بھی دوسرے
علماء یہ فرماتے ہیں کہ آیت فما استمتعتم متعہ کے بارے آئی ہے
لہٰذا صاحب تحفہ یا ان کے علاوہ جو علماء منکر یہ حلیت ہیں
اور اس آیت کے بابت متعہ آنے سے انکار فرماتے ہیں ان کو
ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ شیعہ جواز متعہ کے قائل ہیں اور
اس جواز کی تائید کچھ علماء اہلسنت بھی کرتے ہیں اگر متعہ زنا ہے
تو اس زنا کے جواز کے کچھ اہلسنت علماء بھی قائل ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا سولہواں گولہ کہ ۵ عدد آیات حرمت متعہ پر دلالت کرتی ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵۷ باب ۹
بالجملہ پانچ آیات قرآن متعہ کے حرام ہونے پہ دلالت
صریح کرتی ہیں اور شیعوں کے گمان میں صرف ایک آیت
حلیت متعہ پہ دلالت کرتی ہے اور اس کا حال ابھی معلوم ہے

قاضی بدر کا اعلان کہ پانچ کجا ایک آیت بھی حرمت متعہ پہ دلالت نہیں کرتی یہ اعلان صاحب تحفہ کو جھٹلانے کیلئے کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۳۱۱ ج ۸ غزوہ خیبر
لا یحد لشبهة العقد وانه ليس من تحريم القرآن
متعہ کرنے والے کو سزا نہ دی جائے کیونکہ متعہ میں شبہ عقد ہے
اور متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہے۔
نوٹ۔ ہم شیعان علیؑ کی یہ فتح عظیم ہے کہ ہمارے خلاف جو
شخص کوئی غلط بات پیش کرتا ہے تو اس کے اپنے مذہب والے
بھی اس کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور شاہ صاحب عبدالعزیز کو مالکی
مذہب والے اور نیز صحابہ کرام مثلاً عمران بن حصینؓ نے صاف
جھٹلایا ہے اور اعلان فرمایا ہے صاحب تحفہ کے خلاف کہ متعہ کی
حرمت قرآن پاک سے کسی ایک آیت سے بھی ثابت نہیں ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۷واں گولہ کہ آیت سے اگر متعہ مراد لیا جائے تو تحریف قرآن ہو گی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵۵ باب ۹ میں لکھا ہے کہ آیت فما استمتعتم کے ماقبل اور مابعد کو دیکھنے کے بعد اگر اس کو متعہ پر حمل کیا جائے تو تحریف در قرآن لازم آئے گی۔

جواب سنی علمائے نے مذکورہ آیت کو متعہ پر حمل کیوں کیا ہے

ارباب انصاف۔ صاحب تحفہ نے تجاہل عارفانہ فرمایا ہے اور انکار جواز متعہ کیا ہے ہم تمام علماء اہلسنت کو ان کی ماں کے دودھ اور دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ آپ اپنے بارے سچے مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہیں تم سچے مسلمانوں سے ہمارا یہ سوال ہے کہ تمہارے مذہب کی تفاسیر موجود ہیں کیا تمہارے علمائے کی پہلی آیت میں یہ نہیں لکھتے کہ اس آیت میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ مراد اس سے نکاح دائم ہے اور دوسرا یہ کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے اور اس دوسرے قول کو شیعوں کے علاوہ کئی علماء اہلسنت نے بھی اختیار کیا ہے کیا ان سنی مفسرین نے تحریف قرآن کی ہے کیا وہ سنی مفسرین ابوجہل تھے یا بددیانت تھے۔ کیا ابن عباس اور حصین بن عمران صاحب تحفہ جتنا قرآن بھی نہیں سمجھ سکتے تھے مذکورہ آیت کو سنی علماء نے متعہ پر کیوں حمل کیا فرمایا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا اٹھارہواں گولہ کہ شیعہ مدعی ہیں اور سنی منکر ہیں لہٰذا ثبوت بذمہ شیعہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵۵ باب ۹ مسائل متعہ میں لکھا ہے کہ طرف شیعہ کے استدلال ہے اور ان کے مخالفین کی طرف منع ہے۔ نوٹ:۔ مقصد شاہ صاحب کا یہ ہے کہ چونکہ شیعہ مدعی صحت اور حلیت متعہ ہیں ان پر دلیل لانا فرض ہے اور سنی حلیت متعہ کے منکر ہیں پس وہ دلیل کے محتاج نہیں۔

نوٹ: اب ہم صاحب تحفہ کی مکاری و عیاری کا اس طرح پردہ چاک کرتے ہیں کہ جیسے حق۔ حق نظر آئے گا اور باطل باطل نظر آئے گا

جواب متعہ کے حلال ہونے پر امت کا اجماع ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۳۱۰ جلد ۸
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۱۹۵ جلد ۳۔ آیت متعہ۔
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ جلد ۹

تفسیر کبیر کی عبارت [انالامۃ مجمعۃ علی ان نکاح المتعۃ کان جائزا فی الاسلام ولاخلاف بین احد من الامۃ فیہ انما الخلاف فی طریان الناسخ

ترجمہ۔ امت کا اجماع ہے کہ متعہ اسلام میں جائز تھا اور اس کے جواز میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا۔ البتہ حلیت کے بعد متعہ کے منسوخ ہونے میں اختلاف ہے۔

قاضی بدر عینی کا جواز متعہ پر اجماع کو نقل کرنا ملاحظہ ہو

عمدۃ القاری کی عبارت } قال ابن عبد البر فی التمہید اجمعوا علی ان المتعہ نکاح لا شہاد فیہ وانہ نکاح الی اجل تقع فیہ الفرقۃ بلا طلاق ولا میراث

ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ اجماع کیا ہے اہلسنت نے کہ متعہ بھی نکاح ہے ایک مدت تک اور اس میں فرقت واقع ہوتی ہے بغیر طلاق کے

عمدۃ القاری کی عبارت } ص۲ قال القاضی عیاض فی الاکمال اتفق العلماء علی ان ہذہ المتعہ کانت نکاحاً۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی نکاح ہے۔

عمدۃ القاری کی عبارت } فان قلت ھل ذھب احد الی جواز المتعۃ قلت ادعی فیہ غیر واحد من العلماء الاجماع وقال الخطابی فی المعالم کان ذالک مباحاً فی صدر الاسلام۔

اور خطابی فرماتے ہیں کہ یہ متعہ ابتداء اسلام میں مباح تھا۔

فتح الباری کی عبارت } قال ابن المنذر جاء عن الاوائل الرخصۃ فیہا ابن منذر کہتا ہے کہ متعہ کی اوائل سے اجازت آئی ہے۔

نوٹ۔ آغاز اسلام میں اگرچہ قلیل مدت ہی سہی متعہ حلال ہوا ہے اور اس امر پر اہلسنت کا اجماع ہے کسی کو انکار نہیں ہے اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ متعہ منسوخ ہوا ہے یا نہیں پس صاحب تحفہ کا اہلسنت کو حلیت متعہ سے منکر قرار دینا بالکل یہ صاف جھوٹ ہے۔

صاحب تحفہ کا خود اقرار کہ اہلسنت متعہ کے منکر نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۳۲۶ کید ۹ باب ۲ میں لکھا ہے کہا جاتا ہے کہ اہلسنت "حدیث" کے منکر ہیں کیونکہ عمرؓ کے کہنے سے متعہ کو حرام کہتے ہیں حالانکہ نبی کریمؐ کے زمانہ میں متعہ مباح تھا اور جواب اس کا یہ ہے کہ اہلسنت متعہ کے حلال ہونے کا ابتداء اسلام میں انکار نہیں کرتے نیز تحریم اولی کے بعد بعض جنگوں میں اس کے حلال ہونے کا انکار نہیں ہے لیکن بقاء اباحت کا انکار کرتے ہیں

دیانتدار لوگوں کو دعوت فکر و انصاف

ارباب انصاف اسی تحفہ کے ص۲۵۱ میں صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ طرف اہلسنت یعنی طرف مخالف متعہ ہے ارباب انصاف صاحب تحفہ کو خدا نے خوب ذلیل کیا ہے اور جس متعہ کا وہ منکر ہے اس کا اقرار بھی کرتا ہے۔ اصل اباحۃ متعہ اہلسنت اور اہل تشیع میں محل نزاع نہیں ہے۔ دونوں متعہ کو حلال جانتے ہیں اختلاف یہ ہے کہ جس اباحت کے سنی قائل تھے شیعہ اسی اباحت کے قائل ہیں اور شیعوں کو اس کے اثبات کی مزید کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اسی اباحت کے خود سنی بھی قائل تھے اور سنی اباحت کے بعد یہ دعوی کرتے تھے کہ متعہ حرام ہو گیا ہے پس سنی مدعی حرمت اور نسخ ہیں ان کو ثبوت لانا چاہیے اور وہ قیامت تک نہیں لا سکتے۔ اور شیعہ منکر نسخ ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۹واں گولہ

کہ اہل تشیع متعہ دوریہ کرتے ہیں اور یہ بہت بڑی بے شرمی ہے
اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۲۵۵ باب ۹
میں لکھا ہے کہ شیعہ لوگ متعہ دوریہ کرتے ہیں اور وہ اس طرح
کہ ایک جماعت ایک عورت سے متعہ کرتی ہے اور پھر باری
بناتے ہیں اور پھر ہر ایک اس عورت سے جماع کرتا ہے آخر عبارت تک

جواب۔ جھوٹ بولتے سے صاحب تحفہ کو شرم نہیں آتی ہے

ارباب انصاف ہم شیعوں کی کتاب شرائع الاسلام اور شرح لمعہ
وغیرہ موجود ہیں۔ کسی بھی کتاب میں متعہ دوریہ نہیں لکھا اور
صاحب تحفہ نے کسی کتاب کا حوالہ بھی نہیں دیا معلوم ہوا کہ
سفید جھوٹ بولا ہے اور اگر اس طرح جھوٹ بول کر اسلام کی
خدمت کرنی ہے تو پھر میدان کھلا ہے بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

جواب۲۔ جناب معاویہ کی ولادت نکاح جماعت سے ہوئی ہے

کتاب اہلسنت شرح ابن ابی الحدید ص۹۴ ج۱ میں لکھا ہے کہ معاویہ
نے زیاد کو ایک خط لکھا کہ انت ابن سمیہ کہ تو سمیہ کا لونڈا ہے اس
نے جواب میں معاویہ کو لکھا ان کنت ابن سمیہ کہ اگر میں سمیہ کا بیٹا ہوں
تو انت ابن جماعت کہ تو ابن جماعت ہے

نوٹ: جن کے امام ابن جماعت اور علماء ابن کثیر ہیں ان کو
متعہ دوریہ کا ذکر کرتے سے بچنا چاہیے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۰واں گولہ
کہ متعہ کے ذکر سے آدمی کو احتلام ہو جاتا ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۳۶۴ باب فصل ۴ روایت ۴
میں لکھا ہے کہ متعہ اس کے سننے سے کسی کا آلہ تناسل کھڑا ہو
جاتا ہے اور احتلام ہو جاتا ہے اور متعہ کا تصور بعض نوجوانوں
کے لئے معجون لبوب کبیر کا حکم رکھتا ہے اور بعض بوڑھوں
کے لئے زرعونی صغیر کا۔

جواب۔ صاحب تحفہ نے متعہ کو خود حلال تسلیم کیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۳۶ کید ۹ باب ۲۔
اہلسنت۔ ابتداء اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں
کرتے اور تحریم اول کے بعد بعض جنگوں میں اس کی حلیت کے
منکر نہیں ہیں۔ ارباب انصاف دیکھیئے صاحب تحفہ کس
قدر بے انصاف اور قلیل الحیا ہے۔ خود متعہ کو حلال
مانتا ہے تو پھر کس کا آلہ تناسل کھڑا نہیں ہوتا اور نہ
ہی کسی کو احتلام ہوتا ہے اور اگر کوئی شیعہ متعہ کو حلال
کہتا ہے تو شاہ عبدالعزیز کو احتلام ہو جاتا ہے ارباب
انصاف مسند ابو داؤد ص۲۴۷ ج۱ اور سنن الکبری ص۱۳۵ ج۷ تفسیر
مظہری ص۷۶ ج۲ تفصیلات اسی رسالہ کے ص۔۔۔ میں دیکھیں
کہ اسماء بنت ابوبکر نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے متعہ خود کیا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۲ واں گولہ کہ متعہ یعنی نکاح موقت ابتداء اسلام میں جائز تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ صفحہ ۲۳ از قلم جانباز محمد علی جانباز فرماتے ہیں کہ متعہ کے دو معنی ہیں ایک یہ ہے کہ متعہ سے مراد نکاح موقت مراد ہے یعنی ایک مدت معین کے لئے عورت سے نکاح کرنا گواہوں کے سامنے اور یہ ابتداء اسلام میں جائز تھا۔ دوسرا معنی بغیر گواہوں کے اجرت معین دے کر مدت معین تک متعہ کرنا یہ عین زنا ہے جو کبھی بھی حلال نہیں ہوا اور پہلی صورت حلال تھی اور بعد میں اس کو قیامت تک حرام کر دیا گیا اور مولوی جانباز نے یہ توپ تفسیر قرطبی کے ذریعہ کسی ابن عطیہ کے کاندھے پر رکھ کر چلائی ہے

نوٹ:۔ ہم نے اعتراض کا ملخص ذکر کیا ہے۔

جواب محمد علی کا اعتراض دعویٰ بلا دلیل ہے اور ابن عطیہ مجہول ہے۔

ارباب انصاف متعہ کی تفسیر نکاح موقت کی صورت میں مولوی محمد علی نے جس ابن عطیہ کی زبانی پیش فرمائی ہے اس کی نہ ماں کا پتہ ہے اور نہ ہی باپ کا وہ نہ تو چار اماموں میں شامل ہے اور نہ ہی اہلسنت کے وہ ۶ محدثین میں داخل ہے اور نہ ہی اسلام میں اس کا کوئی درخشاں مقام ہے اور اس نے متعہ کی تفسیر میں کلام نبیؐ یا کلام اصحاب نبیؐ کو دلیل کے طور پر بھی پیش نہیں کیا لہذا اس بابت مولوی محمد علی کے تمام فرمودات کھوٹے سکے ہیں اور ایک ٹکہ بھی اس کی قیمت نہیں ہے۔

جواب ۲: بیچارے مولوی محمد علی کو بلند پایہ علماء اہلسنت کی تحقیقات معنی متعہ میں صاف جھٹلا رہی ہیں بیچارے مولوی کی قسمت

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۶۷ جز ۹، النکاح
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی صفحہ ۵ جز ۲، النساء آیت ۲۴
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۱۶ پ ۵ النساء
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لفخر رازی صفحہ ۱۹۵ جز ۳
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن صفحہ ۳۶۸ نساء
۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الھدایہ شریف صفحہ ۳۱۳ جز ۲

ہدایہ شریف کی عبارت: والنکاح الموقت باطل مثل ان یتزوج امراۃ بشہادۃ شاھدین عشرۃ ایام وقال زفر ھو صحیح لازم لان النکاح لا یبطل بالشروط الفاسدۃ۔

ترجمہ۔ نکاح موقت باطل ہے یہ وہ نکاح ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو دو گواہوں کی گواہی سے بیوی بنائے مثال کے طور پر دس دن تک اور امام اہلسنت زفر فرماتے ہیں کہ یہ نکاح صحیح ہے کیونکہ نکاح فاسد شروط سے باطل نہیں ہوتا اس کے بعد صاحب ہدایہ نے متعہ کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے میں اتنی مدت تک اتنی اجرت سے تیرے ساتھ متعہ کرتا ہوں اور امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ متعہ جائز ہے کیونکہ یہ مباح تھا اور جب تک اس کا ناسخ ظاہر نہ ہو اس وقت تک اس کی اباحت باقی رہے گی۔

نوٹ: صاحب ہدایہ نے متعہ اور نکاح موقت دونوں کو جدا جدا بیان کیا ہے معلوم ہوا کہ ان میں اتحاد نہیں ہے۔

تفسیر حقانی کی عبارت متعہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے جس میں مرد عورت کو مقدار معین تک اپنے پاس رکھے اور ایجاب و قبول اس میں بھی شرط ہے پھر اس کو رنڈی بازی کہنا فضول ہے

نوٹ: علامہ حقانی نے متعہ میں گواہوں کی شرط نہیں لگائی اور جانباز کو صاف جھٹلایا ہے۔

فتح الباری کی عبارت نکاح المتعہ۔ یعنی تزویج المرأۃ الی اجل فاذا انتھی وقعت الفرقۃ

ترجمہ: نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو ایک مدت معین تک اپنی زوجہ بنائے اور انقضاء مدت فرقت کا سبب ہوگا۔

نوٹ: شارح بخاری نے بھی متعہ میں گواہوں کا ذکر نہیں کیا۔

تفسیر کبیر کی عبارت المتعہ وھی عبارۃ عن ان یستاجر الرجل المرأۃ بمال معلوم الی اجل معلوم فیجامعہا

ترجمہ: متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو اجرت معلوم پر مدت معلوم تک اپنی زوجہ بنائے اور اس سے جماع کرے۔

واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی ابتداء الاسلام

اور علماء کا اتفاق ہے کہ اسلام کے آغاز میں یہ متعہ حلال تھا ۔۔۔ اور امت سے سواد اعظم فرماتی ہے کہ یہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے

نوٹ: امام رازی نے متعہ میں گواہوں کی شرط نہیں لگائی اور متعہ اور نکاح موقت کے اتحاد کا فتویٰ نہیں دیا۔

علامہ نظام الدین عثمانی نے بھی علامہ جانباز کو جھٹلایا ہے

غرائب القرآن کی عبارت وقیل المراد بہا حکم المتعہ وھی ان یستاجر المرأۃ الرجل بمال معلوم الی اجل معلوم فیجامعہا

بعض علماء فرماتے ہیں کہ آیت فما استمتعتم سے مراد حکم متعہ ہے اور متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو جماع کی خاطر مال معلوم کے ساتھ مدت معلوم تک حاصل کر لے۔

واتفقوا علی انہا کانت مباحۃ فی اول الاسلام اور تمام علماء اہلسنت کا اسی مذکورہ متعہ کے بارے اتفاق اور اجماع ہے اور یہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا۔

ثم السواد الاعظم من الامۃ علی انہا صارت منسوخۃ

پھر امت سے ایک سواد اعظم کا کہنا ہے کہ متعہ منسوخ ہے۔

وذھب الباقون ومنھم الشیعۃ الی انہا ثابتۃ کما کانت ویروی ھذا عن ابن عباس وعمران بن الحصین

اور سواد اعظم سے جو باقی ہیں اور ان میں سے شیعہ بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ متعہ جس طرح حلال تھا اسی طرح اس کا حلال ہونا اب بھی ثابت ہے۔

نوٹ: اس عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ کچھ اہل سنت اور صحابہ کرام جس متعہ کو حلال جانتے ہیں وہ وہی متعہ ہے جس کو شیعہ حلال جانتے ہیں اور وہ نکاح موقت نہیں ہے۔

صحابہ کرام شیعوں والا متعہ حلال جانتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ج ۹ ص ۴۰۳ نکاح متعہ
حکی عن ابن عباس انہا جائزۃ وعلیہ اکثر اصحابہ عطا
وطاؤس ومنہ قال ابن جریج وحکی ذالک عن ابی سعید
الخدری وجابر والیہ ذہب الشیعۃ ۔
ترجمہ: شیخ الحدیث محمد زکریا عثمانی نے نقل کیا ہے ابن عباس
سے منقول ہے کہ متعہ جائز ہے اور وہ اسی جواز کے قائل ہیں
ابن عباس کے اکثر اصحاب مثل عطا اور طاؤس کے اور امام
اہلسنت ابن جریج نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور متعہ کا جواز
صحابی رسول اللہ ابی سعید خودری اور جابر سے بھی مروی
ہے اور اسی جواز متعہ کی طرف شیعہ گئے ہیں ۔
نوٹ: اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جو متعہ شیعوں
کے عقیدہ میں حلال ہے وہی متعہ صحابہ کرام اور تابعین
بھی حلال سمجھتے تھے اور شیعوں والا متعہ ہی نبی کریمؐ نے
حلال فرمایا تھا اور صحابہ کرام اور تابعین عظام اور شیعان
ذوی الاحترام نے مل کر جو کچھ کلام نبویؐ سے سمجھا تھا متعہ
کے بارے اسی پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور نکاح موقت
والا ڈھکوسلا بعد میں مولوی محمد علی جانباز کی برادری نے گھڑا
ہے اور ان لوگوں کے لئے ہم دعائے خیر کرتے ہیں کہ خدا ان کو
حق پہچاننے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے ۔

مولوی محمد علی جانباز کی ایک شرلی کہ متعہ قرآن میں حرام لکھا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ص ۱۷۰ از مولوی جانباز
حرمت متعہ نصوص قرآن سے ... قرآن کے منطوق، مدلول
اور مفہوم سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ متعہ
قطعاً حرام ہے ... اس موضوع پر ایک نہیں کئی عدد آیات ہیں۔

جواب: قاضی بدر اور مودودی نے اس دعویٰ میں جانباز کو جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفہیم القرآن ص ۳۶۶ ج ۲، از ابوالاعلیٰ مودودی
اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۳۱۲ ج ۸ خیبر
تفہیم القرآن کی عبارت: لہذا یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ متعہ کی حرمت قرآن مجید کے کسی صریح حکم پر نہیں بلکہ نبیؐ کی سنت پر ہے
عمدۃ القاری: فاکثر اصحاب مالکؒ قالوا لا یحد... وان لیس من تحریم القرآن
کی عبارت: اصحاب مالک کا فیصلہ ہے کہ متعہ کرنے والے پر کوئی
حد نہیں ہے کیونکہ متعہ کا قرآن مجید سے حرام ہونا ثابت نہیں ہے ۔
نوٹ: مذکورہ دو عدد علماء اہلسنت نے جناب مولانا محمد علی کو مذکورہ
دعویٰ میں جھٹلایا ہے اور مولانا کو ہم برادرانہ مشورہ دیں گے کہ تم
پہلے اپنے گھر کی صفائی دو اور آپس میں اتحاد کرو اور جو تمہیں حال
نہ بتائے کہ متعہ کی حرمت قرآنی آیات کے منطوق سے ثابت ہے،
بقول آپ کے افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے آپ کو پیشوا بنایا
جس بچارے کو منطوق کا معنیٰ ہی معلوم نہیں ہے ۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۴۳واں گولہ کہ متعہ میں عورت کی ذلت اور توہین ہے

بعض روشن دماغ اہلسنت بھائی یہ فرماتے ہیں اگر متعہ جائز ہو تو لازم آئے گا کہ عورت ایک کھلونا کی مثال ہو اور اس کی کوئی عزت و احترام نہ ہو۔ کبھی وہ کسی مرد کے اور کبھی وہ کسی مرد کے ساتھ اور یہ خواتین کے لئے باعث ذلت ہو۔

جواب اسلامی کتب گواہ ہیں کہ متعہ کے لئے عورت مجبور نہیں ہے بلکہ جب تک وہ اپنی رضا و رغبت سے اجازت نہ دے اس وقت تک نکاح متعہ صحیح نہیں ہے اگر عورت متعہ میں اپنے لئے توہین سمجھتی ہے تو وہ متعہ کے لئے راضی ہی نہ ہو اور بات ختم۔ مگر جب شریعت نے متعہ کی اجازت دی ہے اور عورت بھی راضی ہے تو جناب ملاں صاحب کو کیا تکلیف ہے۔

جواب ۲ عورت کی توہین کا ملاں نے شوشہ اس لئے چھوڑا ہے کہ متعہ میں چند دن عورت مرد کے ساتھ رہ کر خود بخود جدا ہو جاتی ہے اور اگر جدائی باعث توہین ہے تو پھر جدائی تو طلاق میں بھی ہوتی ہے۔ اور طلاق میں عورت کی زیادہ توہین لازم آتی ہے کیونکہ طلاق والی جدائی میں عورت کو بے بس اور مجبور کیا گیا ہے۔ اسلام میں طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ مرد جب چاہے

تو عورت کو طلاق دے کر جدا کر سکتا ہے اور اگر عورت اس مرد کو پسند نہیں کرتی تو پھر اسلام نے اس کو مجبور کیا ہے کہ خاموشی سے زندگی گذارے اور کڑھتی رہے اور طلاق خلع میں بھی مرد مختار ہے عورت مجبور اور متعہ میں عورت کی عزت ہے کہ جب مدت گذر جائے گی تو اسلام نے اختیار دیا ہے اگر چاہیں تو مدت بڑھا لیں۔ خلاصہ اگر جدائی ہی حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق بھی حرام ہونا چاہیئے کیونکہ طلاق کے ذریعے عورت کھلونا بن جائے گی اور مرد اس کے ساتھ کھیلتے رہیں گے۔

ہم نے کئی بار وضاحت کی ہے کہ متعہ نکاح کی طرح خدا اور رسولؐ نے حلال کیا ہے اور بقول اہلسنت متعہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا۔ ہم کہتے ہیں اگر متعہ میں عورت کی توہین اور ذلت ہے۔ تو اس توہین اور ذلت کو خدا اور رسولؐ نے ابتداء اسلام میں جائز کیوں کر دیا تھا۔ اگر متعہ بے غیرتی اور بے حیائی ہے تو خداوند عالم نے اس بے غیرتی اور بے حیائی کو صحابہ کرامؓ اور ان کی ماؤں بہنوں کے لئے جائز کیوں قرار دیا تھا۔ یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ اگر متعہ صحابہ کرامؓ کریں تو یہ جائز اور حلال ہے اور شرم و حیا بھی ہے اور اگر کوئی دوسرا کرے تو یہ متعہ حرام ہے بے غیرتی ہے بے حیائی ہے۔ ایک چھت اور دو ہوائیں اس کو کہتے ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۳ واں گولہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۵ باب ۱ میں لکھا ہے کہ متعہ کرنے والی عورت کا یہ شغل بن جاتا ہے کہ ہر ماہ با یار ہے و ہر سال در کنار ہے کہ وہ ہر مہینہ کسی یار کے ساتھ اور ہر سال کسی کی بغل میں۔

جواب اہلسنت کی حلالہ والی طلاق میں عورت کے لئے ذلت اور رسوائی و بے شرمی و بے حیائی کی انتہا ہے۔ ارباب انصاف۔ اہلسنت دوستوں میں ایک طلاق حلالہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مرد نے عورت کو ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ تم کو تین طلاق ہے تو بس عورت کی شامت آ گئی۔ اس کی پہلے شوہر کے ساتھ صلح کو منع کر دیا گیا اور اس کو مجبور کیا گیا کہ اب وہ کسی اور یار کے ساتھ کچھ مدت گزارے اور پھر اسی سے طلاق لے کر پہلے شوہر کی بغل میں سوئے اگر شوہر بدلنا حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق حلالہ کو بھی حرام اور منع ہونا چاہیئے۔

ہم دوبارہ عرض کرتے ہیں کہ متعہ وہ نکاح ہے جو ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم کے لئے حلال تھا اور ہر ماہ با یار ہے و ہر سال در کنار ہے کا فارمولا ان پر بھی فٹ آتا تھا اس وقت ہدایت کے ستارے چپ کیوں رہے تھے اب صحابہ کرام کے پیرکاروں کو وہ عقل آئی ہے جس عقل سے خود صحابہ کرام محروم تھے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۴ واں گولہ کہ کیا متعہ صرف غریب لوگوں کی بیٹیوں اور بہنوں کے لئے ہے

بعض روشن خیال ہمارے اہلسنت دوست یہ بھی فرماتے ہیں کہ خود شیعہ حضرات میں سے بھی کوئی شریف آدمی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص ان کی بہن یا بیٹی کیلئے نکاح کے بجائے متعہ کا پیغام دے پس معلوم ہوا کہ معاشرے میں نان بازاری کی طرح عورتوں کا ایک ادنیٰ طبقہ موجود رہنا چاہیئے جس سے متعہ کرنے کا دروازہ کھلا رہے یا پھر متعہ صرف غریب لوگوں کی بیٹیوں اور بہنوں کے لئے ہو۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا خوشحال طبقے کے مردوں کا حق ہو شریعت سے اس طرح غیر منصفانہ قوانین کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ جسے ہر شریف عورت اپنے لئے بے غیرتی اور بے حیائی سمجھے البتہ آغاز اسلام میں یہ متعہ صرف سخت ضرورت کے لئے جائز کیا گیا ہے۔

جواب: متعہ، حلالہ اور طلاق کو کوئی بھی گوارہ نہیں کرتا

ارباب انصاف۔ اہلسنت دوستوں میں ایک نکاح حلالہ ہے جس کے تصور سے شرفاء کو پسینہ آ جاتا ہے اور کوئی شریف گوارا نہیں کرتا کہ اس کی جوان لڑکی کسی مسجد کے ملاں یا اور کسی کو نکاح حلالہ کی خاطر پیش کی جائے مگر چونکہ سنی ملاں نے نکاح حلالہ کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اس لئے تمام شرفاء اہلسنت اس پر گڑھتے بھی ہیں اور بوقت ضرورت جوان بیٹیوں کے حلالے نکالنے کے لئے ان کو نکاح حلالہ کے لئے پیش بھی کرتے ہیں ہمارا مقصد یہ ہے کہ بقول ملاں صاحب جس طرح شریف طبع متعہ کو پسند نہیں کرتی اسلئے متعہ حرام ہے اسی طرح نکاح حلالہ کو بھی شریف طبع پسند نہیں کرتی اس لئے نکاح حلالہ بھی حرام ہونا چاہیئے۔

جواب ۲: طلاق کو بھی کوئی شریف آدمی گوارا نہیں کرتا

بقول ہمارے اہلسنت دوستوں کے کہ متعہ حرام ہے۔ اور دلیل یہ ہے کہ متعہ کو شریف طبع پسند نہیں کرتی۔ ارباب انصاف ہم اپنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کے واسطے دے کر سوال کرتے ہیں کہ کون شریف عورت ہے جو طلاق کو پسند کرتی ہے اور کون شریف باپ یا بھائی جو اپنی بیٹی اور بہن کے لئے طلاق پسند کرتا ہے۔ مگر شریعت نے لوگوں کی پسند کا لحاظ نہیں کیا۔ اور طلاق کو جائز قرار دیا ہے اور دوسرا سوال ہم یہ کرتے ہیں کہ کیا یہ غیر منصفانہ حکم نہیں ہے کہ طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ اور عورت اس اختیار سے محروم ہے اور کئی عورتوں کی زندگی خراب ہو جاتی ہے۔ مرد ان کو اپنے گھر آباد بھی نہیں کرتے اور طلاق بھی نہیں دیتے اور عورت بچاری طلاق کے انتظار میں تمام زندگی کڑھتی رہتی ہے

خلاصہ: جس طرح متعہ کو شریف طبع پسند نہیں کرتی اسی طرح طلاق کو بھی شریف طبقے پسند نہیں کرتے لہذا دونوں کو حرام ہونا چاہیئے تھا۔ نیز ابتدائے اسلام میں جن عورتوں اور مردوں کے لیئے متعہ حلال ہوا تھا کیا وہ شریف نہیں تھے اگر نہیں تھے تو کیا تھے۔

جواب ۳: متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے

ارباب انصاف۔ متعہ کے لئے شریعت نے مرد اور عورت کو مجبور نہیں کیا کہ وہ ضرور متعہ کریں بلکہ متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور امیر یا غریب کا اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ معاشرہ میں زنا ہر قسم کے لوگوں میں مردوں اور عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ شریعت پاک نے زنا سے بچنے کے لیے متعہ کو ذریعہ بنایا ہے مرد اور عورت خواہ دونوں امیر طبقے سے یا غریب طبقے سے ہوں یا ان میں ایک امیر اور ایک غریب ہو بجائے زنا کرنے کے وہ نکاح متعہ کر لیں جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ باقی ہر مرد یا عورت کے لیے اپنے اپنے حالات ہیں اگر متعہ کو ان کی طبیعت پسند نہیں کرتی تو وہ متعہ نہ کریں کیونکہ متعہ کوئی واجب یا فرض تو نہیں ہے کہ جس کا کرنا ضروری ہے بات صرف اتنی ہے کہ اگر شرائط کے ہوتے ہوئے کسی مرد یا عورت نے متعہ کیا ہے۔ تو اس کو زنا نہیں کہا جا سکتا۔ ارباب انصاف متعہ کی حرمت کو اچھا لینے والا اور اس کے خلاف بدزبانی کرنے والا درحقیقت خدا اور رسولؐ کے خلاف بدزبانی کرتا ہے اگر متعہ کوئی غلط یا بری شے تھی اور بے غیرتی اور بے حیائی تھی تو خدا اور رسولؐ نے اس بے غیرتی کو صحابہ کرام کی بہنوں اور بیٹیوں کے لیئے جائز کیوں قرار دیا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۵واں گولہ

شیعوں کے خلاف جھوٹ بولنے سے شرم نہ کرنا اور ان پر تہمتیں لگانا

کتاب اہلسنت حرمت متعہ صفحہ ۱۳۰ محمد علی جانباز میں لکھا ہے کہ فقہ جعفریہ
کے نفاذ سے متعہ کی آڑ میں بازار حسن کھل جائے گا صفحہ ۱۳۱ متعہ نے ملت جعفریہ
کی اشاعت میں بڑا حصہ لیا ہے متعہ کی وجہ سے مغل شہنشاہ اکبر سے لے کر
آخری تاجدار تک سب نے شیعیت کی سرپرستی فرمائی صفحہ ۱۴۴ جتنے بدکاری
کے اڈے چکلے میں ان سب کے لائسنس شیعہ مذہب کے نام پر حاصل کئے جاتے ہیں

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ جھوٹ بولنا منافق کی نمایاں نشانی ہے

ارباب انصاف مولوی محمد علی جانباز صاحب دام ظلہ العالی اس معاویہ کے پیروکار
ہیں جو منبر پر بیٹھ کر حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا تھا اور جھوٹ بولتا تھا تم
تم فقہ جعفریہ کی بات کیوں کرتے ہو، تم فقہ حنفیہ کا نفاذ کرو اور اپنی
ماؤں بہنوں کیلئے حلالہ کی منڈی کھول لو تم اس یزید بن معاویہ کو چھٹا
خلیفہ مانتے ہو جو محارم سے زنا کرتا تھا اور ثبوت کے لئے ہمارا
رسالہ کردار یزید ملاحظہ فرمائیں۔ اور شیعوں کی سرپرستی کسی مغل
بادشاہ نے نہیں کی بلکہ وہ تو شیعوں کے مخالف تھے اگر
اکبر بادشاہ وغیرہ نے شیعوں کی سرپرستی کی ہوتی۔ تو
ہند و پاک میں کوئی سگ کلاب بنو امیہ سے باقی نہ
رہتا اور چکلے کے لائسنس کا تم ہمیں طعنہ دیتے ہو
مولانا جو عورتیں چکلے میں کام کرتی ہیں وہ تمہاری ماؤں

بہنوں سے ہزار درجہ افضل ہیں کیونکہ وہ ایک معین جگہ
میں برائی کرتی ہیں۔ مگر تمہاری خواتین گلی گلی اور کوچے کوچے بغیر
کسی لائسنس کے ہندہ بن عتبہ مادر معاویہ اور سمیہ مادر زیاد اور
صعبہ مادر طلحہ اور زرقاء مادر حکم بن عاص کے مبارک مشن کو چار
چاند لگاتی ہیں۔ مولانا جانباز صاحب تم ان پیروں کے پیروکار ہو جو
اتنے گندے تھے کہ ان کو بازار حسن کی کنجریاں بھی نہیں مانتی علامہ صاحب
کنجریاں صاف صاف کہتی ہیں کہ مولوی محمد علی جانباز کے پیروں میں اور
ہم میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا اپنے جیسے گنہگاروں کو ہم اپنا مرشد کیوں مانیں
ارباب انصاف۔ محمد علی جانباز اور اس قماش کے دوسرے مولانا صاحبان
کو زنا، ہیرا منڈی، اور کنجریاں اور لائسنس کی بہت معلومات ہیں،
مگر حلالہ کی غلاظت اور علت المشائخ کی قباحت جو کہ معاویہ خیلوں
کا طرۂ امتیاز ہے اگر ان سے زنا کا تقابل کریں تو حلالہ اور
علت المشائخ کا قباحت میں پلڑا بھاری ہے

صفحہ ۱۳۳ میں اس جانباز نے اپنے مخاطب مولانا السید خادم حسین بخاری مرحوم
کو ان الفاظ میں خطاب فرمایا ہے کہ متعہ کے نام سے زندگی میں جتنی
بدکاریاں کی ہیں یا اپنے خاندان کی عورتوں سے کروائی ہیں تو ان سے
توبہ کرو۔ ارباب انصاف، اختلافی مسائل اپنی جگہ مگر غور کرو کہ
بخاری مرحوم قوم سادات سے ہیں اور محمد علی جانباز ایک چوہڑا
چمار، اور کس طرح سادات خاندان کی خواتین کی طرف بدکاری
کی نسبت دی ہے، جانباز کے دل میں اسی طرح بغض علیؑ ہے
جس طرح اس کے مرشد معاویہ کے دل میں تھا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی حرب کا ۴۲واں گولہ کہ متعہ بڑی عبادت ہے پس شیعہ اپنی لڑکیاں سنیوں کو پیش کریں
کتاب اہلسنت تحقیق متعہ از قلم مفتی بشیر احمد پسروری ناشر کتب خانہ رشیدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ ص۲۶ میں لکھا ہے۔ کہ غیر شیعہ مرد سے متعہ کرنے کی صورت میں اس عظیم ترین عبادت پر شیعہ مومنہ سات سو گناہ زائد اجر کی مستحق ہوگی ص۲۷، اگر متعہ واقعی حلال ہے تو مجتہدین اور ذاکرین میں سے کتنے ہیں جن کی حسین و جمیل خوبصورت، نوجوان بہو بیٹیوں نے متعہ خانے کھول رکھے ہیں جب بڑی عبادت ہے تو ماتم اور نوحہ کی طرح اسے بھی علی الاعلان سر بازار کرنا چاہیے ہے کوئی سیاہ لباس پہننے والا مجاہد جو اس کمی کو پورا کرے۔ ص۳۸، اگر کوئی نیک سیرت، رحم دل شیعہ عورت تقیہ کر کے سنی نوجوان سے متعہ کرے۔ تو اس کو سات سو متعہ کا درجہ ملے گا۔ نوٹ! اس علامہ نے بھی تحقیق متعہ ۸۰ صفحات کا ایک رسالہ لکھ کر اپنی تحقیق کی چکی میں بیچارے شیعوں کو پیسنے کی ناکام کوشش فرمائی ہے اور اپنے دل کا ابال خوب نکالا ہے۔ مگر مثل معروف ہے کہ گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا۔ یہ لوگ چودہ سو سال گزر گئے اسلام میں پہلی ممتوعہ ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن حضرت اسماء کے متعہ میں انگیٹھی گرم کروانے کی صفائی نہیں دے سکے اور اب ہم مذکورہ تحریر کی دھجیاں اڑا کرتے

ہیں جس کے پڑھنے سے امیر معاویہ یونیورسٹی کے تمام علماء فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ کے مصداق نظر آئیں گے۔

جواب: بقول اہلسنت گائے دن رات اور اللہ پر ایمان لانا برابر ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص۲۶۳ کتاب نکاح میں لکھا ہے
لیس لنا عبادة شرعت من عهد آدم الی الآن ثم تستمر فی الجنة الا النکاح والایمان۔ اما کونه عبادة فی الدنیا انما هو لکونه سببا لکثرة المسلمین
ترجمہ، احناف کی مایہ ناز ہستی علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ سے لے کر اب تک اور پھر جنت میں بھی جاری رہنے والی کوئی عبادت نہیں سوائے نکاح اور جماع کے اور ایمان کے، اور نکاح کا سوائے ایمان کے دنیا میں بے مثال عبادت ہونا اس لیے ہے کہ یہ جماع کرنا مسلمانوں کی تعداد بڑھ جانے کا بہت بڑا سبب ہے

مولوی بشیر اور اس کے پیر بھائیوں کو دعوت فکر

ملاں بشیر نے شیعوں کو طعنہ دیا ہے ان کے مذہب میں متعہ عبادت ہے لہٰذا خواتین شیعہ سنی نوجوانوں سے متعہ کر کے اس عبادت کا سات سو گناہ ثواب حاصل کریں اور ہماری گذارش ہے مولانا صاحب متعہ بھی مثل نکاح ہے اور آپ کے مذہب میں نکاح اور جماع بے مثال عبادت ہے کیونکہ اس سے کثرت اہل اسلام ہوتی ہے لہٰذا ہم بھی جناب کی اور آپ کی عظیم قوم

کی خدمت میں ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں کہ اپنی جوان اور باکرہ لڑکیاں ہمارے ملنگوں اور ذاکروں کی خدمت میں نکاح کیلئے پیش فرما دیں تاکہ کلمہ شریف پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہو سکے۔

گولہ ۲: اہل خیر کو اپنی لڑکی پیش کرنا سنت فاروق اعظم ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۳ کتاب نکاح باب عرض الانسان ابنته او اخته علی اهل الخير کہ اہل خیر کو اپنی بہن یا بیٹی نکاح کے لئے پیش کرنا فقال عمر بن الخطاب أتيت عثمن فعرضت عليه حفصة۔ مذکورہ باب میں یہ لکھا ہے خلیفہ زادہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتا ہے کہ جب میری بہن حضرت حفصہ کا شوہر خنیس مر گیا تو میرے ابا جی نے بتایا کہ میں اپنے دوست عثمان بن عفان کے پاس آیا اور میں نے حفصہ کو اس کی خدمت کے لئے پیش کیا اس نے بھی قبول نہ کیا۔ نوٹ: مولوی پسروری نے شیعوں کو مشورہ دیا ہے کہ متعہ اگر عبادت ہے تو سر بازار کرنا چاہیئے اسی علامہ اور اسی کے پیر بھائیوں کو شیعوں کی طرف سے یہ مشورہ ہم بھی پیش کرتے ہیں کہ اہل خیر کو بیٹی پیش کرنا اگر اچھا کام ہے تو تم سب ذریت روحانی حضرت عمر اپنی لڑکیوں کو میک اپ کروا کر ٹیکسی کی چھت پر بیٹھا کر لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کریں کہ یا اہل الخیر رشتہ حاضر ہے اس طرح آپ کو جوان بھی اچھے ملیں گے اور سنت حضرت عمر بھی دنیا میں زندہ رہے گی اور اہل اسلام کی تعداد بھی زیادہ سے زیادہ ہو گی۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۷واں گولہ کہ متعہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں متعہ سے ولی کا درجہ ملتا ہے

آرباب انصاف: علامہ محمد علی جانباز نے اپنی کتاب حرمت متعہ میں اور ملاں بشیر پسروری نے اپنے رسالہ تحقیق متعہ میں اور حسن سہروردی نے اپنے رسالہ حرمت متعہ میں اور مولوی فیض احمد اویسی نے اپنے رسالہ متعہ یا زنا میں فضائل متعہ جمع کرنے کی بہت کوشش فرمائی ہے اور اسی قماش کے دوسرے تمام علماء نے بھی اس موضوع میں خوب طبع آزمائی فرمائی ہے علامہ اویسی اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۵ میں فرماتے ہیں کہ فیصلہ کن بات ہے اگر متعہ کا اتنا بہت بڑا ثواب ہے کہ دیگر عبادات سے بڑھ کر ہے تو شیعہ اپنے آپ کو ابن المتعہ یعنی متعہ کی اولاد کہلوانے سے کیوں جھجکتا ہے اور فقیر انعام پیش کرنے کو تیار ہے کسی ایک مشہور اخبار میں ایک بار اپنے آپ کو متعہ کی اولاد کا اعلان کرے۔ شیعہ پارٹی خود سوچے کہ جب متعہ ثواب کا کام ہے تو پھر اس سے عار و ننگ کیوں ارباب انصاف ہمارے سنی بھائیوں کا یہ مایہ ناز اعتراض ہے اور اب ہم اسی کی اسی طرح چیر پھاڑ کرتے ہیں کہ مدرسہ ہندہ بن عتبہ کے سند یافتہ علماء کو شاید کچھ ہوش آ جائے افسوس ہے ۱۴ سال زمانہ رسالت میں متعہ حلال رہا ہے سنی بھائی بتا سکتے ہیں کہ کتنے صحابہ کرام نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد متعہ ہیں حلالہ ابھی تک جاری ہے کتنے سنیوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد حلالہ ہیں ہم کئی بار وضاحت کر چکے ہیں کہ متعہ خدا اور رسول نے صحابہ کرام کیلئے حلال فرمایا تھا لہذا متعہ کوئی خراب شئے نہیں ہے۔

جواب: مذہب وکلا صحابہ میں زنا کی فضیلت کہ اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے حوالہ اگر غلط ہے تو عدالت مجھے کھڑا کر کے گولی مار دے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ الحد الخامس راغب اصفہانی

قال قدامة اولاد الزنا انجب لان الرجل يزنى بشهوة ونشاط فيخرج الولد كاملا وما يكون عن حلال فعن تصنع الرجل الى امرأته۔

ترجمہ: امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت قدامة فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جو حلال طریقے سے اولاد ہوتی ہے وہ اس خوبی سے محروم ہوتی ہے۔

وکلا صحابہ کرام آنکھیں کھولیں تاکہ حقائق کی روشنی سے تمہارا دل منور ہو

علامہ اویسی کو مع انکے پیر بھائیوں کے ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے تو کوئی بھی اہلسنت کا عالم دین علامہ اویسی کا عقیدت مند کسی مشہور اخبار میں اعلان فرما دیں کہ میں اولاد حلالہ ہوں البتہ اولاد زنا ہونے کا صرف ایک ذات گرامی نے اقرار فرمایا ہے جو کہ بکا اہلسنت خال المومنین امیر معاویہ کا بھائی حضرت زیاد بن ابی سفیان ہے۔

علامہ اویسی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۲۱ میں یہ بھی لکھا ہے کہ متعہ کو جو کہ زنا ہے نکاح میں اس لئے داخل کیا جاتا ہے کہ زنا کی بہار سے گلستان تشیع مہکتا چہکتا رہے جواباً عرض ہے کہ اویسی کے مذہب میں تو اولاد زنا اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے پھر وہ کس منہ سے زنا کی مذمت کرتے ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۸واں گولہ کہ شیعہ متعہ کے مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں

اہلسنت کی معتبر کتاب "ہم سنی کیوں ہیں" صفحہ ۲۱۲ از قلم حافظ مہر محمد میانوالی میں لکھا ہے میں (حافظ مہر محمد) شیعوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر ان میں ذرہ بھر ایمان کی رمق ہے اور وہ متعہ کو کارِ ثواب جانتے ہیں تو کیا وہ مستوراتِ اہلبیت کی مثالیں کم از کم ایک ہی معتبر اپنی کتاب سے پیش کر سکتے ہیں اگر ثابت کر دیں تو جیسا ورنہ اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں۔ ورنہ آپ شیعہ ہرگز نہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (ادبکا انتہا) اس حافظ مہر کا آپ نے چیلنج پڑھ لیا اور اب ہم اس اولاد حلالہ بیہودہ کا ری ضرب لگاتے ہیں کہ اسے قبر میں بھی سکون نہیں آئے گا اور اس کی دلیل کی وہ دھجیاں اڑاتے ہیں کہ ہندہ بن عتبہ کالی کی رصد گاہ میں بیٹھنے سے اس کو دن کے وقت تارے نظر آئیں گے۔

افسوس اس ملاں کی عقل پر جب امام اعظم نے نکاح حلالہ کے جواز کا فتویٰ دیا تھا تو کیا اپنی ماں یا بہن یا بیٹی کا حلالہ نکلوایا تھا اور جب حضرت عمر نے "متعتان کانتا فی زمن رسول" کے الفاظ سے حلیت متعہ کی گواہی دی تھی کیا اس گواہی سے پہلے اپنے خاندان کی کسی خاتون سے متعہ کروایا تھا سب سے پہلے متعہ کے حلال ہونے کا رسول پاک نے ارشاد فرمایا تھا اور اصحاب نے اس کی حلیت کو امت کے لئے بیان کیا ہے پس متعہ پر تنقید گویا خدا اور اس کے رسول پر تنقید ہے۔

جواب ۲۔ مولانا مہر محمد صاحب کو منصفانہ مشورہ کہ ختنہ بنات کے مبارک عمل کا وہ اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ صفحہ ۵۵ ج ۱ باب الغسل ۔

قولہ والتقاء الختانان ۔ الختانان موضع القطع من الذکر والفرج وھو سنۃ للرجل مکرمۃ لھا اذ جماع المختونۃ الذ فی نظم الفقہ سنۃ فیھما ترجمہ ۔ ختانان وہ مقام ہے کہ مرد اور عورت کے ختنہ کے وقت جہاں سے کچھ گوشت کاٹا جاتا ہے اور یہ ختنہ مرد کے لئے سنت ہے اور عورت کے لئے شرف ۔ کیونکہ ختنہ شدہ عورت سے جماع کرنے میں زیادہ لذت ہے اور نظم الفقہ میں لکھا ہے کہ ختنہ عورت اور مرد دونوں کے لئے سنت ہے

نوٹ ۔ ہم حضرت حافظ مہر محمد کو چیلنج کرتے ہیں اگر ان میں ذرہ بھر ایمان کی رتی ہے اور وہ ختنہ کو کار ثواب اور سنت جانتے ہیں مرد اور عورت دونوں کے لئے تو کیا وہ اپنی کتابوں سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اصحاب ثلثہ نے اپنی اور اپنی بیٹیوں کے ختنے کروائے تھے ۔ بصورت دیگر وہ اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح فرما دیں ۔ اگر ختنہ عورت کے لئے سنت ہے اور آپ نے اپنی ماں یا بہن اور بیٹی کا ختنہ نہیں کروایا تو آپ ہرگز اہلسنت نہیں ہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانا جہنم ہے ۔ متعہ میں مستورات اہلبیت کی مثالیں نہیں ملتی البتہ ابو بکر کی بیٹی اسماء نے اور عمر کی بہن عفرا نے متعہ والی عبادت فرمائی ہے ۔

جواب ۳ ۔ وکلا صحابہ کا عقیدہ کہ زنا کی اولاد حلالی اولاد سے بہتر ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب حد اثر استقصاء الافہام طبع ۔

قال اولاد الزنا نجب لان الرجل یزنی بشھوتہ ونشاطہ فیخرج الولد کاملا وما یکون من الحلال فمن تصنیع الرجل الی المرأۃ ولھذا کان عمرو بن العاص ومعاویۃ ابی سفیان من دھاۃ الناس ۔

ترجمہ ۔ امام اہلسنت قطب الدین محمد بن مسعود بن مصلح الشیرازی کہ جس نے ۷۱۰ھ میں ۷۶ سال کی عمر میں شہر تبریز میں وفات پائی ہے اس وکلا صحابہ کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ زنا کرنے والا پوری شہوت اور نشاط سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اسی لئے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص بہت بڑے دانا اور عقلمند اور سیاستدان تھے ۔

نوٹ از ربانی انصار ۔ حافظ مہر محمد اور اس کے بیر بھائیوں کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ بقول تمہارے علماء کے اولاد زنا زیادہ اچھی ہے کیا آپ کے صحابہ کرام نے بھی اور آپ کے مشائخ عظام نے بھی عقلمند بچے پیدا کرنے والے اس نسخہ پر عمل کیا ہے ۔ جناب حافظ آپ کی ذات بھی بڑی نجیب ہے اور آپ ماشاء اللہ بڑے عقلمند ہیں کیا آپ کی والدہ نے بھی ہند بن عتبہ کی طرح بچے نجیب پیدا کرنے والے نسخے کو استعمال فرمایا تھا اگر کسی نے کہا کہ متعہ اچھی چیز ہے آپ نے فٹ کہا کہ کیا مستورات اہلبیت کی مثال ملتی ہیں اس بابت ہم کہتے ہیں کہ جنہوں نے زنا کو نجیب بچے پیدا کرنے کا ذریعہ سمجھا ہے کیا ان کی خواتین اسی طرح نجیب بچے پیدا کرتی ہیں ۔ کیا تمہارے علماء کی نجابت کا یہی راز ہے ۔

متعہ میں کس طرح کا مسلمانوں میں اختلاف ہے

ارباب انصاف! اہل تشیع اور اہلسنت میں متعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ اہلسنت فرماتے ہیں، آغاز اسلام میں متعہ چند شرائط کے ساتھ حلال تھا اور بعد میں رسول پاک نے متعہ کو حرام فرما دیا ہے اور اہل تشیع فرماتے ہیں، کہ جس طرح زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا اسی طرح یہ قیامت تک حلال ہے، اور متعہ کو منع بتانے والی روایات معتبر نہیں ہیں

اس لئے جواز متعہ میں بعض سنی علماء بھی شیعوں سے متفق ہیں۔

فضائل متعہ میں شیعہ اور سنیوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے

اہلسنت احباب متعہ کو حرام جانتے ہیں اور اس کی کسی بھی فضیلت کو صحیح نہیں مانتے اور اہل تشیع اور بعض علماء اہلسنت متعہ کو حلال مانتے ہیں مباح اور جائز مانتے ہیں اور متعہ کے فضائل میں راویان اخبار نے جو مبالغہ فرمایا ہے اس کو وہ قبول نہیں فرماتے کیونکہ فضائل متعہ بتلانے والی روایات بلا سند ہیں اس لئے غیر معتبر ہیں، کسی شئی کے فضائل زیادہ نہ ہونا اور بات ہے اس کا حرام ہونا اور بات ہے۔ اور خلط مبحث کرنا علماء اور فضلاء کا کام نہیں ہے، ابتدا اسلام میں خدا اور رسولؐ نے صحابہ کرام اور انکی ماں، بہن اور بیٹیوں کیلئے جو متعہ حلال فرمایا تھا فضیلت متعہ سے ہٹ کر ہم کہتے ہیں کہ وہی متعہ اسمآ بنت ابی بکر اور عمر کی بہن عفرا وغیرہ تمام اہل اسلام کیلئے قیامت تک حلال اور مباح ہے، عبادت نہ ہو مگر برا کام اور زنا نہیں ہے۔

کیا سنی علمائے نے اپنے سب فتووں پر عمل فرمایا ہے

حافظ محمد عثمانی وغیرہ کا شیعوں پر یہ اعتراض کرنا کہ اگر متعہ حلال ہے تو وہ مستورات اہلبیتؑ کی مثالیں پیش کریں یا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ کیا سنی علمائے نے اپنے ہر فتوے پر عمل کیا ہے، سنی بھائیوں کی چار فقہ ہیں اور ان کے علماء کا ہزاروں مسائل میں اختلاف ہے، کتاب اہلسنت المعارف ص۲۱۲ ذکر اصحاب الرأی میں لکھا ہے کہ کتنی شرمگاہیں جو حرام تھیں اور امام اعظم ابو حنیفہ کے فتوے نے ان کو حلال کر دیا ہے حافظ مہر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ان کے امام اعظم کے گھر کی خواتین سے امام صاحب کے فتووں پر عمل کا افتتاح ہوا ہے، کیا امام صاحب نے اپنے فتووں پر خود عمل کیا ہے یا ان کے کسی بیٹے نے۔

سنی فقہ کے چند فتوے جن پر حافظ مہر کو فخر ہے

سنی فقہ میں منی پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص۱۴۵ ج۱ باب حکم المنی میں لکھا ہے کہ منی پاک ہے اور ایک قول ہے کہ اس کا کھانا بھی حلال ہے جناب حافظ مہر محمد صاحب تم اس فتوے پر اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کرو، ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے منافق اور جہنمی ہے اور بخاری شریف باب غسل خون حیض میں جو آپ کے علمائے نے عائشہ سے رپورٹ پیش کی ہے کہ خون حیض کو تھوک سے پاک کیا جا سکتا ہے کیا جناب کے گھر کی خواتین اس فتوے پر عمل کرتی ہیں

سنی فقہ میں ہے، کہ نجاست چاٹنے سے محل نجس پاک ہو جاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان جلد ۱ صفحہ ۱۱ کتاب الطہارۃ میں لکھا ہے کہ اگر انسان کے بعض اعضاء پر نجاست لگی ہے (مثال کے طور پر شرمگاہ پر لگی ہے) اور آدمی اس کو چاٹ لے تو محل نجس پاک ہے علامہ حافظ مہر محمد عثمانی کو دعوت فکر ہے کہ تم اس فتوے پر اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کرو۔ ورنہ تو اہلسنت نہیں منافق ہے اور تیرا ٹھکانہ جہنم ہے

سنی فقہ میں ہے، کہ گائیڈ ان سن ٹن بحالت نماز جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح کنز الدقائق منقول از استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام صفحہ ۳۰۹ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی سنی حالت نماز میں شرمگاہ کے علاوہ مثلاً رانوں میں عورت سے جماع کرتا ہے اور اس کو انزال نہیں ہوتا تو اس مبارک کام سے نماز باطل نہیں ہے۔ ہم اعلیٰ حضرت حافظ مہر محمد کو عرض کرتے ہیں کہ اس فتوی پر عمل کرنے میں اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح فرماویں۔ ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے۔ منافق ہے۔ تم نے شیعوں کو مسئلہ متعہ میں اسی طرح منافق لکھا ہے اس کا جواب آپ کو مل گیا ہے اور تو اگر بچھو کی طرح دوبارہ پلٹے گا تو تیری خدمت کے لئے بیچارا جوتا حاضر ہے۔ عثمانی صاحب تمہارے مذہب میں طلاق اور حلالہ جائز ہے کیا آپ کی تمام خواتین طلاق لے چکی ہیں اور پھر نکاح حلالہ والی عبادت کر چکی ہیں۔ آلِ رسول ص کی خواتین کا نازیبا الفاظ سے ذکر کرنا تیرے جیسے بچہ ہر جایا اور ولد حرام کا کام ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۹واں گولہ کہ متعہ کرنے والے کو اماموں کا درجہ نبی پاک کا درجہ ملتا ہے

کتاب اہلسنت تحقیق متعہ صفحہ ۱۴۱، از قلم ملاں بشیر احمد پسروری اور کتاب اہلسنت حرمتِ متعہ صفحہ ۲۹۲ از مولوی محمد علی جانباز بانی جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ میں لکھا ہے کہ شیعوں کی تفسیر منہج الصادقین میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے گا وہ امام حسن کا درجہ پائے گا حتی کہ جو چار مرتبہ متعہ کرے گا وہ نبی پاک ص کا درجہ پائے گا تمام محققین اہلسنت اس روایت سے حرمت متعہ پر دلیل لا کر اپنی علمی قابلیت کا جنازہ نکالتے ہیں اور اب ہم اس دلیل پر عدل و انصاف سے مبارہ کر تبصرہ کرتے ہیں اور اپنے سنی دوستوں کو دعوتِ انصاف دیتے ہیں

جواب: اہلسنت کی فقہ میں اولادِ زنا کو قضات اور امامت کا درجہ مل سکتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب التوضیح والتلویح صفحہ ۵۵۰ فصل نہی اما من الحسیات عربی عبارت اسی رسالہ کے صفحہ میں مذکور ہے اب ترجمہ حاضر خدمت ہے، امام اہلسنت علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ دین اور دنیا کے معاملات میں اولاد حلال سے اولاد زنا میں زیادہ صلاحیت ہے اور اسی لیے اولاد زنا ان تمام کرامات اور درجات کا حق رکھتی ہے جو اولاد حلال کو حاصل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً من قبول عبادتہ و شہادتہ و قضائہ و امامتہ و غیر ذالک اولادِ زنا کی عبادت اور شہادت قبول ہے۔

اور اولاد زنا کا قاضی ہونا اور امام ہونا بھی صحیح ہے اور دغیر ذالکؒ اس جملہ میں ولایت اور خلافت کی گنجائش بھی ہے۔

اگر مذکورہ حوالہ غلط ہو تو عدالت ہمیں گولی مار دے

ارباب انصاف مولوی محمد علی جانباز کو دعوت فکر ہے کہ علامہ صاحب آنکھیں کھولیں اور اپنے علماء کی تحقیقات پہ ناز فرمائیں جناب نے متعہ پر تنقید فرمائی ہے کہ متعہ کرنے سے امام پاک کا امام حسن یا امام کا درجہ ملتا ہے اور جواباً ہم جناب سے گذارش کرتے ہیں کہ متعہ تو وہ نکاح ہے جو آغاز اسلام میں خدا اور رسول ؐ نے صحابہ کرام اور ان کی ماں بہن کے لئے حلال فرمایا تھا اور اس نکاح سے جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے بیٹا عبداللہ جنا تھا اور انگلیاں گرم کروانے کے حوالہ جات اسی اسماء کے متعہ کے بارے آتے ہیں۔ صحیح متعہ تو ایک وقت اہلسنت بھی حلال مانتے ہیں اور اولاد حلال کو خدا نے ہر قسم کے شرف عطا فرمائے ہیں مگر افسوس ہے علامہ جانباز کے مذہب پر کہ جس میں اولاد حلال اور اولاد زنا کو مرتبہ امامت میں برابر حقوق دیئے گئے ہیں اور جس طرح جناب ابوبکر اور حضرت عمر امام اور خلیفہ تھے اسی طرح اولاد زنا بھی امام اور خلیفہ ہو سکتے ہیں اور علامہ جانباز صاحب صفائی پیش فرمادیں کہ اولاد زنا کس طرح حضرت ابوبکر اور جناب عمر کے درجے کو پا سکتے اور امامت و خلافت کے عہدے پہ فائض ہو سکتے ہیں اور اگر یہ سب کچھ تمہارے مذہب میں قبول ہے تو پھر شیعوں پر کس چیز کا اعتراض ہے

جواب قرآنی فیصلہ ہے کہ نبی پاک کی اطاعت کرنے والے انبیاء کے ساتھ اور نکاح متعہ بھی نبی کریم کی اطاعت ہے

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ذالک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما۔

پ ۵ آیت ۶۹-۷۰ سورۃ نساء

ترجمہ۔ اور جو شخص خدا اور رسول ؐ کی اطاعت کرتا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام فرمایا ہے اور وہ لوگ انبیاء ہیں صدیقین ہیں اور شہدا اور صالحین ہیں اور یہ لوگ رفاقت میں اچھے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر سنیوں کے امام ابن کثیر کی زبانی سنیئے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص جا النساء آیت ۶۹

ومن یطع اللہ الخ ای ومن عمل بما امرہ اللہ بہ ورسولہ وترک ما نہاہ اللہ عنہ ورسولہ۔

جو شخص عمل کرے ساتھ اس فرمان کے جو خدا اور رسول ؐ نے دیا ہے اور ترک کرے اس کام کو جس سے انہوں نے منع فرمایا ہے۔

فان اللہ یسکنہ دار کرامتہ ویجعلہ مرافقا للانبیاء

پس اللہ پاک ایسے شخص کو جنت میں ٹھہرائے گا اور اس کو اپنے انبیاء کا ساتھی اور رفیق بنائے گا۔

نکاح کے فضائل نبی پاکؐ کی مبارک زبان سے اور تزویج اور متعہ دونوں نکاح ہیں اور یہ نبی پاکؐ کی اطاعت ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۳ ج۳، کتاب النکاح باب کثرت النساء
عن سعید بن جبیر قال قال لی ابن عباس هل تزوجت قلت لا
قال فتزوج فان خیر هذه الامة اکثرها نساء۔
ابن عباسؓ نے سعید بن جبیر سے فرمایا کہ تم نے شادی کی ہے اس نے عرض
کیا کہ نہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ شادی کرو اس امت میں زیادہ اچھا
وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔
نوٹ:۔ کتاب اہلسنت کنز العمال ص منقول از تشیید المطاعن ص۱۲۲۱
میں لکھا ہے کہ ابن عباس کے حق میں حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں گواہی
دیتا ہوں انک تنطق من بیت نبوۃ کہ تو بیت نبوت سے بولتا ہے۔
ابن عباس کا زیادہ ازواج والے کو خیر الناس کا تمغہ دینا یہ بقول عمر
صاحب کے بیت النبوۃ کا فیصلہ ہے۔

نکاح اور زیادہ بیویاں کرنا سنت نبیؐ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۲۴۳ ج۸ کتاب النکاح
عن النبی النکاح من سنتی۔ و تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم
نبی پاکؐ نے فرمایا کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری اس سنت
پر عمل نہ کیا وہ میرا پیروکار نہیں ہے اور تم شادی کرو میں تمہاری تعداد کے
زیادہ ہونے پر قیامت کے دن باقی تمام امتوں پر فخر کروں گا۔

متعہ نکاح ہے اور متعہ کرنے والا نبی پاکؐ کی اطاعت کرتا ہے اور قرآنی فیصلہ ہے کہ نبیؐ کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیاء کا ساتھی ہے

از انوار النعمانیہ، منہج الصادقین کی بلا سند ضعیف غیر معتبر روایت کو لے کر جواز
متعہ پر یوں تنقید کی جاتی ہے کہ متعہ کرنے والا امام اور نبی کے درجہ کو
پا سکتا ہے اور اس کے جواب میں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ درجہ کو پانے کا یہ
مطلب نہیں ہے کہ متعہ کرنے والا معاذ اللہ امام یا نبی ہو جاتا ہے بلکہ
اس کا وہی مطلب ہے جو مذکورہ آیت میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ متعہ کرنا، اور زنا نہ کرنا۔ یہ خدا اور رسولؐ کی اطاعت
ہے اور خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیاء اور صدیقین
اور شہداء کے درجہ میں ہوگا یعنی ان کا رفیق اور ساتھی ہوگا۔
پس نکاح متعہ کرنے والا اور زنا کو ترک کرنے والا جنت میں
انبیاء و اولیاء اور صلحاء کے درجے میں ہوگا یعنی ان کا ساتھی
اور رفیق ہوگا اور اس بات میں کیا حرج ہے یہ نظریہ تو قرآن پاک
نے پیش فرمایا ہے۔ سورہ نساء کی آیت ۶۹، ۷۰ کو غور سے پڑھا
جائے، متعہ کرنے والا خدا اور رسولؐ کا باغی نہیں ہے اور ذات
متعہ میں کوئی بے حیائی بے شرمی اور بے غیرتی بھی نہیں ہے ورنہ
اللہ پاک اس کو اصحاب نبی صحابہ کرام کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں
کے لئے ہرگز حلال نہ فرماتا اور امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ ابتداء
اسلام میں اللہ نے خواتین اسلام اور اصحاب باوفا کے لئے حلال
فرمایا تھا اور اصحاب باوفا کے مباح کیا تھا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۳۰واں گولہ کہ متعہ کرنے والے میاں بیوی ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے گناہ گرتے ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ صفحہ ۲۱۹ از محمد علی جانباز اور کتاب اہلسنت تحقیق متعہ صفحہ ۲۲۴ از بشیر احمد پسروری میں لکھا ہے کہ شیعوں کی کتاب منہج الصادقین میں اور ان کی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب المتعہ میں لکھا ہے کہ نکاح متعہ کے بعد جب عورت مرد ایک دوسرے کو ہاتھ سے مس کرتے ہیں تو ان کے گناہ گرتے ہیں اور ان کے اعمال حسنہ میں زیادتی ہوتی ہے مقصد شیعوں کے مخالف کا یہ ہے کہ بھلا متعہ سے کس طرح گناہ گرتے ہیں۔

جواب ملاحظہ ہو،

سنیوں کے عقیدہ میں نکاح سے گناہ مٹتے ہیں۔

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال صفحہ ۲۳۸ جلد ۸ کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور وہ اپنے شوہر کی طرف دیکھتی ہے تو خدا ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے

فاذا اخذ بکفہا تساقطت ذنوبہما من خلال اصابعہما

اور مرد جب اپنی بیوی کے ہاتھ سے پکڑتا ہے تو انگلیوں سے ان کے گناہ گرتے ہیں

اہل انصاف، متعہ مثل نکاح ہے اور شیعہ سنی دونوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نکاح سے اور میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے گناہ گرتے ہیں اور اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے اور کسی مولانا کا اس پر مذاق کرنا باعث تعجب ہے۔

جواب ۲ سنی مذہب میں عورت مرد کا ایک دوسرے کے مقام شرم کو ہاتھ لگانا بڑا ثواب ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خاں کتاب الحظر صفحہ ۴۰۹ جلد ۴

لا باس للرجل ان یمس فرج امرأتہ وکذالک المرأۃ لا باس ان تمس فرج زوجہا لکی تتحرک قال ابو یوسف سألت اباحنیفہ رحمۃ اللہ عن ہذا قال لا باس بہ وارجو ان یعظم اجرہما۔

اگر مرد عورت کے مقام شرم کو مس کرے اور عورت مرد کے مقام شرم کو مس کرے تاکہ سٹارٹ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد معظم امام اعظم ابو حنیفہ سے اس مسئلہ کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملے گا۔

نوٹ اہل انصاف، متعہ مثل نکاح ہے اور جس طرح نکاح کے فضائل ہیں اسی طرح متعہ کے فضائل ہیں اور اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے اور میاں بیوی کا ایک دوسرے سے پیار کرنا وہ عبادت ہے جو دوسری عبادات میں داخل ہو جاتا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے مثلاً سنی بھائیوں کی صحیح بخاری کتاب الصوم میں جزء ۳ طبع مصر میں لکھا ہے کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ روزہ کی حالت میں نبی پاکؐ اپنی بیویوں کو بوسہ دیا کرتے تھے بھی تھے اور پیار بھی کرتے تھے اور مشکوٰۃ باب الصوم میں لکھا ہے کان یمص لسان عائشہ فی الصوم کہ رسول پاکؐ روزہ کی حالت میں عائشہ کی زبان چوستے تھے بیوی متعہ سے ہو یا نکاح سے ہو اس کو پیار کرنا عبادت اور سنت رسولؐ ہے

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۳۱ واں گولہ کہ متعہ اللہ کی رحمت ہے، اور اس میں ثواب ہے۔

کتاب اہلسنت تحقیق متعہ ص ۳ میں لکھا ہے کہ شیعوں کی کتاب تفسیر قمی میں لکھا ہے پ ۲۲ سورہ فاطر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ امام نے فرمایا ہے کہ متعہ بھی خدا کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے پھر اسی صفحہ میں لکھا ہے اگر شیعہ اس رحمت کو عام کریں تو بیکاری اور غربت بھی دور ہو گی۔

جواب ۱: صحابہ کرام کا فیصلہ کہ متعہ رحمت خداوندی ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۴۰ ج ۲ پارہ النسآ آیت ۲۴

نوٹ: اسی رسالہ کے ص میں گیارہ عدد ثبوت اسی امر کے مذکور ہیں

قال ابن عباس یرحم اللہ عمر ما کانت المتعۃ الا رحمۃ من اللہ رحم بہا امۃ محمد صلعم ولو لا نہیہ عنہا ما احتاج الی الزنا الا شقی

ترجمہ: ابن عباس فرماتے ہیں کہ متعہ محض اللہ کی رحمت تھی جس کے ذریعہ خدا نے امت محمدیہ پر رحم فرمایا۔ اور اگر عمر متعہ کو منع نہ فرماتا تو سوائے کسی بدبخت کے اور کوئی بھی زنا کی حاجت نہ رکھتا۔

نوٹ ارباب انصاف: ہمارے اہلسنت دوست فرماتے ہیں کہ صحابہ ہدایت کے ستارے تھے اور ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے ابن عباس بھی ایک ہے۔ اور وہ متعہ کی گواہی دیتا ہے کہ متعہ رحمت ہے اور اسی رسالہ کے ص میں حوالہ جات موجود ہیں کہ متعہ والی رحمت کا نزول آغاز اسلام میں جناب ابوبکر صحابی کے گھر ہوا اور انکی بیٹی اسما اس رحمت کی لپیٹ میں آئی ہے۔

اہلسنت کا عقیدہ کہ میاں بیوی کے بوس و کنار سے اللہ پاک اجر بھی دیتا ہے اور رزق حلال بھی زیادہ آتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۲۴ ج ۸ کتاب النکاح۔

ان اللہ یعجب من مداعبۃ الرجل زوجتہ فیکتب لہما بذالک اجراً ویجعل لہما بذالک رزقاً حلالا

ترجمہ: عورت مرد کے آپس میں بوس و کنار سے اللہ پاک کو بڑا مزا آتا ہے اور خدا پاک اس چیز کو پسند کرتا ہے اور ان کو ثواب عطا فرماتا ہے اور اس بوس و کنار کے ذریعہ ان کو رزق حلال دیتا ہے۔

نوٹ: مولوی بشیر احمد بسروری نے اعتراض کیا کہ شیعوں کے نزدیک متعہ رحمت ہے ہم نے ثابت کیا متعہ صحابہ کے عقیدہ میں بھی رحمت ہے دوسرا طنز بشیر صاحب کا یہ تھا کہ اگر متعہ کو شیعہ عام کر دیں بیکاری اور غربت بھی دور ہو جائے گی ہم بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں کہ سنی مولانا صحیح فرماتا ہے کیونکہ جس دن سے ابوبکر کی بیٹی اسماء نے حضرت زبیر سے متعہ فرمایا تھا اسی دن سے جناب ابوبکر کے گھر سے بیکاری اور غربت دور ہو گئی۔ لہٰذا ابوبکر کے عقیدتمندوں کو چاہیئے کہ وہ صدیقی خاندان کے اس آزمودہ نسخہ کو غربت دور کرنے کے لئے ضرور استعمال فرما دیں۔

نوٹ: ہمارے سنی بھائی کبھی متعہ کے فضائل کے قائل ہو کر بھی متعہ کو بے حیائی ظاہر کر کے ہم شیعوں پر بڑے پیارے طنز فرماتے ہیں اور ہم ان کے مشکور ہیں مگر ساتھ ساتھ ان کو ہم اس طرف متوجہ فرماتے ہیں کہ اگر متعہ بے حیائی بد شرمی اور بے غیرتی ہوتا تو آغاز اسلام میں خدا اس کو حلال نہ فرماتا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۳۲ واں گولہ کہ نکاح متعہ میں گواہ نہیں رکھے جاتے حالانکہ نکاح میں گواہ ہوتے ہیں

اہلسنت کا ایک رسالہ تحقیق حلال و حرام در جواب متعہ اور اسلام از قلم مناظر اہلسنت مولوی اللہ یار خان صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نکاح شیعہ اور عدم گواہ نکاح صرف ایجاب و قبول کا نام ہے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے نہ ہی گواہ صحت نکاح کے لیے شرط ہیں اس اعتراض پر ہمارے سنی بھائیوں کو بہت ہی غرور ہے اور اب ہم اس کی وجہ چیر پھاڑ کرتے ہیں نعمان میڈیکل کالج کا کوئی سرجن بھی اس کی مرمت نہ کر سکے۔

جواب ۱ نکاح کیلئے گواہ رکھنے کا حکم قرآن پاک میں نہیں آیا

از بابا انصاف: ہم اپنے اہلسنت دوستوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ تمہارے عمر فاروق نے نبی کریمؐ کے سامنے یہ گستاخی فرمائی تھی کہ حسبنا کتاب اللہ کہ ہمیں قرآن کافی ہے اور جناب کے فرمان کی کوئی ضرورت نہیں ہے پس ہمارا یہ سوال ہے کہ سنی بھائیو تم قرآن پاک سے دکھاؤ کہ نکاح کیلئے گواہ ضروری ہیں اور گواہوں کے بغیر نکاح غلط ہے۔ اور وہ زنا ہے اور ہم ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتے ہیں کہ جناب ابوبکر اور جناب امام اعظم قبروں سے اٹھ کر بھی آجائیں تو مذکورہ حکم قرآن حکیم سے نہیں دکھا سکتے اہلسنت بھائی جب لوگوں کو مذہب شیعہ خیر البریہ سے نفرت دلانے کی ناکام کوشش فرماتے ہیں تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دیکھو بھائی شیعوں کے دلدل یعنی ذوالجناح کا ذکر قرآن میں نہیں ہے پس ہمارا بھی سوال ہے کہ تم گواہوں کو قرآن سے ثابت کرو۔

جواب ۲ سنی اچھا اور الٹی گنگا: قرآن پاک میں طلاق پر گواہ رکھنے کا حکم آیا ہے۔ مگر سنی بھائی اس حکم قرآن کے مخالف ہیں اور اپنے قول حسبنا سے مکر گئے ہیں۔

از بابا انصاف: ۲۸ واں پارہ سورہ طلاق آیت ۲ میں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَشْهِدُوا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ اور تم اپنے میں سے دو گواہ قائم کرو طلاق یا اس سے رجوع کی بابت۔ دیانت اور انصاف کا واسطہ ہے کہ نکاح حلالہ کے شیدائی حضرات کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ قرآن پاک میں صیغہ امر کے ساتھ طلاق یا اس سے رجوع کی بابت صاف حکم آیا ہے کہ گواہ قائم کرو مگر ہمارے سنی بھائی اس حکم کی ٹھوکر بجا کر مخالفت فرماتے ہیں اور حلالہ سے لطف اندوز ہونے کی خاطر تین طلاقیں ایک ہی وقت میں بغیر گواہوں کے صحیح مانتے ہیں۔ اور نہ ہی عورت اور نہ اس کا کوئی والی خوش ہوتا ہے کہ اس عورت کا کسی اور مرد کے ساتھ نکاح کیا جائے مگر ملاں صاحب صرف حلالہ کا چسکا پورا کرنے کے لئے قرآن کی صاف مخالفت فرماتے ہیں اُس عورت مطلقہ کا نکاح کسی مولانا یا کسی اور سے فرماتے ہیں اور یہ نکاح موقت ہے یا حلالہ ہے یا نکاح متعہ ہے آج تک مولانا اور اعلیٰ حضرات صاحبان اس بابت بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں شریعت پاک کی ٹہنی پہ چہک رہے ہیں شیعوں پر تو الزام ہے اہلسنت کا کہ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے اور شیعہ جواباً عرض کرتے ہیں کہ تمہارا اسلام جو ثابت ہے وہ بھانت بھانت کے قیل و قال کا مجموعہ ہے اور چوں چوں کا مربہ ہے سنی مذہب ادر چار فقہ اور ہر فقہ میں قیل و قال اسلام کی پیشانی پہ بہت بڑا داغ ہے۔

جواب ۳ نکاح میں گواہ رکھنا خود تمام اہلسنت میں ضروری نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۳۴ ج۶ باب الشہادة فی النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب الہدایہ ص۳۰۶ ج۲ کتاب النکاح
اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص۱۵۳ ج۱ ، النکاح
نیل الاوطار ، وحکی فی البحر عن ابن عمر وابن الزبیر و
کی عبارت ، عبدالرحمن بن مہدی وداود انہ لا یعتبر الاشہاد
بحر میں حکایت کی گئی ہے اس قول کی کہ عبداللہ بن عمر ، عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن
بن مہدی اور داود عثمانی فرماتے ہیں کہ صحت نکاح میں گواہ کا ہونا ضروری نہیں ہے
فتاوی قاضی ، قال مالک الشرط اعلان دون الشہادة کہ صحت نکاح کے
کی عبارت ، لئے اعلان کافی ہے گواہوں کا رکھنا ضروری نہیں ہے
ہدایہ کی ، وھو حجة علی مالک فی اشتراط الاعلان دون الشہادة
عبارت ، کہ مالک کے نزدیک نکاح کے لئے اعلان شرط ہے گواہ شرط
نہیں ہے ۔ نوٹ ارباب انصاف ، فقہ کے مسائل میں فقہاء کا
اختلاف ہے ، مثلاً کتے کی کھال نعمان کہتا ہے پاک ہے اور دوسرے
فرماتے ہیں نہیں ۔ یا کتا امام مالک کے نزدیک حلال اور نعمان کے
نزدیک حرام ۔ نکاح اور طلاق کے مسائل میں خود اہلسنت میں
بہت اختلاف ہے اسی طرح نکاح میں گواہوں کے بارے فقہ
جعفریہ کا یہ قانون ہے کہ گواہ رکھنا مستحب ہے بہتر ہے مگر
ضروری اور فرض نہیں ہے لہذا متعہ بھی نکاح ہے اس لئے گواہ
رکھنا مستحب ہے ضروری نہیں ۔

مولانا محمد علی جانباز شرافت مآب کا شیعان علی کو گالیاں دینا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ص۳۲ ، از قلم جانباز
کیا شیعہ خیر البریہ ہیں ۔ ۔ ۔ عقائد شیعہ ۔ ۔ ۔ جہاں تک شیعہ کتب میں
اس فرقہ کے عقائد و اعمال بیان کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے تو پتہ چلتا
ہے کہ اس فرقہ ضالہ میں انسانیت اور شرم و حیا ہی نہیں ہے ، ان کی
کتب میں ایسی ایسی بے حیا حیا سوز اور واہیات باتیں ملتی ہیں جنہیں
پڑھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور کانوں کو ہاتھ لگانے پڑتے ہیں ، اور
لاحول پڑھے بغیر رہا نہیں جا سکتا ، جس فرقے کے ایسے گندے عقائد
ہوں بھلا اس فرقے کے متعلق خیر البریہ ہونے کا دعوی کیسے زیب دے
سکتا ہے ۔ آیئے ! موصوف کی تسلی کے لئے ہم آئینہ میں ان کا منحوس
چہرہ خود ان کی کتب سے دکھاتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ قارئین
پر چھوڑتے ہیں کہ کیا یہ فرقہ خیر البریہ ہے یا اسلام اور انسانیت دونوں
سے عاری ہے ص۳۴ کی عبارت عنوان سمیت ملاحظہ ہو ۔

ص۳۴ شیعہ مذہب میں لواطت جائز ہے

لواطت خلاف فطرت ایسا گندا اور خبیث فعل ہے کہ مسلمان تو در کنار
کافر بھی اس کو برا سمجھتے ہیں مگر قربان جائیں شیعہ مذہب پر کہ ان کے
نزدیک یہ خبیث فعل بھی جائز ہے ۔
نوٹ ۔ ارباب انصاف علامہ جانباز نے جن پاکیزہ خیالات اور اچھے الفاظ
کا شیعوں کے خلاف ذکر فرمایا ہے اس سے علمائے اہلسنت کی صحیح شان ظاہر ہوتی ہے
اور اگر ہم ان کی تحقیق کے خلاف ایک ایسا مقالہ لکھیں جو ہندو عتھیر یونیورسٹی
کے سالانہ جلسہ میں انعام کی خاطر سچ سچ سنائے جانے کے قابل ہوگا ۔

جناب عمر نے عورتوں سے وطی فی الدبر فرما کر اللہ پاک کو مجبور کر دیا کہ وہ عورتوں سے لواطہ کی اجازت کے بارے میں قرآن میں آیت نازل فرما دے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ابواب التفسیر ص ۳۳۲ ج ۲۶ آیت حرث

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹۱ ج ۸ کتاب التفسیر آیت حرث

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب غرائب القرآن ص ۲۴۹ ج ۳ آیت حرث لکم

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر الابن کثیر ص ۲۶۱ ج ۱

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۲۹ ج ۶ آیت حرث لکم

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۹۳ ج ۳ آیت حرث لکم۔

ترمذی شریف کی عبارت ملاحظہ ہو کہ عن ابن عباس قال جاء عمر الی النبیؐ فقال یا رسول اللہ هلكت قال وما الذی اهلكك قال حولت رحلی البارحة فلم یرد علیه شیئ قال فاوحی اللہ الی رسوله هذه الایة نساءکم حرث لکم فاتو حرثکم انی شئتم۔ نوٹ:۔ اس آیت کے بعد یہ الفاظ لکھے ہیں اقبل وادبر چونکہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔ اس لئے یہ کسی بے ایمان مولوی کی حرکت ہے جو قرآن میں تحریف کرنا چاہتا ہے۔ اور اب پوری روایت کا ترجمہ ملاحظہ ہو اور عمر صاحب کی اسلام کی خاطر قربانیوں کی داد بھی دیں۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جناب عمر نبی کریمؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ حضورؐ میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ کس چیز نے تم کو ہلاک کیا ہے؟ عرض کی کہ آج رات میں نے اپنے پالان کو الٹ دیا۔ نبی پاکؐ نے جناب عمر کو کوئی جواب نہ دیا۔ پس اللہ پاک نے اس کو وحی فرمایا کہ عورتیں تمہاری تمہارا کھیت ہیں اور اپنے کھیت میں آؤ جدھر سے تمہارا جی چاہے۔

نوٹ:۔ علامہ جانباز آنکھیں کھولیں۔ عمر کا بیوی سے لواطہ کا ثبوت صحاح ستہ سے مل گیا ہے۔

فاروق اعظم کی لواطہ کے بارے دو قسم کی سنت ہے

ارباب انصاف صحیح ترمذی سے مع دیگر کتب کے حوالہ کے اپنے پڑھ لیا کہ جناب فاروق اعظم نے بیوی سے لواطہ فرمایا اور پھر اپنے اس عمل پر رسول خدا کو گواہ بنایا۔ اور یہ لواطہ کی ایک قسم ہے جس کا خلافت مآب کو چسکا تھا۔ اور یہ لواطہ منصوصی ہے۔

نمبر۲ لواطہ کی دوسری قسم لواطہ مشہوری کا ہے۔ جس کی بابت بعض نامعقول رافضی اس طرح تحقیق بنتے ہیں اور خامخواہ پیچ لگاتے ہیں کہ "کہاوت الولد الحلال یشبہ بالخال" کہ حلالی بچہ ماموں کے مشابہ ہوتا ہے۔ لہٰذا فاروق صاحب اپنے ماموں ابوجہل کے مشابہ تھے۔ پس جو لواطہ ابوجہل میں تھا۔ وہ انکے عظیم بھانجے میں تھا مگر ارباب انصاف یہ محض قیاس ہے اور اس کا مذہب شیعہ میں کوئی وزن نہیں ہے۔

تحویل رحل کا معنی سنی علماء کی زبانی ملاحظہ ہو

غرائب القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ آیت حرث لکم ۔ تحویل الرحل ظاہرہ
کی عبارت ۔ الکنایۃ عن الاتیان فی غیر المحل المعتاد۔

ترجمہ:- جس طرح گھوڑے کا زین ہوتا ہے اسی طرح اونٹ کا پالان ہوتا ہے اور پالان کا الٹ دینا کنایہ ہے اس امر سے کہ عورت کا جو محل مخصوص ہے جماع کیلئے اس کو چھوڑ کر دوسرے غیر محل معتاد میں دخول کرنا۔ نوٹ:- ارباب انصاف مذکورہ عبارت سے ہمارے ملاں برادری کے لوگ اس طرح محقق بننے کی کوشش فرماتے ہیں کہ تمام عالم اسلام کو حضرت عمر کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے اپنی بیوی سے لواطت فرماکر تمام ملت مسلمہ کیلئے عورتوں سے لواطت کی اجازت قرآن پاک میں نازل کروالی اور اپنے عظیم باپ عمر فاروق کے اس مایۂ ناز مشن کی تمام عمر ان کے فرزند حضرت عبداللہ تبلیغ فرماتے رہے ہیں کتب اہلسنت سے ثبوت ملاحظہ ہو۔

صحابی رسول ابن عمر اپنے عظیم باپ کی طرح عورت سے لواطت جائز جانتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور صفحہ ۲۶۵ جلد ۱ آیت حرث لکم۔
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی صفحہ ۲۲۳ جلد ۳ از جمال الدین قاسمی
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی صفحہ ۹۲ آیت حرث لکم ۔

درمنثور کی عبارت ۔ ان عبداللہ بن عمر کان لا یری بأساً ان یاتی الرجل المرأۃ فی دبرھا۔

جناب عبداللہ بن عمر اس امر کو گناہ نہیں جانتے تھے کہ مرد اپنی عورت سے لواط کرے۔ ابن عمر نبی کا سالا ہے خلیفہ زادہ ہے ۔ شریعت کے احکام میں ہدایت کا ستارا ہے۔

درمنثور کی عبارت ۔ قال ابن عبدالبر الروایۃ عن ابن عمر بھذا المعنی صحیحۃ معروفۃ عنہ مشہورۃ

ابن عبدالبر سنی فاروقی فرماتے ہیں کہ عورتوں سے جواز لواطت کی روایت حضرت عمر سے معلوم ہے۔ مشہور ہے اور صحیح ہے۔
نوٹ:- علامہ سیوطی نے تقریباً دس عدد روایات جواز لواط کی ابن عمر سے تحریر کی ہیں اسی لئے علماء نے اس جواز لواطت کو ابن عمر سے صحیح تسلیم کیا ہے اور خود سیوطی نے بھی درمنثور کے خطبہ میں اعلان کیا ہے کہ اس تفسیر میں کتب معتبرہ سے بسند عالی جو روایات ہیں لکھی جائیں گی۔

علامہ جانباز کا لواطت کو جائز کہنے والے کی مذمت کرنا بے انصافی ہے

ارباب انصاف:- حرمت متعہ صفحہ ۲۳ کی عبارت میں علامہ محمد علی نے لکھا ہے کہ لواطت خبیث فعل ہے اس کو کافر بھی برا سمجھتے ہیں۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ عورتوں سے لواطت خبیث فعل نہیں ہے بلکہ یہ وہ عبادت ہے

اور فعل خیر ہے۔ جس کو صحابی رسول ص اور محمد علی جانباز کے
امام نمبر ۲ حضرت عمر نے خود کیا ہے اور بے شک کافر
اس کو برا سمجھیں مگر ہدایت کا ستارہ خلیفہ زادہ نبی پاک ص
کا سالمہ اور صحابی عبداللہ بن عمر اس کو جائز جانتا تھا
جانباز نے فرمایا ہے کہ شیعوں کی کتب سے ہم ان کا
منحوس چہرہ ان کو دکھاتے ہیں اور ہم نے بھی مولانا کو
ان کے امام نمبر ۲ حضرت عمر کا وہ چہرہ دکھایا ہے۔ جس پر
عورتوں سے لواطت کی رحمت برستی تھی۔ اور ابن عمر
نے لواطت کے جواز کا قول اختیار فرما کر اہل اسلام
اور اہلِ اسلام کو تا قیامت سر بلند فرمایا ہے اور ہم ان
فخرِ قوم لوط کے بہت بہت مشکور ہیں۔

اہلسنت میں جو عورتوں سے لواطہ کو جائز جانتے ہیں انکی فہرست

۱۔ عزت مآب حضرت عمر فاروق خلیفہ نمبر ۲
۲۔ عزت مآب حضرت عبداللہ بن عمر خلیفہ زادہ
۳۔ عزت مآب حضرت امام مالک مجتہد اعظم
۴۔ عزت مآب حضرت امام شافعی مجتہد اعظم
۵۔ عزت مآب حضرت ابو ملیکہ عالم اجل
۶۔ عزت مآب علماء و فقہاء مدینہ رضوان اللہ علیہم
۷۔ عزت مآب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
۸۔ عزت مآب تابعین رضوان اللہ علیہم

نوٹ: ان ثبوت اسی کتاب میں موجود ہیں۔ توجہ فرمادیں۔

عورتوں سے لواطت تمام علمائے مدینہ منورہ حلال اور جائز جانتے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۲ ج ۶ کتاب النکاح باب متعہ
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ص ۲۲۳ ج ۲ آیت حرث لکم از جمال الدین قاسمی
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۲ ج ۱ ۔ آیت حرث لکم۔
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹۰ ج ۸ آیت حرث کتاب التفسیر
نیل الاوطار قال الاوزاعی ۔۔۔ من قول اهل الحجاز خمس فذکر منها
کی عبارت ۔ امتعة النساء من اهل مکة واتیان النساء ادبارهن
من قول اهل المدینة۔

ترجمہ:۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ اہل حجاز کے ۵ فتوے مایہ ناز ہیں ان
میں ایک فتویٰ اہلِ مکہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے متعہ کو جائز جانتے ہیں
اور دوسرا فتویٰ اہلِ مدینہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے لواطت جائز جانتے ہیں
ابن کثیر کی ۔ قد ینسب هذا القول الی طائفة من فقهاء المدینة
عبارت ۔ عورتوں سے لواطہ کے جواز کا قول مدینہ شریف کے فقہاء کی
جماعت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

عورتوں سے لواطت صحابہ کرام اور تابعین عظام جائز جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۳ ص ۹۳ بقرہ آیت ۲۲۳ حرث لکم۔
منذ جواز هذا الی زمرة کبیرة من الصحابة والتابعین
لواطت کا عورتوں سے جواز کا فتویٰ منسوب ہے سعید بن مسیب نافع اور
ابن عمر کی طرف اور محمد بن کعب اور عبدالملک اور امام مالک کی طرف اور اس لواط کا جواز
صحابہ اور تابعین کی ایک بہت بڑی جماعت کی طرف منسوب ہے۔

عورتوں سے لواطت کی اجازت امام اہل سنت امام شافعی سے ثابت ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور صفحہ ۲۶۶ جلد ۱۔ آیت حرث لکم۔

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۲۵ پارہ ۲ حرث لکم

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن بصاص صفحہ ۲۷۵ جلد ۱ حرث لکم

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی صفحہ ۲۲۸ جلد ۳ بقرہ آیت ۲۲۳

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات صفحہ ۲۶ جلد ۲

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صفحہ ۲۱۷ جلد ۶ باب وطی دبر

دُر منثور اور عن الشافعی انه قال لم یصح عن رسول اللہ فی

نیل کی عبارت التحریم ولا فی تحلیله شئی والقیاس انه حلال۔

ترجمہ:۔ عورتوں سے لواطت کے بارے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس کے حرام یا حلال ہونے کے بارے نبی کریمؐ سے بسند صحیح ہم تک کچھ نہیں آیا اور قیاس یہ ہے کہ یہ لواطت حلال ہے۔

ایک سنی امام کی ہدایت کہ دقت مشکل تیل استعمال کرنا جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور صفحہ ۲۶۶ جلد ۱ ۔ آیت حرث لکم

عن ابی ملیکه انه سئل عن اتیان المرأة فی دبرها فقال قد اردته من جاریة لی البارحة فاعتاصت علی فاستعنت بدهن۔

ترجمہ:۔ امام اہلسنت ابو ملیکہ سے سوال ہوا کہ عورت کی دبر میں دخول جائز ہے انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں نے ایک کنیز سے لواطت کا ارادہ کیا ہے اور دخول مشکل ہو گیا پس میں نے تیل سے مدد حاصل کی۔

نوٹ:۔ علامہ جانباز صاحب یہ لواطت آپ کے امام نے حلال کر دیا اور آپ کو بہت بہت مبارک۔

امام اہلسنت امام مالک سے بھی عورتوں سے لواطت کا جواز ثابت ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن صفحہ ۳۵۲ جلد ۱۔ آیت حرث لکم

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی صفحہ آیت حرث لکم

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۲۴۹ جلد ۲ پارہ ۲ بقرہ

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور صفحہ ۲۶ جلد ۱ بقرہ آیت ۲۲۳

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۱۹۰ جلد ۸ کتاب التفسیر حرث لکم۔

احکام القرآن کی عبارت } قال ابوبکر المشهور عن مالک اباحة ذالک واصحابه ینفون عنه اشهر من ان یدفع بنفیهم۔

ترجمہ:۔ علامہ جصاص فرماتے ہیں کہ عورتوں سے لواطت کی اباحت کا فتویٰ امام مالک سے مشہور ہے اور اس اباحت کی شہرت زیادہ ہے۔

در منثور کی عبارت } سألت مالک بن انس عن وطی الحلائل فی الدبر فقال لی الساعة غسلت رأسی منه۔

ترجمہ:۔ سائل نے امام مالک سے پوچھا کہ کیا عورتوں سے لواطت جائز ہے انہوں نے فرمایا کہ اسی وقت ابھی ابھی میں اس فعل سے فراغت کے بعد سر دھو کر آیا ہوں

روح المعانی کی عبارت } الساعة غسلت رأسی ذکری منه۔

امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ابھی ابھی آلہ تناسل کا سر اس لواطت کی وجہ سے دھو کر آیا ہوں۔

نوٹ:۔ علامہ جانباز صاحب آنکھیں کھولیں اور ان حوالہ جات کو دیکھیں اور پھر اپنی دیانت پر غور فرما دیں کہ جس امر کی وجہ سے تم شیعوں کی مذمت فرماتے ہو وہ امر آپ کے گھر میں موجود ہے اور جناب کا مذہب غلاظت کا گڑھ ہے جو آپ کو نصیب اور مبارک ہو۔

علامہ جانباز نے شیعوں کو عورتوں کے لواطہ بابت کئی طعنے دیئے

از ربا انصاف: عورتوں سے لواط کے مسئلے کو ہم نے مجبور ہو کر چھیڑا ہے علامہ جانباز نے اپنے رسالہ حرمت متعہ میں بڑے فخر سے ص۵۰ میں لکھا ہے کہ میں نے لواط کی حلت خود ان کی یعنی شیعوں کی کتب سے نقل کی تھی مگر شیعوں نے اس کی کوئی تردید نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ شیعہ اس فعل کو اپنے دیگر آئمہ کی طرح جائز سمجھتے ہیں ورنہ خاموشی کے کیا معنی؟

جواب:- **جلا کر راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں**

مولانا محمد علی کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ آپ نے ص۴۷ میں لکھا ہے کہ حلیت لواط عورت کے بارے سوچنے والا مسلمان نہیں ہے ص۴۸ میں لکھا ہے کہ یہ لواط بعض علماء کے نزدیک کفر ہے ص۴۲ میں خود لکھتا ہے کہ جب شیعہ امام سے پوچھا گیا کہ کیا ایسا آپ بھی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں میں ایسا نہیں کرتا۔ علامہ جانباز صاحب اے فخر قوم اہلسنت شیعوں کے کسی امام نے آج تک یہ فعل نہیں کیا مگر آپ کے امام دوم حضرت عمر نے خود یہ فعل کیا ہے پس عمر صاحب کے مسلمان ہونے اور ان کے کفر کے بارے فیصلہ کرنا آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فعل کرنے والا لعنتی ہے ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ یہ فعل عمر نے بھی کیا ہے ان کا کیا بنے گا۔

علامہ محمد علی جانباز کی خود اپنی قوم فخر قوم لوطیے

از ربا انصاف علامہ جانباز نے ص۱۴۱ میں لکھا ہے کہ فرقہ شیعہ اس قابل ہے

کہ ان پر وہی عذاب نازل ہو جو قوم لوط پر نازل ہوا تھا ہم کہتے ہیں کہ جانباز صاحب آپ کے خلفاء فقہاء و علماء کرام اور تابعین عظام کے ارشادات عالیہ کتب اہلسنت سے ہم نے نقل کر کے جناب کی خدمت میں پیش کئے ہیں لہذا اگر عورتوں سے لواط کرنے والے یا اجازت دینے والے پر عذاب یا لعنت آئے گی تو سب سے پہلے عذاب اور دوسری سنی آپ کے حضرت عمر خلیفہ دوم پر آئے گی کیونکہ انہوں نے خود عورت سے لواط کیا ہے اور پھر یہ عذاب اور لعنت عبداللہ بن عمر اور سعید بن مسیب اور پھر یہ لعنت اور عذاب امام مالک اور امام شافعی پر آئے گی اور پھر یہ عذاب اور لعنت ان تمام سنی علماء پر جو خود یہ فعل کرتے ہیں یا اس کی اجازت دیتے ہیں آئے گی اور شیعہ مذہب والے اس فعل کو بالکل حلال نہیں سمجھتے۔

سنی علماء کی گواہی کہ عورتوں سے لواط شیعہ مذہب میں حلال نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۱۲۵، البقرہ آیت ۲۲۳

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد۶ ص۲۲۹ باب وطی فی الدبر

نیل الاوطار کی عبارت { مع انہ مکروہ عندھم کہ عورتوں سے لواط شیعوں کے نزدیک مکروہ ہے اور روح المعانی میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ محققین اہل تشیع کے نزدیک عورتوں سے لواط حرام ہے۔

نوٹ:- اگر مولانا جانباز اپنے امام مالک اور امام شافعی اور خلیفہ عمر کی مذکورہ مسئلہ میں صفائی دیں گے تو ہماری طرف سے بھی اسی صفائی کو کافی سمجھا جائے اور اگر کوئی شیعہ مذکورہ لواط کو جائز بھی جانتا ہے تو حضرت عمر سے اتفاق کی خاطر اور اتحاد بین المسلمین کے لئے

عورتوں سے انکی دبر میں وطی کرنا شیعہ علماء کے نزدیک حرام ہے

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ص۲۳۹ کتاب النکاح فصل ۲ میں لکھا ہے۔

والوطی فی دبرها مکروه کراهة مغلظة وفی روایة سدید عن الصادق علیہ السلام محرم لانه روی عن النبی انه قال و محاش النساء علی امتی حرام اور حاشیہ میں بھی لکھا ہے و ذهب جماعة من علمائنا منهم القمیون وابن حمزة الی انه حرام۔

ترجمہ:۔ اور عورت سے اس کی دبر میں وطی کرنا مکروہ ہے کراہت مغلظہ سے جو کہ حرمت کے قریب ہے، اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سدید نے روایت کی ہے کہ عورتوں سے وطی فی الدبر حرام ہے۔ کیونکہ امام نے نبی پاک سے روایت فرمائی ہے کہ میری امت کی عورتوں کی ادبار میری امت پر حرام ہیں اور اسی ص۲۳۹ کے حاشیہ میں بھی لکھا ہے کہ ہمارے شیعہ علماؑ کی جماعت کا فتویٰ ہے کہ لواطہ عورت سے حرام ہے۔ مولانا

مولانا محمد علی جانباز تم شیعوں کو ایک طرف رکھو کیونکہ بقول آپ کے ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور تم اہلسنت علماء جو صحیح مسلم کہلاتے ہو کیا تمہارا یہی اسلام ہے کہ بے ایمانی اور بددیانتی سے مناظرہ کیا جائے کسی سنی علماء کی جرأت نہیں ہے کہ حدود انصاف میں رہ کر وہ ہمارے ساتھ مناظرہ کرے۔ علامہ جانباز صاحب تم عورتوں سے لواطہ کے مسئلہ میں خیانت عملی فرما کر ہمیں الزام دیتے ہو حالانکہ جناب کے مذہب کے مردوں میں سے خود علماء اور دیگر اہم شخصیات خود لواطہ کرواتے تھے حوالہ جات حاضر خدمت ہیں

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

علامہ جانباز آنکھیں کھولیں حکم بن عاص صحابی تھا اور آپکے خلفاء کا دادا تھا عثمان کا چچا تھا اور خود لواطہ کرواتا تھا ثبوت ملاحظہ ہو اگر حوالے غلط ہوں تو عدالت مجھے بے شک کھولی کا آرڈر دے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ج۲۹ سورہ نون والقلم

اہلسنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۰۸ باب۱۱ مقصد

روح المعانی کی عبارت: قوله تعالیٰ عتل بعد ذلك زنیم وفی روایة ابن ابی حاتم الزنیم انه معروف بالابنة ولا یخفی ان الماءبون معدن الشرور والمراد من هذه الآیة ولید بن مغیرة المخزومی و حکم بن العاص وابو جهل۔

ترجمہ۔ آیہ شریفہ میں لفظ زنیم سے مراد یہ ہے کہ جس میں ابنہ کی بیماری پائی جائے اور اس آیت سے مراد تین ہستیاں ہیں ولید بن مغیرہ، خالد سیف اللہ کے والد محترم اور حکم بن عاص مروان کے ابا جان اور ابوجہل حضرت عکرمہ صحابی کے والد صاحب اور حضرت فاروق کے ماموں جان۔

صواعق محرقہ کی عبارت: قال ابن ظفر وكان الحکم وكان الحکم هذا یرمی بالداء العضال وكذلك ابوجهل كذا ذكره الدمیری فی الحیوة الحیوان۔ وما نقله عن ابن ظفر فی ابی جهل لا تأویل علیه فیه بخلافه فی الحکم فانه صحابی و قبیح ان یرمی بذالك صحابی فلیحمل علی

انه ان صح ذلك كان من صحابيه قبل الاسلام۔

ترجمہ :۔ ابن ظفر فرماتا ہے کہ مروان کے ابا جان حکم بن عاص کو لاعلاج بیماری اُبنہ والی تھی اور نیز یہ بیماری حضرت فاروق کے ماموں جان ابوجہل کو بھی تھی اس چیز کا دمیری نے اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں ذکر فرمایا ہے وابن حجر مکی کی مذہبی غیرت جوش میں آئی ہے اور بزرگوں کے بزرگوں کی یوں صفائی پیش کرتے ہیں، دمیری نے جو ابن ظفر سے نقل کیا ہے جناب فاروق کے ماموں جان ابوجہل کے بارے میں اس کی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ابوجہل کافر تھا البتہ حکم مروان کا ابا جان صحابی تھا اور بڑا ہے بلکہ بہت بڑا ہے کہ صحابی اُبنہ کی بیماری میں مبتلا ہو سکے حکم کی صفائی یہ ہے کہ اگر یہ صحیح ہے مرد تا تھا تو یہ عادت اس کو اسلام سے پہلے زمانہ کفر میں ہوگی۔ مبارک مبارک مبارک

حکم صحابی چھ خلفاء بنو مروان کا دادا مرحوم تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ط مصر ص ۸۰، ذکر خلفاء میں لکھا ہے فالاثنا عشر هم الخلفاء الراشدون الاربعة ومعاوية وابنه يزيد وعبد الملك بن مروان واولاده الاربعة وبينهم عمر بن عبد العزيز

ترجمہ سنی مذہب کے یہ بارہ خلفاء ہیں پہلے چار خلفاء راشدون، معاویہ اور اس کا بیٹا یزید۔ چھ شعور عبد الملک بن مروان بن حکم اور چار بیٹے عبد الملک کے۔ ولید، یزید، ہشام، سلیمان اور عمر بن عبد العزیز خلاصہ حضرت حکم صحابی۔ چھ خلفاء کا دادا تھا اور لواطہ بھی کرواتا تھا اور علامہ جانباز اس صحابی پر جتنا فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔

علامہ محمد علی جانباز سر اٹھائیں اور آنکھیں کھولیں قاضی یحییٰ پکا اہلسنت تھا اور لواطہ بھی کرواتا تھا۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔ حوالہ غلط ہو تو عدالت ہمیں پھانسی کی سزا دے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص ۱۹۸ ج ۱۴ ذکر یحییٰ بن اکثم

قلت وكان يحيى بن اكثم سليما من البدعة ينتحل مذهب اهل السنة والجماعة۔ کہ میں صاحب کتاب حافظ ابوبکر کہتا ہوں کہ جناب قاضی یحییٰ ہر قسم کی بدعت سے محفوظ تھے اور آپ پکے اہلسنت والجماعت تھے

یحییٰ بن اکثم قاضی بھی تھا اور لواطہ بھی کرواتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص ۱۹۸ ج ۱۴ ذکر یحییٰ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ج ۱ ص ۱۹۸۔ از راغب اصفہانی

المحاضرات کی عبارت: قال المامون ليحيى بن اكثم يعرض به من الذى يقول :۔ اقاض يرى الحد فى الزنا ولا يرى على من يلوط من باس

قال :۔ يا امير المؤمنين هو الماجن احمد بن ابى نعيم الذى يقول :۔

اميرنا يرتشي وحاكمنا يلوط، والراس شر ما راس

لا احسب الجور ينقضي وعلى الامة وال من آل عباس

ترجمہ :۔ حضرت مامون نے قاضی یحییٰ پر طنز کرتے ہوئے پوچھا کہ قاضی جی کون ہے جو کہتا ہے کہ قاضی زنا کی حد جاری کرتا ہے اور لواطہ کرنے والے کو گنہگار نہیں سمجھتا۔

قاضی نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین یہ احمد بن ابی نعیم شاعر ہے جو یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارا حاکم رشوت کھاتا ہے اور امیر ہمارا لونڈے بازی کرتا ہے اور جب تک اس امت پر بنو عباس کی حکومت ہے مجھے دنیا سے ظلم ختم ہونے کی امید نہیں ہے۔

آسمانی خبر کہ قاضی یحییٰ لواطہ کرواتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۳ صفحہ ۲۵۱، الحد السادس نمبر مامون عباسی کے پاس ایک شیطان لڑکا بیٹھا تھا۔ مامون نے قاضی یحییٰ سے کہا کہ اس چھوکرے کی عقل کا اندازہ کرنے کی خاطر آپ کوئی سوال فرمائیں۔ قاضی نے فرمایا کہ بولو بیٹا کیا خبر ہے۔ لڑکے نے کہا کہ زمین کی یہ خبر ہے کہ تو لونڈے باز ہے اور آسمان کی خبر یہ ہے کہ تو علت ابنہ کا مریض ہے۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ صحیح خبر کون سی ہے۔ لڑکے نے کہا کہ آسمان کی خبر غلط نہیں ہو سکتی۔

سنی مذہب میں جو لواط کروائے تو قضاوت کے ساتھ اسکی امامت بھی جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۳۶، کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ مفتی اعظم امام زہری فرماتے ہیں کہ مخنث یعنی جو لواط کرواتا ہو وقت ضرورت اس کی امامت صحیح۔ مولوی محمد علی آنکھیں کھولیں جناب کے مذہب میں تو لواط کروانے والا قاضی بھی ہو سکتا ہے اور امام مسجد بھی ہو سکتا ہے اور اس قماش کا آدمی محب صحابہ اور پکا اہل سنت ہی ہو سکتا ہے۔

مولوی جانباز آنکھیں کھولیں آپ کے مذہب کا بڑا عالم امام اعظم کا شاگرد عبداللہ بن مبارک بھی لواط کرواتا تھا ثبوت ملاحظہ ہو اگر حوالہ غلط ہے تو عدالت عالیہ ہمیں سزا موت سنائے

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات جلد ۱ صفحہ ۹۹، الحد الثانی

المهجو فهم بالابنة لما استولى الناصر على طبرستان فوض الى عبد الله بن المبارك القضاء وكان يرمى بالابنة قال يا امير المومنين انا احتاج الى رجال اجلاد يعينوني : فقال قد بلغني ذالك۔

ترجمہ، حاکم طبرستان نے عبداللہ بن مبارک کو قاضی بنایا اور عبداللہ علت ابنہ کا مریض تھا اس نے حاکم سے کہا کہ سردار مجھے کچھ مردوں کی ضرورت ہے جو میری مدد کریں حاکم نے فرمایا کہ مجھے اس طلب کی پہلے سے وجہ معلوم ہے۔

نوٹ:- علامہ محمد علی جانباز صاحب جناب ہی انصاف فرما دیں کہ جناب نے شیعوں پر تہمت لگائی کہ وہ عورتوں سے لواط کرتے ہیں اور ہم نے تمہاری کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ تمہارے مذہب کے مرد خود لواط کرواتے ہیں جناب کو ہم نے قاضی یحییٰ بن اکثم فرض کیا ہے اور آپ فیصلہ صادر کریں کہ عورت سے اس کے شوہر کا لواط کرنا زیادہ برا ہے یا صحابی کا، یا عالم کا، یا قاضی کا مرد ہو کر لواط کروانا زیادہ برا ہے۔

حکم صحابی زندہ باد　　ابن مبارک زندہ باد　　قاضی یحییٰ زندہ باد

قوم لوط زندہ باد

قتل عثمان کا بدلہ اور انتقام لواطہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے!

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۲۵۳ ج ۲، المجلد ۱، ۵

کان سکران یبکي ویقول: لو عرفت قتلة عثمان: فقال له مخنث ما کنت تفعل بهم. قال کنت انیکهم: فقال المخنث. انا قتلته فامتطاه وجعل یقول یا ثارات عثمان: والمخنث یقول من تحته ان کنت ولیها الدم وهذه عقوبته فانی اقتل کل یوم عثمانا.

ترجمہ:۔ایک مست رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ کاش مجھے حضرت عثمان کے قاتل مل جاتے۔ ایک مخنث نے پوچھا کہ اگر وہ مل جائیں تو کیا کرے گا؟ مست نے کہا کہ میں ان سے لواطہ کروں گا۔ مخنث نے کہا کہ حضرت عثمان کو میں نے قتل کیا ہے! پس مست نے اس مخنث کو منہ کے بل لٹا دیا اور نعرہ لگایا کہ یا ثارات عثمان۔ اور وہ مخنث اس کے نیچے کہہ رہا تھا کہ اگر خونِ عثمان کا تو وارث ہے اور قتل عثمان کی اسی طرح تیری سزا ہے تو میں ہر روز عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کروں گا۔

جناب امیر معاویہ کی خاطر لواطہ کی سعادت

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۲۳۷ ج ۲، المجلد ۱، ۵

ورفع رجل الی امرد دراهم فلما کشف ایره استعظمه فامتنع، فقال له الرجل، اما ان ستدخله واما ان تشتم معاویة فقال الصبر علی الاستدخال أهون من شتم خالي وخال امیر المومنین

فلما أدخله فیه قال: أخ یارب هذا في هوی ولیك قلیل، اللهم اني قد بذلت نفسي ان شتم معاویة فصبرني.

ترجمہ۔ ایک شخص نے لواطہ کے لیے ایک لڑکے کو کچھ روپیہ دے کر راضی کر لیا۔ اور جب نالا کھول کر وہ تیار ہوا تو لڑکے نے اس کے آلہ کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو بہت بڑا ہے اور میں اس کو داخل نہیں ہونے دوں گا۔ اس نے کہا کہ تم کو دو کام ضرور کرنے پڑیں گے یا اس کو داخل کرو گے، اور یا معاویہ کو گالیاں دو۔ (وہ لڑکا حضرت معاویہ کا بہت عقیدت مند تھا) اس نے کہا کہ میرے ماموں اور مومنین کے ماموں کو گالیاں دینے کی نسبت اس تیرے آلہ کے دخول کی اذیت پر صبر کرنا آسان ہے پھر جب اس مرد نے داخل کر دیا تو لڑکا کہنے لگا ہائے میرے اللہ! تیرے ولی معاویہ کی محبت میں یہ اذیت برداشت کرنا بالکل تھوڑی چیز ہے۔ اے میرے خدا میں حضرت معاویہ سے گالیاں روکنے کی خاطر مروا رہا ہوں تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرما۔

نوٹ:۔ علامہ محمد علی جانباز صاحب بہت بڑے عالم ہیں اور میں ان کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ وہ عورتوں کے لواط والے مسئلے سے کچھ وقت بچا کر علت المشائخ کے موضوع پر بھی تحقیق فرمادیں اور اس سلسلہ میں ہماری کتابیں سہم مسموم اور قول مقبول کو بھی ملاحظہ فرمادیں۔ کتنے بلند پایہ ان کے پیر بھائی ہیں۔ جو علت المشائخ کو اپنے بزرگوں کی سنت سمجھ کر اپنے لیے بہت بڑی سعادت جانتے ہیں۔

میدان لواطہ کا ایک اور بڑا پہلوان یزید بن معاویہ

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۹۵ ذکر عبدالملک
ولست بالخلیفۃ المستضعف یعنی عثمان ولا الخلیفۃ المداھن
یعنی معاویۃ ولا الخلیفۃ المأبون یعنی یزید بن معاویہ۔
ترجمہ:۔ امام النواصب ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے خطبہ یوں کہا تھا کہ میں مثل عثمان کمزور خلیفہ نہیں ہوں اور مثل معاویہ مکار بھی نہیں ہوں اور مثل یزید گانڈو بھی نہیں ہوں۔ نوٹ: تاریخ الخلفاء سیوطی ذکر ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان میں لکھا ہے کہ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ولید مرحوم کافر نہ تھا بلکہ اشتھر بالخمر والتلوط کہ وہ شراب پینے میں اور لونڈے بازی میں مشہور تھا۔ نیز اسی تاریخ میں لکھا ہے کہ ولید کے قتل کے بعد اس کے بھائی نے کہا تھا کہ ولید نے میرے ساتھ بھی لواطہ کا ارادہ کیا تھا۔

محمد علی جانباز کے مذہب میں مخنث امام مسجد کا تحفظ۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۴۶ کتاب الصلوٰۃ
قال الزھری لانری ان یصلی خلف المخنث الالضرورۃ
ترجمہ:۔ امام سنی مذہب زہری فرماتے ہیں کہ بوقت مجبوری مخنث امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نوٹ:۔ کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۲۹۹ کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ المخنث بالفتح من یوتی فی دبرہ کہ مخنث رضی اللہ عنہ وہ ہوتا ہے جسکی دبر میں کیا جائے۔ اور کتاب اہلحدیث لغات الحدیث باب الخاء جلد ۲ صفحہ ۱۳ علامہ وحید الزماں میں لکھا ہے کہ مخنث وہ ہے جسکی کوئی مارتے ہیں۔

ذریت مروان کا بزرگان دین پر لواطہ کروانے کا دعویٰ

اہلسنت کی معتبر کتاب تنزیہ الانساب صفحہ ۶۴
قد ذکر الطیبی وبعض شراح القانون ان بعض الصحابۃ قد ابتلی بھذا الداء وشاع ذالک الخبر فقال لہ معالجہ لیس علیک شئ لان الاطباء والشارع قد جوزو الشافۃ والحقنۃ ومثلھما ھذا وان کان مذکورا مفعلا لکن تستھوتر کہ
ترجمہ:۔ محمد ماہ عالم چشتی فرماتے ہیں کہ کتاب حاشیہ نسرانی مطبع شاہی لکھنوی میں لکھا ہے کہ حکیم مسیحی اور قانون ابو علی سینا کے بعض شارحین نے لکھا ہے کہ اُبنہ کی بیماری کچھ بزرگان دین میں تھی۔ اور ان کی اس بیماری کی شہرت بھی ہو گئی تھی۔
پس ان بزرگان کو انکے معالج طبیب نے فرمایا کہ گانڈ مروانے کا آپکو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اطباء اور حاکم شریعت نے گردے وغیرہ کی پٹی اور حقنے کی نلکی گانڈ میں داخل کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور ذَکر کا داخل کرنا بھی حقنے کی نلکی کے مثل ہے۔ اگرچہ فعل سے گز کر کروانے کا تذکرہ کتاب میں تفصیل سے لکھا ہے مگر اس بزرگ کی عزت کا خیال کرتے ہوئے اس کا نام ذکر نہیں کیا جاتا۔

حضرت فاروق کے ماموں کیخلاف لواطہ کروانے کا دعویٰ

اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع الامثال ص ۲۵۲ باب ثاء فیما اولہ الثاء
اخنث من مصقلۃ۔ ترجمہ:۔ امام اہل سنت علامہ میدانی فرماتے ہیں کہ اس مثل سے مراد حضرت فاروق کے ماموں حیان اور عکرمہ صحابی کے والد محترم ابوجہل ہیں۔ ابوجہل کو اُبنہ کی بیماری تھی اور اس کی دبر میں برص کے سفید داغ تھے اور برص والی جگہ کو لازماً رنگتا تھا کہ کسی گاہک کو نفرت نہ ہو۔

سنی علمأ کا شیعان علیؑ پر ایک اور بہتان کہ شیعہ مذہب میں زنا بالجبر جائز ہے اور وہ تزویج ہے

کتاب اہلسنت حرمت متعہ ص۲۲ از ملاں سہروردی اور تحقیق متعہ ص۱۰۱ از مفتی بشیر احمد اور متعہ یا زنا ص۱۹۵ از فیض احمد اویسی۔ ان تینوں نے شیعہ خیر البریہ پر یہ بہتان باندھا ہے کہ بقول اویسی کے شیعہ مذہب میں زنا بالجبر جائز ہے اور ثبوت میں روایت پیش فرماتے ہیں کہ شیعوں کی کتاب فروع کافی ص باب ۔ میں لکھا ہے کہ ایک عورت عمر کے پاس آئی اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کرو۔ عمر نے رجم کا حکم دے دیا۔ پھر جناب حضرت علی علیہ السلام کو اس قصہ کی خبر دی گئی تو آنجناب نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے کس طرح زنا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں جنگل سے گذری اور مجھے سخت پیاس لگی میں نے ایک بدو (صحرائی عرب) سے پانی مانگا اور اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر وہ اس شرط پر پانی دینے کے لئے تیار ہوا کہ میں اس کو اپنے نفس پر قدرت دوں اور میرے ساتھ جو چاہے کرے۔ پھر جب پیاس نے مجھے بہت تنگ کیا اور مجھ کو اپنے مرنے کا خطرہ ہو گیا تو میں نے اسی کو اپنے نفس سے جو وہ چاہے کرنے کی اجازت دے دی۔

فقال امیر المومنینؑ ھذہ تزویج ورب الکعبہ

جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم یہ تو تزویج ہے۔

نوٹ: اس روایت کو ہر سنی ملاں اپنے مزاج کے مطابق رنگ روغن لگا کر اپنی ناقص تحقیق کی چکی میں شیعوں کو پیسنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اب ہم اس روایت کا جواب پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں

جواب ۱: ارباب انصاف، شیعان علی کی تمام کتابیں علم فقہ کی حاضر ہیں اور تمام کتب فقہیہ میں لکھا ہے کہ زنا حرام ہے اور اس کی سزا رجم یا کوڑے ہیں۔ پس شیعوں پر یہ تہمت کہ وہ زنا کو حلال جانتے ہیں یہ نا انصافی ہے اور ہمارے مخالف کا ہمارے خلاف جھوٹ بول کر اپنے مصنوعی مذہب کی حفاظت کرنا یہ اس کی بوکھلاہٹ ہے بلکہ شکست فاش ہے۔

جواب ۲: اس روایت میں یہ الفاظ ھذہ تزویج جو قابل اعتراض ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ کبھی کلام میں حروف تشبیہ محذوف کیا جاتا ہے ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ ص۳۹۲ باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ کے حق میں فرمان رسالتؐ حربک حربی یہ کلام مجاز پر محمول ہے اور حرف تشبیہ محذوف ہے یعنی حربک کانہ حربی مطلب یہ ہے کہ اے علیؑ تیرے ساتھ جنگ کرنا مثل میرے ساتھ جنگ کرنے کے ہے اور مشبہ اور مشبہ بہ کا تمام احکام میں برابر ہونا لازم نہیں ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ھذہ تزویج میں حرف تشبیہ محذوف ہے۔ یعنی ھذہ کانہا تزویج۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح تزویج کے بعد جب عورت اپنے نفس پر مرد کو تمکین دیتی ہے تو عورت کے لئے گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے۔ اسی طرح جب عورت مجبور ہو اور اس کو اپنی ہلاکت کا خطرہ ہو

موت واقع ہونے کا گمان ہو اور وہ مرد کو اپنے نفس پر تمکین
دے دے تو اگرچہ نکاح نہ ہو مگر اس تمکین کے بعد اس عورت
کو گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے کیونکہ عورت مجبور ہے
اور جس طرح مجبوری کی حالت میں خنزیر کا گوشت کھانا
حلال ہے اسی طرح مجبوری کی حالت میں اس عورت کا
جماع کرنا حلال تھا کیونکہ اس کو پیاس کی شدت سے
موت واقع ہونے کا گمان ہو گیا تھا۔

ارباب انصاف یہ ہے حقیقت حال۔ مگر افسوس ناداں ملاں۔ جھوٹ
بول کر اور زنا کو حلال کرنے کی شیعوں پر تہمت لگا کر اپنے بناوٹی
مذہب کی ہلتی ہوئی چولوں کو پنچر لگانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔

جواب۲: مذکورہ روایت خود اہلسنت بھائیوں کی کتاب میں موجود ہے جو صفائی وہ اپنی کتاب کی بابت پیش کریں گے ہماری طرف سے اسی کو کافی سمجھیں

ثبوت ملاحظہ ہو:- اہلسنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص۸۱ باب رجوع
بکر و عمر الی علی میں لکھا ہے ابو عبدالرحمٰن السلمی کہتا ہے۔ کہ عمر کے پاس
ایک عورت لائی گئی کہ جس کو پیاس نے مجبور کیا تھا اور وہ ایک چرواہا
کے قریب سے گزری اور پانی طلب کیا اور چرواہا نے پانی دینے
سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ عورت اس کو اپنے نفس پر
تمکین دے تو پانی دے گا اس عورت نے تمکین دی تو
عورت کو رجم کرنے کی بابت عمر نے لوگوں سے مشورہ

کیا۔ جناب امیرالمومنین حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ مجبور تھی اس کو چھوڑ دو
پس عمر نے چھوڑ دیا۔ مصنف کتاب محب الدین طبری عثمانی اس روایت
کو لکھنے کے بعد یہ فرماتے ہیں۔ وھذا المحمول علی أنها أشرفت
علی الهلاك لو لم تفعل۔ کہ یہ روایت محمول ہے کہ عورت ہلاک ہونے
کی قریب تھی اگر تمکین نہ دیتی تھی۔ أسقط الحد لمكان الشبهة
اور حد ساقط کی گئی شبہ کی وجہ سے۔

نوٹ:- اس روایت میں بھی ہے اور شیعہ کتب میں جو روایت ہے اس میں
بھی ہے کہ عورت نے اپنے نفس پہ اس چرواہا کو تمکین اس لئے
دی کہ عورت پیاسی تھی۔ پانی کی خاطر مجبور تھی۔ پس اس لئے
حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ فعل عورت کا عدم معصیت اور عدم سزا میں
مثل تزویج ہے۔ اگر کوئی سنی مجبور ہو کر زنا کرے تو اس کا یہ مطلب
نہیں ہے کہ سنی مذہب میں خنزیر اور زنا حلال ہے اور اسی طرح
تمام مسلمانوں کو یہ رعایت حاصل ہے اور صاحب تحفہ اثناء عشریہ
نے ص۱۸۱ باب ۷ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ حرکات اضطراری محل
عتاب نہیں ہے اور ان پر شکایت نہیں ہوتی۔

قانون مشہور ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات کہ مجبوری
کے باعث منع کام بھی مباح ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر۴: یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہے
مرآۃ العقول شرح کافی ملاحظہ کریں

سنی بھائیوں کی توپ کا ۲۲ واں گولہ کہ متعہ اور نیوگ میں فرق نہیں ہے

مولوی کرم دین سنی مولف کتاب آفتاب ہدایت نے یہ رونا بھی رویا ہے کہ متعہ اور نیوگ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جب ہم آریا ہنود پر نیوگ کا اعتراض کرتے ہیں۔ تو وہ جواب میں متعہ پیش کرتے ہیں

جواب نیوگ شادی شدہ عورت سے اور متعہ غیر شادی شدہ سے ہوتا ہے

نیوگ ہندو مذہب میں ایک بے غیرتی کا نام ہے کہ شادی شدہ مرد کی اولاد نہیں ہے اور وہ اپنی بیوی کسی دوسرے مرد کے پاس صرف اسلئے روانہ کرتا ہے کہ وہ عورت اس مرد سے زنا کر کے بچہ جنے اور اس کا بے غیرت شوہر صاحب اولاد کہلائے اور شوہر دار عورت سے جس طرح نکاح نہیں ہوتا اسی طرح اس سے متعہ بھی نہیں ہوتا اور جو سنی مولانا یہ فرماتا ہے کہ شیعہ مذہب میں شوہر دار عورت سے متعہ جائز ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا صاحب جھوٹا ہے بلکہ اس نے زنا کے تمام جھوٹوں پر ٹانگ پھیر دی ہے۔

سنی علماء کا شیعوں کے خلاف ایک اور جھوٹ ملاحظہ ہو

مولوی خالد محمود سیالکوٹی اور مفتی بشیر پسروری نے رسالہ تحقیق متعہ صفحہ ۲ میں شیعوں کے خلاف جھوٹ بولا کر اپنے نجس منہ کو مزید کس طرح گندہ فرمایا ہے کہ شیعوں کی فروع کافی جلد صفحہ ۲۵۴ میں لکھا ہے کہ شیعوں کے ہاں ماں اور بیٹیوں سے نکاح حلال ہے۔

جواب سنی علماء کا شیعوں کے خلاف یہ سراسر بہتان ہے

شیعوں کی تمام کتب حاضر ہیں اور تمام میں صاف لکھا ہے کہ ماں بیٹی اور دیگر تمام خواتین جس کا ذکر پارہ نمبر ۴ کی آخری آیات میں ہے وہ محارم ہیں اور ان سے نکاح حرام ہے خود فروع کافی میں لکھا ہے محارم سے نکاح حرام ہے

جواب نمبر ۲ سنی فقہ میں امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ محارم سے نکاح کے بعد جماع کرے تو کوئی سزا نہیں ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان جلد ۴ صفحہ ۴۲۳ کتاب الحدود

لو تزوج بذات رحم محرم نحو البنت والاخت والام والعمۃ والخالۃ وجامعہا لا حد علیہ فی القول ابی حنیفہ۔

ترجمہ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا حرام ہے مثلاً ماں بیٹی بہن اور اس کے بعد ہمبستری بھی کرے اور یہ بھی کہے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ عورتیں مجھ پر حرام ہیں تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر کوئی حد یعنی سزائے شرعی نہیں ہے۔ نیز اگر کوئی شخص شوہر دار عورت سے نکاح کرے اور پھر ہمبستری کرے تو اس پر کوئی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص کسی عورت کو کرایہ پر لائے اور اس سے زنا کرے امام اعظم فرماتے ہیں۔ کہ اس پر بھی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص کمسن بچی سے زنا کرے جو ہمبستری کے قابل نہ تھی۔ اس پر بھی سزا نہیں ہے

نوٹ "اگر یہ حوالہ غلط ہو تو بے شک ہمیں کسی چوراہے پر پھانسی دیجائے"

جواب نمبر ۳ اراکین سپاہ صحابہ کا چھٹا امام یزید بن معاویہ محارم سے زنا کرتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحی صفحہ ۹۰ ذکر عقیدہ در یزید۔ میں لکھا ہے کہ جب صحابہ کرام کو یزید کی شراب خوری اور ترک نماز اور زنا بہ محارم کی حالت معلوم ہوئی تو انہوں نے یزید کی بیعت توڑ دی۔ نوٹ "نقل کفر کفر نباشد" بخاری شریف کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے چار نکاح بی بی عائشہ نے بیان کیے ہیں۔ یا قرآن میں کفار کے عقائد کا ذکر ہے اسی طرح کافی شریف میں راوی نے مجوسی مذہب کا غلط طریقہ بیان کیا ہے۔

ناصبیت اور سنیت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

رسالہ ہذا کا اختصار مد نظر ہے اور مخالف کو اس چیز کا صرف نمونہ دکھانا مقصود تھا کہ شیعہ خیر البریہ مخالف کے ہر اعتراض کا جواب دے سکتے ہیں۔ اور اب آخر میں نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند اعتراضات کا جواب دیکر اس رسالہ کو تمت بالخیر کیساتھ زینت دیتے ہیں۔

اعتراض: شیعوں میں عورتوں سے لواطہ جائز ہے۔

جواب: اس مسئلہ میں قدر تفصیل گزر چکی ہے۔ اگر مخالف کی تسلی نہیں ہوئی تو ایک اور خوراک لیجیئے۔ نوش جان فرمادیں۔

نمبرا: کتاب اہلسنت تفسیر فتح البیان ص۲۸۹ مولفہ نواب صدیق حسن خان میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ سے عورتوں سے لواطہ کے بارے سوال ہوا فقال النبی حلال۔ تو آنجناب نے فرمایا۔ حلال کہ یہ لواطہ حلال ہے۔

سنی فقہ میں ادخال ذکر در دہن زن جائز ہے

کتاب اہلسنت فتوی برہنہ ص۹۳ طبع لکھنؤ میں لکھا ہے کہ ادخال ذکر در دہن زن بقولے۔ نہ کما فی الشذکرہ۔ کہ عورت کے منہ میں ذکر کو داخل کرنا اس میں دو قول ہیں۔ ایک میں جواز ہے اور دوسرے میں نہ ہے۔ مولف "ارباب انصاف اہلسنت علماء رضی اللہ عنہم نے شریعت کے مشکل مسئلے حل کرنے میں بڑی محنت فرمائی ہے کہ سنی مذہب میں عورت سے فرج کا لواطہ جائز ہے۔ نیچے سے بھی اور اسکے منہ میں بھی۔ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ"۔ اس پر کیا تبصرہ کیا جائے۔ ہم اس آیت پر عمل کرتے ہیں۔ اذا مروا باللغو مروا کراما۔

مفتی بشیر پیسر ڈری کا شیعوں کیلئے خاص نسخہ مقوی ذکر

اس ملاں نے اپنے رسالہ تحقیق متعہ ص۱۲ میں شیعوں کا کوئی نسخہ مقوی ذکر شیعہ کتب سے تلاش کر کے پیش کیا ہے کہ کتاب شیعہ فروغ کافی ص۱۹۳ ج۲ کتاب الذی والتجمل میں لکھا ہے۔ کہ زرد جوتا پہننے سے بینائی تیز اور ذکر سخت ہوتا ہے اور کالے جوتے پہننے سے ذکر سست ہوتا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہ ہماری طرف سے تحفہ ہے۔ "گر قبول افتد زہے عز و شرف"

شیعوں کی طرف سے پیسر ڈری کے پیر بھائیوں کیلئے

خاص نسخہ مقوی ذکر

اہل سنت کی معتبر کتاب علاج الامراض ص۳۰۹ قلمی در صوا شافی دوائے کہ صاحب علت ابنہ را نفع دہد و مشائخ اکثر این دوا را استعمال می فرمودند" کہ جس آدمی کو مروانے کی بیماری ہو اور وہ دوا جو اس کے لیے مفید ہے اور مشائخ کرام زیادہ تر جس دوا کو استعمال فرماتے تھے۔ وہ یہ ہے حکیم اجمل خان دہلوی کے والد حکیم شریف خان نے اپنی خاص بیاض علاج الامراض فصل ہفتم متعلق چہار دہم میں لکھا ہے کہ گل نیلوفر خشک دو درم گشنیز دو درم و تخم تخم کاسنی و تخم خرفہ ہر ایک تین درم اور گل سرخ پانچ درم اور نیم اوقیہ سرکہ ان سب دوائیوں کو کوٹ چھان کر ان میں سرکہ اور کچھ پانی ملاتے اور ابنہ کے مریض کو حقنہ کیا جائے انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ نوٹ: مفتی بشیر الپیسر ڈری کے پیر بھائیوں کو دعوت انصاف ہے کہ شیعوں کو انکے بزرگوں نے ذکر مضبوط کرنے کا نسخہ عطا فرمایا ہے اور سنیوں کو انکے بزرگوں نے دبر مضبوط کرنیکا نسخہ عطا فرمایا ہے

اعتراض: سنیوں میں ہے کہ مرد اپنی عورت کی شرمگاہ کو چوم سکتا ہے۔

نوٹ: بقول اویسی یہ شرمگاہ شوہر کی ہے تو پھر پیر کی زیارت گاہ ہوئی۔

جواب: سنی مذہب میں ہے۔ حوالہ ابھی فتویٰ بر عنبر سے گزرا ہے۔ کہ مرد اپنی عورت کے منہ میں اپنی شرمگاہ داخل کر سکتا ہے۔

نوٹ: جو منہ کو روتے ہیں سنی مذہب میں بہت کچھ جائز ہے۔

اعتراض: شیعوں میں عاریتہ الفروج حلال ہے۔ یعنی شرمگاہ دوسرے کو دینا حلال ہے۔

جواب: یہ فقہ کا صحیح مسئلہ ہے کہ کنیز جس طرح کسی کو ہبہ کرنے سے حلال ہوتی ہے اسی طرح تحلیل سے بھی حلال ہوتی ہے۔ اور اس میں کیا قباحت اور برائی ہے مسائل فقہ میں خود اہلسنت کا آپس میں بہت اختلاف ہے۔

اعتراض: متعہ مٹھی بھر گندم پر بھی ہو سکتا ہے اور یہ بڑا سستا سودا ہے۔

جواب: صحابہ کرام مٹھی بھر کھجور دیکر اور پاؤ بھر ستو دیکر متعہ فرماتے تھے اور مٹھی بھر گندم پر نکاح بھی ہو سکتا ہے۔

اعتراض: متعہ بڑی بے حیائی اور بے غیرتی ہے اور بے شرمی ہے۔

جواب: صحابہ کی مستورات کے لیے ابتداء اسلام میں متعہ کیوں حلال ہوا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ابتداء اسلام میں متعہ حلال تھا۔ پس ہمارے اہلسنت بھائی انصاف کی گردن کو کند چھری سے ذبح نہ فرما دیں۔ اور اس بات کا جواب دیں کہ تمام اعتراضات متعہ کے خود صحابہ کرام پر وارد ہوتے ہیں۔ اگر متعہ میں بقول آپ کے بے غیرتی ہے تو اس چیز کو خدا تعالیٰ اور رسول پاک نے صحابہ کرام کی ماں، بہن کے لیے کس طرح جائز فرمایا تھا۔

مؤلف رسالہ ھذا کی مسئلہ متعہ کے بارے عالم اسلام سے گزارش:

ارباب انصاف: شیعہ مذہب حق اور سچا مذہب ہے۔ اور شیعہ قوم ایک غیور قوم ہے۔ اور اللہ پاک کی رحمت اور مولا علیؑ کی نظر کرم سے باعزت طور پر دنیا میں زندہ ہے۔ اور زندہ رہیگی۔ اور چودہ سو سال سے بڑی دلیری سے اختلافی مسائل میں اپنے عقیدہ پر قائم ہے۔ اور جب بھی کسی سنی عالم نے شیعوں کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہے۔ تو علماء شیعہ نے اس کا جواب لکھا ہے۔ تاکہ کوئی چوہا خواب میں اپنے آپکو اونٹ نہ سمجھ بیٹھے۔ اور کوئی سنی عالم یہ نہ سمجھے کہ ہماری اس کتاب کا شیعہ علماء جواب نہیں دے سکے۔ مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے اپنی کتب مناظرہ میں خوب تبصرہ فرمائے ہیں۔ اور مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے مستقل رسالے اور کتابچے اور کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اور اس کتاب کے مقدمہ میں دس عدد ان سنی علماء کی میں نے نشاندہی کی ہے۔ کہ جنہوں نے مسئلہ متعہ میں شیعہ کے خلاف خوب زہر اگلا ہے۔ اور مذہب شیعہ کے خلاف اس مسئلہ میں اتنا جھوٹ بولا ہے۔ کہ دنیا بھر کے جھوٹوں کے کپتان نظر آتے ہیں۔ میں نے حدود انصاف میں رہ کر قرآن و سنت کی روشنی میں نکاح متعہ کی اباحت اور جواز کو ثابت کیا ہے۔ اور سنی علماء کو دعوت فکر ہے۔ کہ بے شک میرے اس رسالہ کا حرف بحرف جواب لکھیں۔ تاکہ تصویر کے دونوں رخوں پر غور و فکر کر کے مسلمان صحیح بات کو اپنا سکیں۔

۱۹ ستمبر ۱۹۹۵ء بروز منگل اس رسالہ کے مسودہ سے فراغت حاصل ہوئی۔

خادم علماء شیعہ وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل نجف اشرف